الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۱ جون ۱۹۹۶ء شمارہ ۲۵

یاد رکھیں کہ مذہب لوگوں کے طرز عمل میں اسی وقت تبدیلی پیدا کرتا ہے جب لوگوں کا دل اور دماغ دونوں اس مذہب پر ایمان رکھتے ہوں۔

مشرقی اور مغربی تمام ممالک کے احمدی خلافت کے تحت اکٹھے ہیں، اسے پہچانو، اگر نہیں پہچانو گے تو میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حکم کو نظر انداز کرنے کے مرتکب ہو رہے ہونگے

ایم ٹی اے کے ذریعہ زبانیں سکھانے کے پروگراموں کی تیاری اور مختلف زبانوں میں تراجم کے متعلق تفصیلی ہدایات

(حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے دورہ جرمنی کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

(تیسری قسط)

[جرمنی]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی غیر معمولی دینی مصروفیات سے معمور ہے اور احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کے بابرکت قیام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر رہے ہیں۔ ۲۰ مئی کو حضور ایدہ اللہ نے صبح نو بجے سے دوپہر قریباً ایک بجے تک ۵۷ خاندانوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ اسی شام چار بجے ہمبرگ سے Hildesheim کے لئے روانگی ہوئی جہاں بوزنین والبانین افراد کے ساتھ ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ قریباً ساڑھے چھ بجے تلاوت قرآن کریم سے اس مجلس کا آغاز ہوا پھر اس کا بوزنین والبانین میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اور دو خواتین نے ایک نعتیہ ترانہ بوزنین والبانین میں پڑھا۔ بعدازاں سوال و جواب کے سلسلہ کا آغاز ہوا۔

اس سوال کے جواب میں کہ لوائے احمدیت کا رنگ سیاہ اور سفید کیوں ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ بھی سیاہ تھا اور سفید جھنڈا مسلمان امن کی علامت کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ہم نے دونوں رنگ استعمال کئے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ ایک سائنسی حقیقت ہے کہ سیاہ رنگ کی اشیاء روشنی کے تمام رنگوں کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں اس طرح یہ خدا کے نور کو مکمل طور پر اپنے اندر جذب کرنے کی ایک علامت، ایک سمبل (Symbol) ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ دنیا کے لوگ مذہب میں کیوں دلچسپی نہیں رکھتے اور ہم انہیں مذہب کی طرف کس طرح مائل کر سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سوال کا جواب مختصر الفاظ میں نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ وجوہات جن کی بناء پر لوگ مذہب سے دور ہوئے اور وہ اسباب جن کی وجہ سے وہ مذہب سے بددل ہوئے ان سب کا ذکر ایک لمبے جواب کا متقضی ہے۔ مختصراً حضور نے فرمایا کہ ایک طرف وہ لوگ تھے جو بعض مذہبی عقائد پر بغیر عقل و حکمت کے، بغیر سمجھے بوجھے اندھا دھند عمل کرتے تھے۔ دوسری طرف جو روشن دماغ اور تعلیم یافتہ تھے وہ جب عقل کی کسوٹی پر ان عقائد کو

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

دعوت الی اللہ عمل صالح کا احساس اور شعور بیدار کرتی ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷ جون ۱۹۹۶ء)

لندن (۷ جون) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے آیت کریمہ "و من احسن قولا ممن دعا الی اللہ و عمل صالحا .... الخ" کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل کے ساتھ اجاگر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کے پہلو لامتناہی ہیں۔ دعوت الی اللہ کے سربستہ راز بھی اس میں کھولے گئے ہیں اور ہر اس پہلو کو بیان کر دیا گیا ہے جس کی ایک داعی الی اللہ کو ضرورت پڑتی ہے۔ اس آیت میں تربیت کا ہر راز بھی سمجھا دیا گیا ہے کہ خدا کی طرف بلانا خوبصورت بات ہے لیکن اس قول کی خوبصورتی تمہارے کردار، تمہارے عمل کی خوبصورتی سے وابستہ ہے۔ اور لازم ہے کہ جس ذات کی طرف بلا رہے ہو اس کی کچھ صفات اپنے اندر جلوہ گر کرو۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

الفضل انٹرنیشنل کے بہت سے قارئین نے اس بات کا زبانی اور تحریری اظہار کیا ہے کہ مختصرات کے کالم میں حضور انور کی مجالس علم و عرفان کے سوالات کا ذکر ہوتا ہے جوابات نہیں دیئے جاتے۔ ہمارے معزز قارئین کا کہنا ہے کہ سوالات پڑھ کر شوق ہوتا ہے کہ معلوم کیا جائے کہ حضور انور نے ان کا کیا جواب بیان فرمایا ہے لیکن افسوس کہ وہ جواب اس کالم میں نہیں ہوتا۔ قبل ازیں بھی متعدد بار اس موضوع پر قارئین کرام کی خدمت میں یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ مختصرات کے کالم میں ہفتہ بھر کی سات گھنٹوں کی مجالس کے سوالات کے جوابات پیش کرنے کا موقع نہیں ہوتا۔ ایسا کیا جائے تو پھر غالباً الفضل کے اس شمارہ میں کسی اور بات کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ صرف سوالات درج کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ قارئین اس بات سے مطلع ہو جائیں کہ حضور انور نے کس کس موضوع پر اظہار خیال فرمایا ہے اور پھر متعلقہ ویڈیو ٹیپ کے ذریعہ تفصیلی جواب سن کر بھرپور استفادہ کر سکیں۔ ہمارا پہلا مقصد تو پورا ہو رہا ہے جیسا کہ قارئین کے خیالات سے پتہ لگتا ہے اب دوسرے حصہ کو پورا کرنا اور متعلقہ ویڈیو یا آڈیو ٹیپ سے بھرپور استفادہ کرنا ہمارے قارئین الفضل کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے، آمین۔ آپ اپنی مطلوبہ ویڈیو یا آڈیو کیسٹ اپنی جماعت یا ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا پھر شیخ بشارت احمد صاحب (آڈیو ویڈیو ڈیپارٹمنٹ) 16, Gressenhall Road. London. SW18 5QL سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ہفتہ، یکم جون ۱۹۹۶ء.

حضور کے حسب ارشاد خاکسار نے بچوں کی کلاس لی۔ تلاوت قرآن کریم باترجمہ و نظم کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت مختلف مقابلہ جات کروائے۔ پہلا مقابلہ جو بچوں اور بچیوں کے درمیان کرایا گیا وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کا تھا، دوسرا مقابلہ ان آیات کے ترجمہ کا، تیسرا مقابلہ انہی آیات کی Split word translation کا اور چوتھا اور آخری مقابلہ بیت بازی کا تھا۔ سب ہی مقابلہ جات بہت دلچسپ رہے۔ دونوں گروپس نے ہی بہت اچھی طرح سے تیاری کی تھی۔

اتوار، ۲ جون ۱۹۹۶ء.

ایک گزشتہ مجلس سوال و جواب (انگریزی) دوبارہ دکھائی گئی۔

سوموار، ۳ جون ۱۹۹۶ء.

ہومیو پیتھی کی ایک گزشتہ کلاس دوبارہ دکھائی گئی۔

منگل، ۴ جون ۱۹۹۶ء.

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دورہ یورپ سے واپس تشریف لے آئے اور آج ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر ۱۳۵ منعقد ہوئی جس میں سورہ النحل کی آیت نمبر ایک تا ۱۸ کا آسان فہم ترجمہ اور ضروری مقامات کی تشریح بیان فرمائی

بدھ، ۵ جون ۱۹۹۶ء.

آج حضور ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۱۶۲ لی جس میں آنکھ کی تکالیف اور ان کی ادویہ کے متعلق بتایا۔

جمعرات، ۶ جون ۱۹۹۶ء.

ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۱۶۳ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لی۔ کچھ ادویہ پڑھانے سے رہ گئی تھیں۔ اس لئے واپسی سفر یعنی بیماریوں سے دواؤں کی طرف کا سفر، چھوڑ کر دوبارہ سے چھوٹی ہوئی دوائیں پڑھانا شروع کیں۔ اور اس سلسلہ میں ۴ دواؤں کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔

جمعۃ المبارک، ۷ جون ۱۹۹۶ء.

آج کے پروگرام "ملاقات" اردو میں سوال و جواب کی مجلس پر مشتمل تھی۔ حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے.

☆ قرآن مجید میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ دنیا میں جو رشتے طے ہوتے ہیں کیا وہ بھی اسی ذیل میں آتے ہیں؟

☆ دعا کے آخر پر ہم آمین کہتے ہیں۔ یہود، عیسائی اور مسلمان تینوں مختلف انداز میں یہ لفظ بولتے ہیں۔ یہ لفظ کس زبان کا ہے اور اسلام میں کیسے شامل ہوا ہے؟

☆ موت کا ایک دن معین ہے لیکن یہ تقدیر بھی بعض اوقات دعا سے ٹل جاتی ہے جب یہ ٹلتی ہے تو کیا وہ اس وقت تقدیر مبرم نہیں ہوتی؟

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر

بقیہ: (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

پرکھتے تھے تو انہیں بودا پاتے تھے۔ اس وجہ سے وہ رفتہ رفتہ مذہب سے ہی دور ہٹتے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ مذہب لوگوں کے طرز عمل میں اس وقت صحیح تبدیلی پیدا کرتا ہے جب لوگوں کا دل اور دماغ دونوں اس مذہب پر ایمان رکھتے ہوں۔ اگر صرف دل میں مذہب ہو اور دماغ میں نہ ہو تو فرضی عقائد سے ان کی موافقت مصنوعی ہو جاتی ہے۔ اس سے ان کی زندگیوں میں کوئی بہتر تبدیلی نہیں آتی۔ اور جب مذہبی لیڈر اس کیفیت میں ہوں تو وہ لوگ متشدد تو ہو جاتے ہیں لیکن وہ لوگوں کی زندگیوں میں اچھی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف سے غافل ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگوں کی اخلاقی حالتوں کو بہتر بنانے کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے مثلاً ملاں کو صرف اسی بات میں دلچسپی ہے کہ لوگ ختم نبوت پر یقین رکھتے ہوں خواہ وہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ یقین کریں اور ان کے آسمان سے جسمانی نزول کا اعتقاد رکھتے ہوں۔ خواہ وہ نمازیں پڑھیں یا نہ پڑھیں یا مختلف اخلاقی برائیوں میں ملوث ہوں جب تک وہ ملاں کے سامنے سر جھکاتے رہیں ملاں خوش رہتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب مذہب کی یہ حالت ہو تو پھر خدا کی طرف سے اس کے روحانی احیاء کے لئے نبی آتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہ آنے والا نیا مذہب ہی لے کر آئے لیکن ایسے حالات میں صرف خدا کی طرف سے آنے والا ہی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ انسانی کوششوں سے یہ انقلاب نہیں آ سکتا۔

دجال کیا ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کی روشنی میں تفصیل سے دجال کی علامات اور خردجال کا ذکر کر کے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ان پر حکمت کلمات کو اگر ظاہر پر محمول کر کے ظاہری و جسمانی دجال اور خردجال پر محمول کریں گے تو آپ کبھی حقیقت کو پا نہیں سکیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے دیگر علماء کے اس بارہ میں خیالات کا ذکر کرنے کے بعد احمدیہ نقطہ نگاہ سے دجال اور خردجال کی وضاحت فرمائی۔

اس سوال کے جواب میں کہ قرآن خدا کی طرف سے کامل کتاب ہے اور اس میں تبدیلی ممکن نہیں تو پھر مسلمان اس کتاب کی موجودگی میں آپس میں کیوں لڑ رہے ہیں اور ذلیل ہو رہے ہیں؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت ۷۲ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ان کے علاوہ صرف ایک ۷۳ویں جماعت ہوگی جو دوزخ سے نجات پائے گی۔ جماعت کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ وہ ایک لیڈر کے تابع منظم ہونگے۔ یہ ۷۳ویں جماعت کون سی ہے؟ اس کی پہچان کے مختلف طریق ہیں۔ اول تو یہ دیکھیں کہ اس میں جماعت کی خصوصیات پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ اس جماعت کو یونیورسل ہونا چاہئے کیونکہ اسلام ایک یونیورسل، عالمی مذہب ہے۔ پھر اس جماعت کا صرف ایک امام ہو۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں آج کوئی اور فرقہ "جماعت" کی تعریف میں نہیں آتا، صرف جماعت احمدیہ ہی وہ "جماعت" ہے اور اس وقت میں اس جماعت کا امام ہوں۔ ہم ۱۵۰ سے زائد ممالک میں مستحکم ہیں۔ ہمارا عالمی نظام ہے اور خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر سب اکٹھے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بوزنین امام صرف بوزنین کے امام ہیں۔ البانین صرف البانین کے، نانجیرین صرف نانجیرین کے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن صرف احمدیت ایک جماعت ہے جو اسلام اور بانی اسلام کے نام کے تابع ایک امام کے ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ خدا کے فضل سے میں اس واحد اتھارٹی کی نمائندگی میں آپ سے مخاطب ہوں اور بوزنین، جرمن، ترک، البانین، امریکن، کینیڈین، فیجیئن، غرضیکہ مشرقی و مغربی تمام ممالک کے احمدی خلافت کے تحت اکٹھے ہیں، اسے پہچانو۔ اگر نہیں پہچانو گے تو میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حکم کو نظر انداز کرنے کے مرتکب ہو رہے ہونگے۔ اب فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔

یہ دلچسپ مجلس سوال و جواب قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے آخر پر دستی بیعت ہوئی جس میں کئی نئے افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ رات قریباً پونے گیارہ بجے قافلہ واپس ہمبرگ پہنچا۔

☆ ☆

۲۱ مئی کو صبح ۹ بجے سے ظہر کی نماز تک حضور ایدہ اللہ پرائیویٹ فیملی ملاقاتوں میں مصروف رہے اور ۸۰ سے زائد خاندانوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ شام ساڑھے پانچ بجے ایم ٹی اے کی لجنہ کی ٹیم نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔

مسجد بیت الرشید سے ملحقہ وسیع ہال میں عرب، فرنچ اور ترکی بولنے والے افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ مجلس ساڑھے چھ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ ایک سوال یہ کیا گیا کہ احمدی (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی کیوں مانتے ہیں جبکہ دنیا کی اکثریت انہیں مہدی تسلیم نہیں کرتی؟ حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کا جواب کئی طریق پر دیا جا سکتا ہے۔ اول تو یہ کہ اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیش گوئیوں کا مطالعہ کریں اور یہ دیکھیں کہ کیا امام مہدی کے متعلق آپؐ کی پیش خبریاں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں پوری ہوتی نظر آتی ہیں یا نہیں۔ لیکن آپ کے سوال کا انداز یہ بنتا ہے کہ جب دنیا کی اکثریت انہیں مہدی تسلیم نہیں کرتی تو احمدی کیوں کرتے ہیں۔؟ آپ کی یہ دلیل کوئی وزن نہیں رکھتی کیونکہ اگر کوئی یہ کہے کہ چونکہ ساری دنیا یا اس کے اکثر حصہ نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کا انکار کیا ہے تو آپ کیوں ان پر ایمان رکھتے ہیں تو کیا اس کی یہ دلیل قابل قبول ہوگی؟ اگر یہ دلیل قابل قبول ہو تو محمدؐ رسول اللہ، اللہ کے رسول نہیں ہونگے، نعوذباللہ۔ حضور نے فرمایا کہ ظاہر ہے کہ آپ کی یہ منطق کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کے برعکس میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسیح و مہدی کیوں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ امام مہدی کی بعثت کے متعلق تمام پیش گوئیوں کا مطالعہ کریں تو وہ آپ کے لئے بجائے آسانی کے مشکل پیدا کر دیں گی۔ لیکن اگر امتیازی حیثیت کی پیش گوئی دیکھی جائے تو اس کی رو سے مہدی موعود کی پہچان آسانی سے اور ممتاز طور پر ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے خسوف و کسوف کے نشانات سے متعلق حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث بتاتی ہے کہ مہدی بہت ہونگے مگر ایک مہدی ایسا ہوگا جسے آپ خاص طور پر اپنا قرار دیتے ہیں اور اس کے لئے ایسے نشان کا ذکر فرماتے ہیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور کوئی انسان طاقت نہیں رکھتا کہ خود اپنی کوششوں سے ایسا نشان اپنے حق میں دکھا سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے حدیث کے معانی و مطالب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ کے یہ مبارک الفاظ بہت پر حکمت ہیں اور اس حدیث میں چاند اور سورج گرہن کے متعلق بعض مخصوص شرائط کا بیان ہے مثلاً یہ کہ دونوں ایک ہی مہینہ میں ہونگے۔ وہ مہینہ رمضان کا ہوگا۔ یہ نشان معین دنوں میں ظاہر ہوگا۔ اس نشان کے ظہور سے پہلے مدعی مہدویت کا ہونا ضروری ہے اور دعویٰ نشان سے پہلے ہونا چاہئے۔ ورنہ نشان کے ظہور کے بعد تو کوئی بھی دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ نشان میرے لئے ظاہر ہوا ہے۔ پھر ایک اور بات یہ ہے کہ چاند سورج گرہن ایک ہی افق پر ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اس جماعت کی بنیاد رکھی۔ آپ سے مخالف لوگ ان نشانات کا مطالبہ کرتے تھے۔ ۱۸۹۴ء میں رمضان کے مہینہ میں چاند کی ۱۳ تاریخ کو جو اس کے خسوف کی راتوں میں سے پہلی رات ہے اور سورج کی ۲۸ تاریخ کو جو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن ہے پیش گوئی کے عین مطابق یہ نشان آسمان پر ظاہر ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس نشان کے ظہور کے وقت مسجد مبارک قادیان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی کیفیات کا بہت دلکش نظارہ بھی کھینچا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سوا کبھی کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ چاند سورج گرہن کا یہ مذکورہ نشان اس کے لئے ظاہر ہوا ہے۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ اس نشان کے ظہور کا علم ہو جانے کے بعد جو مہدی موعود کی صداقت پر گواہ ہیں آپ بصورت انکار خدا کے حضور کیا جواب دیں گے؟

ایک سوال آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم کے نزول اور ان کے قتل دجال، قتل خنزیر اور کسر صلیب کرنے کے متعلق بھی کیا گیا۔ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے پہلے غیر احمدی مسلمانوں میں رائج دجال، خردجال، قتل خنزیر اور کسر صلیب سے متعلق ان کے لغو نظریات کو پیش فرمایا اور پھر احمدی نقطہ نگاہ سے ان امور کی وضاحت فرمائی جو انسانی عقل اور دل کو مطمئن کرنے والی ہے۔ نیز امت کے ۷۲ فرقوں میں منقسم ہونے کے متعلق بھی ایک سوال کیا گیا جس کا حضور ایدہ اللہ نے تفصیلی جواب عطا فرمایا۔

ایک دوست نے پوچھا کہ مستقبل میں صحیح اسلامی حکومت کا نظام کس قسم کا ہوگا؟ حضور نے فرمایا کہ اس کا ایک اصولی جواب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ "اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل" کہ جب تم حاکم بنو تو عدل سے حکومت کرو۔ حضور نے فرمایا کہ اگر احمدی حکومت بنائیں تو وہ اس آیت پر بنا رکھ کر بنائیں گے۔ یہ اسلامی حکومت ہوگی اور انشاء اللہ احمدی وہ حکومت بنائیں گے۔ یہ دلچسپ مجلس بھی قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور ایدہ اللہ کے جوابات کا عربی ترجمہ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کیا۔ اس کے علاوہ فرنچ اور ترکی زبان میں بھی رواں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

اس مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ قریباً پونے نو بجے ہمبرگ سے فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوئے اور رات سوا ایک بجے مسجد نور فرینکفورٹ پہنچے۔

☆ ☆

۲۲ مئی کو مسجد نور فرینکفورٹ میں انفرادی فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ صبح نو بجے سے ایک بجے تک اور پھر شام پانچ بجے سے سات بجے تک جاری رہا۔ شام ۷.۱۵ بجے مسجد نور سے نیڈرش باخ کے جماعت کے مرکز کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں تقریباً پونے آٹھ بجے شام بچوں کے ساتھ ایک کلاس حضور ایدہ اللہ نے لی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ کے بعد مختلف بچوں اور بچیوں نے اردو، عربی اور جرمن زبانوں میں نظمیں پڑھیں۔ حضور ایدہ اللہ ساتھ ساتھ بعض بچوں کے غلط تلفظ کی اصلاح بھی فرماتے رہے۔ بعض نظموں کے حوالہ سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ یہ نظمیں کس کی ہیں اور کس کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہیں؟ حضور نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ جب کوئی نظم وغیرہ یاد کریں تو اس کا مطلب بھی سیکھیں اور یہ بھی آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ یہ نظم کس کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہے۔ حضور نے بچوں سے تاریخ احمدیت سے متعلقہ بعض سوال بھی دریافت فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو اسلام کی تاریخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر تاریخ کی بنیادی باتیں معلوم ہونی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہفتہ میں ایک دفعہ یہاں جرمن کلاس لگایا کریں۔ پھر ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ ہو جائے۔ کبھی امیر صاحب، کبھی کوئی مولوی صاحب اور کبھی کوئی اور یہ کلاس لے تاکہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں مختلف باتیں بچوں کو سمجھا کر یاد کرائے۔ ان کے سپرد معین مضامین کر دیئے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ کلاس میں دلچسپی کو قائم رکھا جائے۔ خشک اور بور کلاس نہ ہو۔ کچھ باتیں بتائیں پھر ان سے پوچھیں اور ہلکی پھلکی دلچسپی کی باتیں کریں۔

☆ ☆

اس دلچسپ کلاس کے بعد حضور ایدہ اللہ سے احمدی نوجوان بچوں اور بچیوں کی ایک ٹیم نے ملاقات کی جو ایم ٹی اے کے سلسلہ میں مختلف پروگراموں کے جرمن زبان میں ترجمہ اور ویڈیو کیسٹس پر ان کی Dubbing وغیرہ کا کام کر رہے ہیں۔ اس ٹیم کے منتظم مکرم طاہر احمد صاحب نے بتایا کہ یہ ٹیم خطبات حضور، ترجمۃ القرآن کلاس، ہومیو پیتھی کلاس اور زبانوں کی کلاسز کے تراجم کر رہی ہے۔ اس وقت تک ۵۵ ہومیو کلاسز، ۴۶ ترجمۃ القرآن کلاسز، ۳۸ زبانوں کی کلاسز اور ۵۰ سے زائد خطبات کے تراجم ہو چکے ہیں۔ اس ٹیم میں ایسے افراد بھی ہیں جو جرمن زبان پر تو اتنا عبور نہیں رکھتے لیکن اردو پر انہیں عبور ہے۔ پھر ایسے بھی ہیں جو بہت اچھی جرمن جانتے ہیں۔ پھر ان میں ڈبنگ کرنے والے بھی ہیں۔ غرضیکہ مختلف پہلوؤں سے ممبران کو اس ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ اس میٹنگ کا مقصد یہ تھا کہ ممبران براہ راست حضور ایدہ اللہ سے ترجمہ کے کام کے سلسلہ میں رہنمائی حاصل کر سکیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ٹیم کے کام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اچھا کام سنبھالا ہے اور بڑی عمدگی کے ساتھ اسے منظم فرمایا ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

(پچیسویں قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

بعثت مسیح موعود ؑ

ہمارے ایمان اور یقین کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کی اصل حقیقت وہی ہے جسے ہم نے اوپر بیان کیا۔ ٹھیک آج سے ایک سو سال قبل کی بات ہے کہ خدا کے ایک عاجز بندے کو جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا خدا کی طرف سے بتایا گیا کہ مریم کا بیٹا مسیح ناصری جس کے بجنسہ آمد ثانی کا عیسائی اور مسلمان دونوں یکساں طور پر انتظار کر رہے ہیں خدا کا ایک خاص نبی تھا، تمام دوسرے نبیوں کی طرح وہ بھی وفات پا چکا ہے۔ مرزا غلام احمد ؑ نے اعلان کیا کہ یسوع جسمانی طور پر زندہ نہیں ہے اور نہ اسے کبھی جسمانی طور پر آسمان پر واقع کسی جگہ اٹھایا گیا کہ جہاں قیام کر کے وہ زمین پر دوبارہ نازل ہونے کا انتظار کرے۔ وہ تمام دوسرے نبیوں کی طرح وفات پا گیا تھا، وہ صرف خدا کا ایک نبی تھا، اس سے بڑھ کر اسے کوئی اور درجہ یا مقام حاصل نہیں تھا۔ آپ کو منجانب اللہ بتایا گیا کہ مسیح کی آمد ثانی (جس کے عیسائی اور مسلمان یکساں طور پر انتظار کر رہے ہیں) سے مراد اس کی روحانی آمد ہے نہ کہ جسمانی آمد۔ پھر خدا نے آپ پر یہ بھی انکشاف فرمایا کہ خدا نے آمد ثانی کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی غرض سے اس آخری زمانہ میں آپ کو مسیح بنا کر بھیجا ہے۔ مرزا غلام احمد کا پنجاب کے ایک معزز گھرانے سے تعلق تھا۔ آپ کے خاندان کی تمام تر جدوجہد خاندان کی دولت اور عزت و وجاہت کو بڑھانے اور اضافہ کرنے کے لئے وقف تھی۔ آپ نے اپنے آپ کو اس دوڑ دھوپ اور عام دنیوی مشاغل سے دور رکھا۔ آپ کا اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے یا مذہبی کتب کے زیر مطالعہ رکھنے میں گزرتا تھا۔ آپ ایک ایسے شخص کی طرح زندگی گزار رہے تھے کہ جس کی دنیا اور دنیوی مشاغل سے قریباً کوئی تعلق باقی نہ رہا تھا حتیٰ کہ آپ کو اس چھوٹے سے قصبہ میں بھی جہاں آپ پیدا ہوئے تھے کوئی نہ جانتا تھا۔ پھر یوں ہوا کہ رفتہ رفتہ آپ ہندوستان کے مذہبی افق پر اسلام کے بطل جلیل اور فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے ابھرنا شروع ہوئے اور ایک پاکباز اور مقدس و مطہر انسان کی حیثیت سے آپ کی شہرت پھیلنے لگی اور اس شہرت میں تیزی سے اضافہ ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ صرف مسلمانوں میں ہی آپ کو عزت و احترام کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی آپ کا احترام کرنے اور آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ لوگ بالعموم یہ محسوس کرنے لگے کہ آپ ایک ایسے مرد خدا ہیں جس کا خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہے اور خدا جس سے ہم کلام ہوتا ہے۔ جس کی دعاؤں کو وہ سنتا ہے اور ان دعاؤں کے جواب سے جس کو وہ نوازتا ہے اور یہ کہ نوع انسان کے دکھوں کے ازالہ کے لئے جس کی پرخلوص تڑپ ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے۔

بدقسمتی سے اس زمانہ میں اسلام ہندوستان میں بہت قابل رحم حالت میں تھا۔ عیسائی مشنریوں نے اسے اپنے تابڑ توڑ حملوں کا نشانہ بنایا ہوا تھا اور سلطنت برطانیہ کے طے شدہ اصولی طرز عمل کے مطابق انہوں نے نہ صرف اسلامی تعلیمات کے خلاف بلکہ مقدس بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف بھی ایک دل خراش و جگر پاش مہم کا آغاز کر رکھا تھا۔ مزید برآں ہندوستان کے سب سے با اثر مذہب ہندومت میں بھی دو مقاصد کے پیش نظر انتہائی پرجوش و پرولولہ تحریکیں سر اٹھا رہی تھیں۔ ان کا ایک مقصد تو ہندو ثقافت اور تہذیبی و تمدنی روایات کا از سر نو احیاء تھا اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کی سرزمین سے اسلام اور مسلمانوں کا صفایا کر دیا جائے۔ وہ تحریکیں اسلام اور مسلمانوں کی تصویر کشی اس رنگ میں کر رہی تھیں کہ گویا ہندوستان میں باہر سے آ وارد ہونے والے ناقابل برداشت اجنبی ہیں اور انہیں اس سرزمین میں جڑ پکڑنے اور یہاں پھیلنے پھولنے حتیٰ کہ قائم رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان میں سے سب سے زیادہ جارحانہ تحریک "آریہ سماج" کی تحریک تھی۔ جس کی بنیاد پنڈت سوامی دیانند سرسوتی (۱۸۲۴ء تا ۱۸۸۳ء) نے ۱۸۷۵ء میں ڈالی تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد کے لئے شاید یہ صورت حال مزید محرک ثابت ہوئی اس امر کی کہ آپ دفاع اسلام کی غرض سے مذاہب کے تقابلی مطالعہ اور اس بارہ میں تحقیق و تدقیق کی طرف خاص توجہ دیں۔ اس وسیع مطالعہ اور تحقیق و تدقیق نے اسلامی تعلیمات کی حقانیت اور برتری و بالادستی پر آپ کے مضبوط و مستحکم ایمان کو مزید جلاء بخشی۔ آپ انسانی مسائل کی گہرائی تک قرآن کی رسائی اور ان کے انتہائی شافی اور وافی حل سے بےحد مسرور ہوئے۔ آپ نے محسوس کیا کہ اسلام انسان کی عادات و اطوار اور چال چلن و کردار کی اصلاح کے لئے لائحہ عمل پیش کرنے میں ازراہ تحکیم ہدایات دینے پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ ان ہدایات کی حکمت واضح کرنے کے لئے نہایت مضبوط منطقی دلائل بھی دیتا چلا جاتا ہے اور وہ دلائل بھی ایسے ہیں جو اس امر کی واقعاتی اور عملی شہادت کی تائید کے حامل ہیں کہ کسی بھی موضوعی صورت حال اور اس کے سیاق و سباق میں اسلام کا تجویز کردہ لائحہ عمل ہی موقع محل کے مطابق ہونے کے باعث بہترین راہ عمل ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ کوئی اور لائحہ عمل اس کا متبادل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کد و کاوش اور انتھک جدوجہد کے نتیجہ میں آپ نے اسلام کا جو اس وقت بالکل بے یارومددگار نظر آتا تھا اس شان سے دفاع کیا کہ آپ اسلام کے بطل جلیل اور فتح نصیب جرنیل ثابت ہوئے بغیر نہ رہے۔ اس طرح اس کڑے وقت میں آپ نے ہندوستان میں دفاع اسلام کے انتہائی اہم تقاضوں کو کمال حسن و خوبی اور مہارت سے پورا کر دکھایا۔ آپ نے ملکی اور قومی سطح پر اسلام کی خدمت کا آغاز نسبتاً چھوٹے حلقہ میں بحث مباحثوں اور مناظروں کے انعقاد سے کیا۔ پھر یہ جدوجہد وسیع تر حلقوں تک ممتد ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ اسلام کے دفاع میں سب سے زیادہ پیش پیش رہنے والے اور غایت درجہ اہل اور طاقتور و جری مرد میدان کی حیثیت سے دور دور تک آپ کی شہرت میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔

اسی زمانہ میں آپ نے ادب عالیہ کے انداز کی عظیم ترین مذہبی تصنیف کے ایک طویل سلسلہ کا آغاز کیا۔ آپ کی اس زیر تصنیف کتاب "براہین احمدیہ" کے متعلق آپ کا منصوبہ یہ تھا کہ آپ اسے پچاس جلدوں میں پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے لیکن آپ اس کی پہلی پانچ جلدیں ہی شائع کر سکے۔ دریں اثناء بہت سے ہنگامہ خیز واقعات کی طرف آپ کو متوجہ ہونا پڑا۔ اس کے بعد آپ کے لئے ممکن نہ رہا کہ آپ اس نہایت گہرے اور وقیع علمی کام کو اس کے انجام تک پہنچا سکیں۔ تاہم بعد ازاں آپ نے ضرورت وقت کے تقاضوں کے پیش نظر بہت سی دوسری کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی یہ کتابیں ان پورے اور مکمل مضامین پر مشتمل تھیں جن کا آپ اپنی ابتدائی تصنیف میں احاطہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے بلکہ اور بہت سے دیگر مضامین بھی ان کتب میں بیان ہوتے چلے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے نہ صرف اپنے وعدہ کو پورا کیا بلکہ اسلام کی تائید و حمایت میں وعدوں سے بڑھ کر تصنیفی کام کر دکھایا اگرچہ ابتداً مقرر کردہ نام اور عنوان میں تبدیلی آتی رہی۔ یہ بہت حیران کن بات ہے کہ آپ نے کسی منشی اور کارندہ کی مدد کے بغیر قریباً اکیلے تن تنہا اتنا وسیع لٹریچر کیسے پیدا کر دکھایا۔ جو کتابیں، مکتوبات، مقالہ جات اور رسالے آپ نے تصنیف کئے ان کی تعداد ایک سو دس کے لگ بھگ ہے۔ یہ آپ کے تصنیفی کارنامے ہی نہیں تھے جو پورے برصغیر میں آپ کی شہرت اور ناموری کا موجب بنے بلکہ آپ کے روحانی اوصاف اور تاثیرات نے بھی وسیع پیمانہ پر آپ کو حاصل ہونے والی شہرت اور عزت و احترام میں بنیادی اہمیت کا کردار ادا کیا۔

بلند و بالا اور وسیع سے وسیع تر ہونے والی شہرت کے جھٹپٹے میں آپ کو خدا کی طرف سے اس امر پر مامور کیا گیا کہ آپ آخری زمانہ کے مصلح کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائیں جس کی بعثت کے تمام مذاہب منتظر ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے نقطہ نگاہ کے رو سے آپ المہدی یعنی خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ مصلح تھے۔ نیز عیسائیوں اور مسلمانوں ہر دو کے نقطہ نگاہ کے رو سے آپ مسیح کی بعثت ثانیہ سے متعلق پیش گوئیوں کو پورا کرنے والے مسیح موعود تھے۔ تاہم خدا کی طرف سے اس عظیم منصب پر فائز کئے جانے کے نتیجہ میں آپ کو اس تمام شہرت اور مقبولیت سے ہاتھ دھونا پڑے جو آپ کو عندالناس حاصل ہوئی تھی۔ آخری زمانہ کے لئے خدا کی طرف سے مبعوث کردہ مصلح حضرت مرزا غلام احمد ؑ کے دعویٰ ماموریت کو نہ صرف دوسرے مذاہب کے ماننے والوں نے فوراً ہی مسترد کر دیا بلکہ خود ہندوستان کے مسلمان یکدم آپ کا ساتھ چھوڑ کر زیادہ شدت کے ساتھ آپ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے حالانکہ آپ اسلام اور ان کے مفادات کی کمال درجہ جرات و دلیری اور مہارت سے وکالت کر رہے تھے۔

آپ کے لئے عملاً یہ ایک نئی روحانی پیدائش تھی جیسا کہ آپ دنیا میں اکیلے آئے تھے اسی طرح آپ کو مذہب کی دنیا میں بھی اکیلے تن تنہا انسان کی حیثیت سے زندگی کا آغاز کرنا پڑا۔ وہ تمام لوگ جو پہلے حمایتی کی حیثیت سے آپ کے ارد گرد جمع تھے آپ کا ساتھ چھوڑ کر الگ ہو گئے۔ لیکن خدا نے آپ کو نہیں چھوڑا۔ لوگوں کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کے باوجود آپ کو خدا کی طرف سے بار بار نازل ہونے والے الہاموں کے ذریعہ یہ یقین دلایا گیا کہ وہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے گا۔ خدا نے اپنے ایک الہام میں فرمایا:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔

ایک اور موقع پر خدا نے آپ کو الہاماً بتایا:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

یہ ہیں بعض ابتدائی الہامات جو مخالفوں کی طرف سے رد کئے جانے اور اکیلا چھوڑ دئے جانے کے دوران آپ کے لئے خاص سہارے اور تقویت کا موجب ہوئے۔ اس وقت سے اب ایک سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس عرصہ میں آہستہ آہستہ لیکن کمال تقویت اور دلجمعی کے انداز میں صورت احوال کی جو تصویر ابھری ہے وہ آپ کے دعاوی، پیش گوئیوں اور

Teppich Reinigung
Dienstleistung
آپکا ٹیپش صاف
آپکا گھر صاف
Unser Angebot
Pro/M ~~10 DM~~
Und Yetzt, 5 DM
خشک ہونے کا وقت تقریباً ۲ گھنٹے
ہماری سروس فرینکفرٹ کے اردگرد پچیس (۲۵) کلومیٹر تک ہوگی۔
Tel/Fax no: 06045 8343
Fa A.M.M.

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

الہامات کی صداقت کو پوری طرح آشکارا کر رہی ہے۔

وہ اکیلا شخص بڑھ کر دنیا کے پانچ براعظموں میں پھیلے ہوئے ۱۴۴ ممالک میں اب ایک کروڑ انسانوں کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس کا پیغام کیا مشرق اور کیا مغرب ہر طرف زمین کے آخری کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ امریکہ، یورپ، افریقہ اور ایشیا میں نیز بحر الکاہل کے جنوب مشرقی حصہ میں واقع دور دراز جزیروں جیسے فجی، تاوالو، سولومن وغیرہ میں اسے مہدی اور بعثت ثانیہ کے رنگ میں ظاہر ہونے والا مسیح موعود تسلیم کرنے والے بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اس کے باوجود ابھی اس کے ماننے والوں کو بلحاظ جسامت دنیائے عیسائیت کے سمندر کے بالمقابل ایک بے حیثیت چھوٹا سا تالاب قرار دیا جاسکتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد کی قائم کردہ جماعت کی کامیابیوں کو تفصیل سے بیان کرنے کی اس مختصر مقالہ میں گنجائش نہیں لیکن اس امر کی طرف بطور خاص توجہ دلانا ضروری ہے کہ موجودہ زمانہ میں کوئی اور مذہبی تحریک ایسی نہیں ہے جس نے آپ کی جماعت کی طرح مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے اس تیزی سے ترقی کی ہو۔ آپ کی جماعت کی حیثیت نہ کسی مسلک کی ہے اور نہ یہ مقبول عوام پر شوق مشغلہ کی آئینہ دار ہے۔ یہ ایک نہایت سنجیدہ اور اہم پیغام کی حامل ہے اور اس پیغام پر عمل پیرا ہونے کے لئے انتھک جدوجہد اور نظم و ضبط کی ضرورت ہے۔ اور اس میں کامیابی سے ہمکنار ہونا پہاڑ کی چوٹی سر کرنے کے مترادف ہے۔ جو لوگ اس پیغام پر عمل پیرا ہونے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں وہ اپنے اندر عظیم ذمہ داریاں ادا کرنے کا پختہ عزم پیدا کر کے زندگی بھر ان ذمہ داریوں کو نبھاتے چلے جاتے ہیں۔ یہ پاکیزگی و طہارت اور اخلاقی اصولوں کی اسی طرح پابندی کی قائل ہے جس طرح ابتدائی ایسین سوسائٹی (Essene Society) کے افراد ان کے پابند تھے۔ مسیح موعودؑ کی حیثیت سے حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعوے کو تسلیم کرنا رومانوی انداز کے کسی بے قید مشغلہ کی طرح ہنسی کھیل نہیں ہے بلکہ یہ آئینہ دار ہے ایک پختہ عہد کو زندگی بھر نبھانے اور مسلسل نبھاتے چلے جانے کے عزم مصمم کا۔ اور پھر اس عزم مصمم کو عملاً پورا کر دکھانے کا۔ جو لوگ صدق دل سے آپ کے دعویٰ کو قبول کر کے اس پر ایمان لاتے اور اس طرح آپ کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہوتے ہیں انہیں دنیوی زندگی کے بے مقصد عیش و آرام کو خیرباد کہنا پڑتا ہے لیکن تارک الدنیا راہبوں کی طرح وہ دنیا سے بالکل لاتعلقی اختیار نہیں کرتے۔ انہیں پورے یقین، پختہ ایمان اور دلی بشاشت و طمانیت کے ساتھ زندگی کے صرف بے مقصد مشاغل سے علیحدگی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ یہی چیز انہیں مسلسل قربانیاں کرنے اور اپنے مقصد میں حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ آپ نے اپنی قوت قدسیہ کے زیر اثر ایک ایسی عالمگیر جماعت قائم کر دکھائی جو بڑھ چڑھ کر مسلسل مالی قربانیاں پیش کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ اس میدان میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اس جماعت کے روزی کمانے اور آمد پیدا کرنے والے افراد کو یہ پختہ عہد باندھنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم سولھواں حصہ غلبہ اسلام کے مقدس مقصد کی خاطر باقاعدگی سے ادا کرتے چلے جائیں گے۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اس جماعت کے افراد میں رضاکارانہ قربانی کے جذبے اور رضاکارانہ بے انداز عملی خدمت انجام دینے کی روح دیکھ کر دنیا والے ورطہ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتے۔ اور یہ سب کچھ کسی بھی نوعیت کے خفیف سے خفیف جبر کے بغیر خود کار مشینوں کے متحرک پرزوں کی طرح ظہور میں آتا ہے۔ جو اراکین جماعت مالی قربانی اور رضاکارانہ عملی خدمت میں حصہ لینے کی سعادت سے بہرور ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ انہیں ایسا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

یہ ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے مالی معاملات میں کلی طور پر آزاد اور خود کفیل ہے۔ رضاکارانہ حصہ لینے کا یہ عالمی نظام کمال تقدس اور پورے استحکام کے ساتھ استواری کی شرط پر پورا اترتے ہوئے قائم و دائم چلا آ رہا ہے۔ ایک صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود اس کا خارجی اثرات سے مکمل طور پر محفوظ رہنے کا تمام راز اس کے اس بے نظیر نظام میں ہی مضمر ہے۔ یہ جائزہ تو صرف ایک زاویہ نگاہ سے اس کے صرف ایک پہلو تک محدود ہے۔ اس جماعت کے اراکین کی کارکردگی کی کیفیت اور معیار کا دوسرے زاویہ ہائے نگاہ سے جائزہ لینے کے نتیجہ میں جو منظرنامہ ابھرتا ہے وہ کچھ کم دل موہ لینے والا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے اخلاق، پرامن بقائے باہمی، ایک دوسرے سے محبت اور انسانی اقدار کے احترام میں دوسروں کے بالمقابل نمایاں حیثیت کی حامل نظر آتی ہے۔ یہ ایک ایسی مذہبی جماعت ہے جس کی، قانون کے احترام نیز بلا امتیاز مذہب و ملت اور بلاتفریق رنگ و نسل مہذبانہ انسانی تعلقات کی خصوصی پاسداری کی وجہ سے ساری دنیا میں تعریف کی جاتی ہے۔

ایک قاری شاید محسوس کرے کہ ہم جماعت احمدیہ کے اس تفصیلی ذکر کی وجہ سے ایک ایسی سمت کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں جس کا موضوع زیر بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ اگر کسی قاری کو ایسا گمان گزرتا ہے تو اصل نکتہ تک اس کی رسائی نہیں ہو سکی اس بحث کے ربط کو یسوع مسیح کے ایک ارشاد کی روشنی میں بخوبی سمجھا جاسکتا ہے اور وہ ارشاد یہ ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے:۔

"یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اس کے پھل کو بھی اچھا، یا درخت کو بھی برا کہو اور اس کے پھل کو بھی برا، کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے"۔

(متی باب ۱۲ آیت ۳۳)

آج اگر کوئی حضرت مرزا غلام احمد کے دعویٰ کی صداقت کو پرکھنا چاہتا ہے تو بہترین اور سب سے زیادہ قابل اعتماد و یقینی معیار صداقت یہی ہے کہ دیکھا جائے کہ اس درخت کا پھل کیسا ہے۔ اس معیار کے رو سے اس امر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آیا آپ ہی وہ موعود مسیح ہیں جس کے آنے کی پیش گوئی نہ صرف خود یسوع مسیح نے کی تھی بلکہ مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جس کے ظہور کی بشارت سے نوازا تھا۔ یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنا کہ آپ نے کس قسم کے پیرو پیدا کئے اور گزشتہ ایک صدی نے ان پر کیا اثر ڈالا ہے بہت مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوئے بغیر نہ رہے گا سوال یہ بھی پیدا ہوگا کہ کیا زمانہ کے لوگوں نے ان کے ساتھ ویسا سلوک کیا ہے جیسا کہ پہلی صدی عیسوی میں یسوع مسیح کے ماننے والوں کے ساتھ کیا گیا تھا؟ پھر یہ سوال بھی ضرور ابھر کر سامنے آئے گا کہ جب آپ کو اور آپ کی جماعت کو صفحہ ہستی سے نابود کرنے کی کوششیں کی جارہی تھیں تو آپ کے ساتھ خدا کا سلوک کیسا تھا؟ کیا خدا کا سلوک آپ کی مظلوم جماعت کے حق میں تھا یا کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ خدا کا سلوک آپ کی جماعت کے خلاف تھا؟ کیا حضرت مرزا غلام احمد کے ماننے والوں نے ابتدائی مسیحیوں کی طرح تمام نامساعد حالات اور مشکلات و مصائب کے دوران خدا کی زبردست تائید و نصرت کو اپنے حق میں نازل ہوتے مشاہدہ کیا؟ اگر ایسا ہوا کہ جب بھی انہیں مصائب و شدائد کی چکی میں پیسا گیا تو پیسے جانے اور سفوف میں تبدیل کئے جانے کی بجائے وہ اس میں سے اور بھی زیادہ تعداد میں اور پہلے سے بھی بڑھ کر طاقتور بن کر نکلے اور دنیا کے سامنے اور زیادہ نمایاں ہو کر آئے اور زیادہ معزز ٹھہرائے گئے تو پھر یقیناً ایسے مدعی کے دعوے کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے دعویٰ کو نہ کسی مجنون کی بڑ قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے خوابوں کی دنیا میں کھو جانے والے کسی شیخ چلی کے خیالی پلاؤ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ احمدیت ایک ایسی حقیقت ثابتہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے کہ آج ایک صدی کے بعد اس کا مشاہدہ ایک ایسے افق پر کیا جاسکتا ہے جو پہلی صدی عیسوی کے اختتام کے افق سے کہیں زیادہ وسیع تر اور نمایاں تر واقع ہوا ہے۔

یہ ہے معاملہ اور حال احوال ایک ایسے مسیح کا کہ جو کسی فسانہ کا کردار نہیں بلکہ ایک زندہ حقیقت کے طور پر آج سے دو ہزار سال پہلے مبعوث ہوا تھا۔ اور اس زمانہ میں پھر ایسے مسیح کا معاملہ درپیش ہے جس کی بعثت ثانیہ اتنی ہی حقیقی ہے جتنی کہ ایک مامور من اللہ کی حیثیت سے اس کی پہلی بعثت حقیقی تھی۔ اب یہ کلیۃً اس زمانہ کے لوگوں پر منحصر ہے کہ وہ اگر چاہیں تو قصوں، کہانیوں اور تخیلات کی دنیا میں اپنی زندگی جاری رکھیں اور اپنے اپنے مذہب اور عقیدہ کے مطابق اپنے اپنے موعود مصلح کا ابد تک انتظار کرتے رہیں یا پھر تخیلات کی دنیا سے باہر آ کر اس زندگی کی ٹھوس حقیقتوں کو قبول کریں۔ ایک بات ایسی ہے جس سے سب کو ضرور اتفاق کرنا چاہئے کہ ایک نہیں بہت سے مذہبی رہنما ایسے گزرے ہیں جن کا مرتبہ عام انسانی درجہ سے بڑھا کر انہیں معبود قرار دے دیا گیا۔ پھر ایک دفعہ نہیں بلکہ بہت مرتبہ ایسا ہو چکا ہے کہ مذہبی رہنماؤں کے متعلق یہ تصور کر لیا گیا کہ وہ مرے نہیں بلکہ زندہ ہی آسمان پر چلے گئے اور وہاں کہیں دور خلاؤں میں واقع اپنی آرام گاہوں میں انتظار کر رہے ہیں کہ وہ وقت آنے پر دوبارہ کرہ ارض پر نازل ہوں۔ اس کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ کوئی کیوں ان جملہ دعاوی میں سے ایک دعویٰ کو قبول کرے اور دوسرے کو مسترد کر دے کیونکہ یہ محض دعاوی ہیں۔ ان کی تائید میں کوئی مثبت، حتمی اور سائنسی ثبوت پیش نہیں کیا جاتا اور نہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ لہذا اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ یا تو سب دعاوی کو قبول کیا جائے یا سب کو ہی مجموعی طور پر مسترد کر دیا جائے۔ یہی ایک منصفانہ اور دیانتدارانہ طرز عمل ہوگا۔ خیالی طور پر آسمان پر زندہ پہنچائے جانے والے مذہبی رہنماؤں کے متعلق ایک بات یقینی ہے کہ ایک دفعہ اپنی زمینی زندگی ختم کر کے یہاں سے جانے کے بعد (بلالحاظ اس کے کہ ان کے ماننے والوں کے نزدیک وہ کس طریق پر یہاں سے رخصت ہوئے) نوع انسانی کی پوری تاریخ میں ان میں سے کوئی ایک بھی زمین پر واپس نہیں آیا۔ مزید برآں ایک اور بات بھی حتمی اور یقینی ہے کہ وہ سب مقدس روحانی رہنما جنہیں خداؤں کا درجہ دیا گیا یا جنہیں خدا کا شریک ٹھہرایا گیا انہوں نے اپنی زندگیاں عام عاجز انسانوں کی طرح شروع کیں اور انہوں نے انسان کی زندگی ہی گزاری یہاں تک کہ موت نے انہیں آلیا۔ یہ صرف ان کے پیروکار ہی تھے جنہوں نے بعد میں انہیں خدا قرار دے ڈالا۔ مگر یاد رکھئے ان میں سے کبھی کسی ایک نے بھی قدرت کے نظام کو چلانے میں کسی قسم کا کوئی کردار ادا کرنے کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ہمیشہ سے ایک ہی ہاتھ قوانین قدرت پر حکمرانی کرتا چلا آ رہا ہے۔ آسمانوں اور قوانین کے آئینہ میں ہر سطح پر صرف اور صرف ایک خدا کا چہرہ منعکس ہو کر اپنی جلوہ نمائی کر رہا ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۹﴾
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۹۰﴾
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ
تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۱﴾
اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۲﴾
وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۳﴾

(سورہ مریم آیات ۸۹ تا ۹۳)

ترجمہ: اور یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمان نے بیٹا بنالیا ہے۔ (تو کہہ دے) تم ایک بڑی سخت بات کہہ رہے ہو۔ قریب ہے کہ (تمہاری بات سے) آسمان پھٹ کر گر جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر (زمین پر) جا پڑیں اس لئے کہ ان لوگوں نے (خدائے) رحمان کا بیٹا قرار دیا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

fozman
foods
A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

خطبہ جمعہ

ہم نے اپنے معاشرے اور اپنی تہذیب کو اور تمام دنیا کی جماعتوں کو جھوٹ سے پاک کرنا ہے اور جھوٹ سے پاک کرنے کی مہم جاری ہونی چاہئے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳ مئی ۱۹۹۶ء مطابق ۳ ہجرت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۹﴾

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۰﴾

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۱﴾

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۲﴾

(سورۃ الحج: ۲۹ تا ۳۲)

ابھی حج کو یا عید کو جو حج کے ساتھ آتی ہے گزرے ہوئے چند دن ہی ہوئے ہیں اور حج ہی کا مہینہ چل رہا ہے۔ آج کے خطبے کے لئے میں نے انہی آیات سے مضمون کو ترتیب دی ہے جو حج سے تعلق رکھتی ہیں۔ میرے ذہن میں ایم ٹی اے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کا مضمون تھا اور ایک خاص پہلو کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا جب اس تعلق میں قرآنی آیات پر نظر ڈالی تو یہی وہ آیات تھیں جو اس مضمون سے گہرا تعلق رکھتی ہیں اور کئی طرح سے تعلق رکھتی ہیں، ایک ہی نہیں بلکہ مختلف جہتوں سے یہ اس مضمون سے بہت ہی گہرا رابطہ رکھتی ہیں۔ پس ان آیات کی تلاوت کی غرض دراصل ایم ٹی اے کے تعلق میں پیدا ہونے والے بعض خطرات کی نشان دہی کرنا تھی اور ان آیات میں اس مضمون کو اس طرح مربوط طور پر بیان فرمایا گیا کہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں جو ذہن میں نہیں تھے وہ ان آیات کی تلاوت کے بعد سامنے ابھر آئے۔

ان کا ترجمہ یہ ہے "لیشھدوا منافع لھم و یذکروا اسم اللہ فی ایام معلومٰت" تاکہ وہ اپنے منافع کو پہچانیں "لیشھدوا" کا لفظی ترجمہ تو ہے دیکھیں، مگر اس طرح دیکھنا کہ گواہ بن جائیں اس میں اس مضمون کو پہچاننے کا معنیٰ بھی شامل ہوتا ہے، وہ اچھی طرح اس سے واقف ہو جائیں اور اپنی آنکھوں کے سامنے ان منافع کو دیکھ کر ان سے استفادہ کریں۔ "و یذکروا اسم اللہ فی ایام معلومٰت علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام" اور اللہ کا نام لیں، اللہ کا نام پڑھیں ان چند دنوں میں "علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام" اس پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو مویشیوں میں سے مختلف چوپائے عطا فرمائے ہیں۔ "فکلوا منھا و اطعموا البائس الفقیر" پس اس میں سے کھاؤ اور تکلیف میں مبتلا اور فقیر کو دونوں کو جو تکلیف میں مبتلا ہوں یا ناداری کا شکار بن کر فقیر کی حد تک پہنچ گئے ہوں ان کو اس میں سے حصہ دو۔ "ثم لیقضوا تفثھم" پھر تاکہ یہ ہو کہ وہ اپنی میلوں کو دور کریں۔ جو میل ان کے بدن کے ساتھ چمٹی ہوئی ہیں اور ان کی روح کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہیں۔ "ولیوفوا نذورھم" اور اپنی مانی ہوئی منتوں کو یا نذروں کو پورا کریں "ولیطوفوا بالبیت العتیق" اور اس قدیم ترین گھر کا طواف کریں۔ "ذٰ لک" یہ اسی طرح ہے جو بات بیان کی گئی ہے "ومن یعظم حرمٰت اللہ" اور جو اللہ تعالیٰ کے محرمات یعنی قابل عزت، قابل تعظیم نشانات کی عزت کرتا ہے ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ حرمات میں حرام کا ایک مضمون منفی معنوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن یہاں حرمات میں ایک عزت اور احترام کا مضمون ہے اور اس کا بھی حرام کے عرف عام والے مضمون سے ایک گہرا تعلق ہے۔ حرام چیز کو انسان ہاتھ نہ لگائے یہ اس کی حرمت کے مضمون میں داخل ہے۔ اور عزت کے مقام پر بھی ہاتھ نہ ڈالے اور خدا کا تقویٰ اختیار کرے۔ بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر زبان کھولنا، ان پر تخفیف کے ساتھ ان کا ذکر کرنا یا بدتمیزی کرنا خدا کے حضور بہت بڑا گناہ بن جاتا ہے تو ان معنوں میں حرمات کا مضمون ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے شعائر جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حرمتیں وابستہ فرما دی ہیں وہ خواہ زندہ وجود ہوں، خواہ نشانات ہوں جن کو زندہ وجودوں نے عزت بخشی اور عظمت عطا کی، دونوں صورتوں میں ان کا احترام لازم ہے۔ "واحلت لکم الانعام" اور تمہارے لئے انعام حلال کر دیئے گئے ہیں۔ اب اس مضمون کا حرمت کا جو دوسرا پہلو تھا یہ تعلق قائم کر دیا۔ اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کی یہ شان ہے کہ دو مختلف مضامین کو اس طرح ایسے لفظوں سے باندھ دیتا ہے جن لفظوں میں دونوں مضامین کے ساتھ ایک طبعی تعلق ہوتا ہے۔ پس حرمت کا مضمون جہاں عزت اور احترام کا ہے وہاں شعائر سے مراد اور صاحب حرمت جگہ سے مراد بیت اللہ اور خانہ کعبہ ہے۔ اور جہاں حرام چیزوں سے اس کا تعلق ہے وہاں یہ فرمایا "احلت لکم الانعام الا ما یتلیٰ علیکم" ان چیزوں کے سوا جو تم پر پڑھ دی گئی ہیں جن کے متعلق تمہیں تعلیم دی جاتی ہے، ان کے سوا باقی تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں۔ پس کھانے پینے کی اور استعمال کی چیزوں میں بھی بعض حرام چیزیں ہیں ان سے بھی بچنا ہے مگر ان دونوں مضامین میں لفظ حرمت واحد ہونے کے باوجود ان دونوں مضامین میں بعد المشرقین ہے۔ یعنی ایک جگہ حرمت سے مراد عزت کی وجہ سے اس کا ذکر احترام سے کرنا ہے، بات کرتے ہوئے خوف کھانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور جب صحابہ حاضر ہوتے تھے ان صحابہ کا ذکر محبت اور پیار سے ملتا ہے جو ادب سے اپنی آواز کو دھیما کر لیتے تھے۔ اور جو بلند آواز سے پکارتے تھے اور حجرات سے پرے آوازیں دیتے تھے ان کا قرآن کریم نے ناراضگی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اور خانہ کعبہ کے گرد گھومنا، وہاں اس تقدس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذکر الٰہی کرنا یہ اس کی عزت کا تقاضا ہے۔ اور کسی قسم کی گندگی کو ساتھ نہ لے جانا اور پاک و صاف رہنا اور اپنی روح کو بھی ہر قسم کے گندے خیالات سے پاک رکھنا یہ بھی اس کی حرمت کا تقاضا ہے۔ اور اس حرمت کے تقاضے کو گندگی دور کرنے سے جس طرح پورا کیا جاتا ہے اسی طرح ان گندی چیزوں سے دور رہنا بھی لازم ہے جو گندگی کا کوئی بھی مضمون رکھتی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حرام کے دو انتہائی معنے یہاں اکٹھے کر دیئے اور ایک مضمون سے دوسرے مضمون کے لئے لفظ حرمت کو گویا پل کے طور پر استعمال فرمایا۔

ایک خانہ کعبہ کی حرمت ہے اور شعائر اللہ کی حرمت ہے جو ان کے تقدس کی وجہ سے ہے اور ان سے احتیاط کا معاملہ ہے۔ ایک خبیث اور گندی چیزوں کی حرمت ہے ان سے۔ بچنا اس حرمت کا تقاضا ہے اور ان سے دور رہنا اس حرمت کا تقاضا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو یہاں تم روح کی بالیدگیوں اور گندگیوں سے پاک صاف ہو کر پہنچے ہو اور تمہیں ایک روحانی رزق مل رہا ہے۔ تمہیں جسمانی رزق بھی اسی حوالے سے عطا کیا جا رہا ہے اور جسمانی رزق جو عطا کیا جا رہا ہے اس میں پاکیزگی پیش نظر رکھی گئی ہے۔ تمہارے لئے صرف وہ چیزیں حلال کی گئی ہیں جو پاکیزہ ہیں۔ جو گندگی کا پہلو رکھتی ہیں ان کو تمہارے لئے حرام فرما دیا گیا۔ اور گند کے مضمون کو جو جسمانی گندگی سے تعلق رکھتا ہے روحانی گندگی کے مضمون کی طرف منتقل فرماتے ہوئے فرماتا ہے "فاجتنبوا الرجس من الاوثان"

(اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں اطلاع دی گئی کہ مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ خطبہ کی تصویر باہر نہیں جا رہی۔ حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو ہمارے سامعین اور ناظرین ہیں دنیا بھر میں ان کو آواز تو صاف جا رہی ہے اور وقتی طور پر تصویر نہیں دیکھ سکتے، وہ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا تصویر بھی دیں گے اور دوبارہ اس خطبے کی وڈیو جب دکھائی جائے گی تو آواز اور تصویر کے ساتھ وہ اکٹھا دیکھ بھی سکیں گے اور سن بھی سکیں گے۔ اس کے بعد حضور نے خطبہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔)

میں یہ بیان کر رہا ہوں کہ قرآن کریم نے حج کے مضمون میں حرمت کے لفظ کو اس طرح مضمون کے ایک پہلو سے دوسرے پہلو کو باندھا ہے اور اس سے پھر دوسرا پہلو یا تیسرا پہلو نکال لیا ہے۔ ایک ایسا دھاگہ ہے حرمت کے مضمون کا جو ہر بدلتے ہوئے مضمون میں مشترک ہے اور بظاہر الگ الگ باتیں ہو رہی ہیں لیکن بنیادی طور پر یہی بات ہے جو آگے جاری و ساری ہے۔ اس تعلق میں میں نے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے جن چیزوں کو محرم کر دیا گیا ہو ان کی عزت لازم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو محرم

فرما دیا۔ اور بیت اللہ سے تعلق والی بہت سی اور باتیں ہیں جو محرمات میں شامل ہو گئیں۔ حرمت کا دوسرا معنیٰ ہے گندی اور ناپاک چیزوں سے اجتناب، تو پہلے معنوں کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس محرم گھر میں کوئی گندی چیز داخل نہ ہو، کوئی ناپاک چیز نہ ہو اور قربانیاں جن کا گوشت تمہارے لئے حلال فرمایا گیا ہے اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ وہ پاک چیزیں ہیں اسی لئے خانہ کعبہ تک ان کی رسائی بھی ہے۔ مگر ان کی پاکیزگی صرف بدنی پاکیزگی نہیں بلکہ روحانی معنوں میں بھی ان کو پاکیزگی نصیب ہونی چاہئے۔ وہ صرف اس طرح ہو سکتی ہے کہ ان کو پیش کرتے ہوئے غیر اللہ کا کوئی تصور نہ آئے اور خالصتاً للہ، نہ کہ اصنام کے نام پر، ان کو ذبح کیا جائے۔ اس سے جو رجس کی انتہائی بدترین صورت ہے یعنی شرک وہ ناپاکی جس سے پاک کرنے کے لئے خانہ کعبہ بنایا گیا وہ ناپاکی تم سے دور ہو جائے گی۔ اگر تم اپنی کھانے کی چیزیں بھی پاک کرو گے اپنے بدن کو بھی پاک کرو گے اور اپنی روح کو ہر قسم کی گندگی سے پاک کرو گے جس کی انتہا شرک ہے۔ اور شرک کہنے کے بعد فرمایا "**و قول الزور**" اور یاد رکھو جھوٹ جو ہے یہ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ سب سے بڑی گندگی جھوٹ ہے جو شرک پر منتج ہوگی۔ یہ ناممکن ہے کہ جھوٹ ہو اور انسان مشرک نہ بنے۔ شرک کے ہر پہلو کا جھوٹ سے تعلق ہے۔ پس یہ جو چھوٹی سی آیت ہے اس میں اتنے مضامین اس طرح پیک (PACK) کر دیئے گئے ہیں، اکٹھے کر دیئے گئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ایک ایک مضمون پر اگر آپ گفتگو شروع کریں تو ایک ایک پورا خطبہ اس مضمون کی وضاحت پہ خرچ ہو سکتا ہے۔ مگر میرے پیش نظر یہ مضمون تھا کہ اس کا ایم۔ٹی۔اے کے نظام سے کیا تعلق ہے اور یہ آیات میرے ذہن میں جو مضمون تھا اس مضمون کو واضح کرنے میں کس حد تک اور کن معنوں میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

جوں جوں آپ سچ کی خدمت کریں گے، سچ کا ذوق بڑھائیں گے MTA کو اللہ تعالیٰ نئی وسعتیں عطا فرمائے گا، نئے افق عطا فرمائے گا اور جوں جوں MTA کے ساتھ لوگوں کا تعلق بڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسلام کی قدروں کے دائرے میں آجائیں گے۔

اس مضمون کے تعلق میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بیت اللہ کا قبلے سے بھی ایک تعلق ہے۔ توحید کا ہر قسم کی گندگی سے پاک ہونے کا تعلق ہے۔ جب آپ کا قبلہ بدلتا ہے تو شرک ہوتا ہے اور جب شرک ہوتا ہے تو نجس پیدا ہوتی ہے یا دل گندہ ہو تو شرک پیدا ہوگا ورنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر قسم کا خبث، ہر قسم کی گندگی، ہر قسم کی غلاظت جو ہے وہ شرک پر لازماً منتج ہوگی اور اوثان اٹھ کھڑے ہوں گے۔ خدائے واحد کی بجائے بت سامنے آ جائیں گے اور بت پیدا ہو جائیں گے۔ اور یہ عجیب ایک توارد ہے کہ ایم۔ٹی۔اے نے اپنا قبلہ ان دنوں میں تبدیل کیا ہے۔ اور اس قبلے سے کلیۃً احتراز کر لیا ہے جس قبلے پر گندے پروگرام آتے ہیں اور رجس ہے۔ چنانچہ جب ہم نے اس کو بدلا تو بعض دوستوں نے ہمیں یہ لکھا کہ اسے پھر وہ لوگ نہیں سن سکیں گے آپ نے بدل تو دیا ہے جو مشہور اور ہر دل عزیز پروگرام سننے کے لئے اسی سمت میں اپنے ڈش انٹینا کو سیٹ کئے بیٹھے تھے۔ ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی کہ وہ تو گندگی کی خاطر اس سمت میں انٹینا کو HTT کئے بیٹھے ہیں۔ وہاں اگر شرک کی بجائے توحید کا مضمون چلا اگر گندگی کی بجائے نفس کی پاکیزگی کا مضمون جاری ہوا تو ان کی بلاء کو بھی دلچسپی نہیں ہوگی۔ ہاں وہ لوگ جو اس ٹیلی ویژن کے ذریعے اچھی باتیں سنتے ہیں، اچھی باتیں دیکھتے ہیں ان کو اور ان کی اولادوں کو ہمیشہ خطرہ رہے گا کہ اسی زاویے، اسی سمت، اسی قبلے سے گندگی کو بھی دیکھیں اور رفتہ رفتہ گندگی ان کو کھینچ کر دوسری سمت میں لے جایا کرتی ہے۔ یہ وہ مضمون تھا جو میرے پیش نظر تھا اور یہ بعینہٖ ان آیات کے مضمون کے دائرے میں ہے۔

پس ہم نے جو قبلہ بدلا ہے یہ صحیح قبلہ ہے۔ یہ اس رخ کا قبلہ ہے جہاں گندگی چلتی ہی نہیں اور یہ وہ سیٹلائیٹ سسٹم ہے جہاں تمام اہم سنجیدہ پروگرام جاری ہوتے ہیں کیونکہ یہ حکومتوں کے حکومتوں سے رابطے اور بین الاقوامی خبروں کے رابطوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور براہ راست عوام الناس کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے INSITITUTIONS اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور عوام الناس اس قسم کے انٹینے لگاتے ہی نہیں کہ وہ اس پروگرام کو دیکھ سکیں، ان کو دلچسپی کوئی نہیں۔ پس ہم نے اپنا قبلہ وہاں اس طرف معین کر لیا ہے جہاں ایک ہی ٹیلی ویژن ہے جو لوگوں کے گھروں تک بھی پہنچے گا اور پاک باتیں بیان کرے گا، اسلام کی سچی اور پاکیزہ تصویر کھینچے گا، توحید کے گیت گائے گا اور اس میں کوئی گندگی نہیں ہوگی۔

پس یہ جو تبدیلی ہے یہ بہت ہی اہم اور بابرکت تبدیلی ہے اور اس تبدیلی نے ہمیں ایک اور بھی فائدہ پہنچا دیا۔ وہ فائدہ یہ ہے کہ جب بھی کسی چیز کا قبلہ تبدیل ہو تو کچھ لوگ جو اعلیٰ مقصد سے وابستہ نہیں ہوتے بلکہ محض جسمانی طور پر یا رسمی طور پر اس طرف مونہہ کئے بیٹھے ہوتے ہیں اور اصل دلچسپی ان کی توحید میں نہیں ہوتی، اصل دلچسپی ان کی اللہ تعالیٰ کی ذات میں نہیں ہوتی۔ جب قبلے تبدیل ہوں تو پھر وہ لوگ پیچھے رہ جایا کرتے ہیں اس وقت وہ ننگے ہو جاتے ہیں۔ یہ مضمون قرآن کریم نے خود کھول کر بیان فرمایا ہے اگرچہ اس موجودہ مضمون کے مقابل پر وہ ایک بہت ہی اعلیٰ درجے کا مضمون ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کے مضامین کے سائے میں ہی آگے چھوٹے چھوٹے مضمون، انہی کی مطابقت میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس آج کا جو یہ مضمون ہے تحویل قبلہ کے سائے کے تلے ہے، اسی کے تابع ہے۔ ایم۔ٹی۔اے نے جو اپنا قبلہ بدلا تو گندگی سے دور ہٹی اور اعلیٰ مقاصد کی طرف مائل ہوئی اور اپنے پروگراموں کو گندگی سے اور بھی زیادہ دور کر دیا جتنے وہ پہلے دور تھے۔ یعنی احتمال کے طور پر بھی کوئی گندہ پروگرام اس چینل پر سنائی نہیں دے سکتا، دکھائی نہیں دے سکتا۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب تحویل قبلہ کی گئی تو اس کا ایک مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ جن کے نفس بیمار ہیں وہ الگ ہو جائیں، وہ ننگے ہو جائیں، وہ پہچانے جائیں۔ وہ جو اخلاص میں کامل ہیں جن کو اللہ کی توحید سے اور محمد رسول اللہ سے محبت ہے ان کے لئے قبلے کی تبدیلی ذرا بھی گراں نہیں گزرتی۔ کیونکہ اصل مقصد کے ساتھ وابستہ رہتے اور چمٹے رہتے ہیں۔ ان کو تکلیف ہوتی ہے جن کے مقاصد کے حصول میں فرق پڑ جاتا ہے۔ پس یہ وہ مضمون تھا جو میرے ذہن میں آیا جس کے لئے مجھے قرآن کریم کی آیات کی تلاش تھی تو جن کی جو آیات ہیں وہ بعینہٖ اس مضمون پر چسپاں ہوتی دکھائی دیں۔ فرمایا ہے رجس سے اوثان پیدا ہوتے ہیں۔ گندگی سے بت بنتے ہیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت جو اطلاعیں پاکستان سے مجھے ملی ہیں اس سے نہایت ہی خوفناک تصویر اس بات کی ابھری ہے کہ لوگ گندگی میں مبتلا ہو کر ٹیلی ویژن کے ذرائع کو ایسے ناپاک استعمال میں لے آئے ہیں کہ جس کے نتیجے میں گھر گھر میں گندگی داخل ہو گئی ہے اور گھر گھر میں بت داخل ہو گئے ہیں۔

اس کے متعلق ایک پاکستانی رسالے نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں اس وقت سیٹلائیٹ پر موجود کم و بیش ۱۳۶ چینلوں کو مختلف ڈشوں سے دیکھا جاتا ہے۔ پاکستان میں ۱۳۶ چینلز کو مختلف ڈشوں سے دیکھا جاتا ہے جن میں صرف انڈیا کے ۳۶ چینلز ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ کے ۱۷، برطانیہ کے ۹، فرانس کے ۵ اور چین کے ۱۷ چینل شامل ہیں۔ ایک ہفتے میں سات چینلوں کے ذریعے جس کا انہوں نے حساب کیا ننانوے (۹۹) بھارتی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ ایک ہفتے میں ننانوے فلمیں دکھائی جاتی ہیں اور بھارتی فلمیں جو دکھائی جاتی ہیں سراسر گند سے بھری ہوتی ہیں۔ اوپر سے نیچے تک نہ صرف گندی بلکہ کھوکھلی اور روزمرہ کے مذاق کو تباہ و برباد کر دینے والی۔ نہ ادب کا کچھ رہنے دیتی ہیں، نہ شعریت کا کچھ باقی رہنے دیتی ہیں۔ محض بےہودہ، گندگی اور پھر ایسے توہمات میں مبتلا کرنے والی ہیں جن کا توحید کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں بلکہ ان توہمات کے ساتھ توحید مٹنے لگتی ہے۔ یعنی جب وہ توہمات دل پہ قبضہ کریں تو ایسا رجس ہے، ایسی ناپاکی آ جاتی ہے جس کے ساتھ توحید پھر اکٹھی رہ نہیں سکتی تو توحید اپنے ڈیرے ان دلوں سے اٹھا لیتی ہے۔

یہ وہ خطرناک صورتحال ہے جس کے پیش نظر آج کے خطبے میں میں خصوصاً جماعت احمدیہ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ احمدی اس گندگی میں بالکل ملوث نہیں۔ کیونکہ بعض اطلاعیں مجھے ملتی ہیں اور اس سے میرے دل کو گہری تکلیف پہنچتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ ملوث ہیں بہت سے گھر بلکہ بعض لوگ رت جگے مناتے ہیں انڈین فلمیں دیکھنے کے لئے، کہ ایک کے بعد دوسری آئے گی دوسری کے بعد تیسری آئے گی ان کے دن اور رات کے اوقات ہی بدل گئے ہیں اور پاکستان میں تو کثرت سے ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں بہت کم مگر ہے ضرور۔ اور خصوصیت سے بڑے شہروں میں ہے کراچی میں ہے لاہور میں ہے اور شاید پنڈی میں بھی ہو یا اسلام آباد میں۔ مگر بالعموم جو خبریں ملتی ہیں وہ یہ ہیں کہ بہت بھاری رجحان جماعت احمدیہ کا نئے ڈشوں کے ذریعے ہمارے ایم۔ٹی۔اے سیٹلائیٹ کے نئے پروگرام دیکھنے کی طرف ہے۔ اور جو اطلاع مل رہی ہے وہ یہ ہے کہ جب سے چوبیس گھنٹے کا پروگرام شروع ہوا ہے اور خصوصیت سے جب سے نئے ڈش کے ذریعے ہم نے جو بہت بڑا ڈش ہے اس کے ذریعے پروگرام کو اٹھایا ہے وہاں پکچر کی کوالٹی بہت بہتر ہو گئی ہے۔ تصویر بالکل صاف آنے لگ گئی ہے۔ بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں تو مقامی ٹیلی ویژن اور اس میں کوئی بھی اب فرق دکھائی نہیں دیتا۔ آواز بھی صاف ہے، تصویر بھی صاف ہے۔ جب سے یہ ہوا ہے جو لوگ سیٹلائیٹ کا کاروبار کرتے ہیں ان کی اطلاع یہ ہے کہ اچانک اتنے آرڈر بڑھ گئے ہیں کہ ہم سے سنبھالے نہیں جا رہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت کا قبلہ درست ہی ہے۔ لیکن جن کا ٹیڑھا ہے انہوں نے بہت ہی خطرناک اقدام کئے ہیں۔ ان کو اور ان کی نسلوں کو یہ بات بالکل ہلاک کر دے گی۔ ناممکن ہے کہ وہ روحانی طور پر اس گندگی کے ساتھ زندہ رہ سکیں۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں جہاں یہ بات بڑھ رہی ہے اور بہت بڑھ رہی ہے ان کی جو تصویریں مجھ تک مختلف خطوں کے ذریعے پہنچتی ہیں وہ یہ شکل ہے کہ بعض گھر ڈش انٹینا کے ذریعے دن رات ہندوستانی فلموں میں مگن رہتے ہیں ان کی اولادوں کی شکلیں بدل چکی

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring **: 0181-265-6000**

ہیں، ان کی روزمرہ کی طرز کلام میں فرق پڑ چکا ہے، ان کے ہاں ہیرو کا تصور ہی بدل گیا ہے۔ اور گندگی، بے حیائی اور بے غیرتی یہ نئی نسل کا طرہ امتیاز بنتا جا رہا ہے۔ اور نہ عبادت کی ہوش، نہ کسی اور اعلیٰ مقصد کی یہاں تک کہ یہ لوگ اب اعلیٰ درجے کے لٹریچر سے بھی بالکل بے بہرہ ہو گئے ہیں۔

اب اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں یہ استطاعت ہے کہ یہ نظام چوبیس گھنٹے تمام دنیائے احمدیت میں ہر جگہ اللہ اور اس کے رسول کی باتیں پہنچائے گا اور دنیا میں کوئی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جو اس نور سے خالی ہو۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانی فلموں میں ادبی لحاظ سے بھی ایسی مکروہ چیزیں ہیں اور زبان کا معیار اتنا گرا ہوا ہے کہ جس قوم کو اپنی زبان سے پیار ہو، جس کو اپنی اعلیٰ قدروں کا خیال ہو وہ یہ برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ ان کی نئی نسلیں اپنی کلچر، اپنا ادب، اپنی شعریت، اپنا مذہب، اپنی روحانی اخلاقی قدریں ساری کی ساری ہندوستانی فلموں کی نذر کر دیں۔ یہ جب گندگی مزید بڑھتی ہے تو آپ حیران ہوں گے یہ دیکھ کر کہ ان گھروں میں ہندو ایکٹروں کی، ہندو ایکٹرسوں کی تصویریں بڑی بڑی چارٹ کی صورت میں دکھائی دیتی ہیں۔ بعض لڑکیوں اور لڑکوں کے کمروں میں، لڑکوں کے کمروں میں ایکٹرسوں کی تصویریں اور لڑکیوں کے کمروں میں ایکٹروں کی تصویریں اور بڑے فخر سے لگاتے ہیں اور ماں باپ دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں بڑے ہوشیار بچے ہیں، کہاں سے تصویر حاصل کی تم نے، خوب گھر سجایا ہے۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس آیت نے چودہ سو سال پہلے اعلان کر دیا تھا کہ رجس جو ہے یہ بتوں میں ضرور تبدیل ہوگا۔ یہ بدبخت بت تم نے اپنے گھر میں پال لئے ہیں۔ ان لوگوں کے کردار کو نزدیک سے دیکھو تو کوئی شریف آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان کے ساتھ آنا جانا رکھے، ان کو اپنے گھروں میں بلائے، ان کے گھروں میں جائے ان کی دنیا ہی اور ہے صرف مادہ پرستی ہے، صرف بے حیائی کو ترغیب دینا ہے، صرف بناوٹ ہے، سچائی تو قریب تک نہیں پھٹکی۔ اور یہ جو بناوٹ ہے یہ جھوٹ، جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھیں قرآن کریم کی آیات نے اتنی صفائی کے ساتھ اس مضمون کے ہر پہلو کو کھول دیا تھا۔ فرمایا دیکھو "فاجتنبوا الرجس من الاوثان" تم رجس سے تو بچ رہے ہو، تمہیں بیت اللہ نے یہ تعلیم دے دی کہ رجس کے ساتھ یہاں نہیں آنا۔ رجس کو ترک کرو اور ہمیشہ کے لئے صاف کرو اپنے بدن سے، اپنی روح سے اور یاد رکھو خاص طور پر بچو "الرجس من الاوثان" ایسے رجس سے جو لازماً بتوں کی طرف لے جائے گا۔ بت پرستی کے رجس سے بچو۔ "واجتنبوا قول الزور" اور جھوٹ سے بچو۔

تو ہندوستانی فلموں کی پرستش کرنے کے نتیجے میں ان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی پرستش شروع ہو چکی ہے جو خود اپنی ذات میں ایک جھوٹ کا ملمع ہیں، جھوٹ کا مجسمہ ہیں۔ ایکٹنگ ہے ہی جھوٹ۔ ان کے بیانات آپ پڑھ لیں ان کے متعلق اخباروں میں ان کے تبصرے پڑھ لیں ساری زندگی جھوٹ ہے۔ ایک مصنوعی کھوکھا سا بنا ہوا ہے اس کے اندر کچھ بھی نہیں۔ اور ان کے متعلق باتیں اس فخر سے بعض لوگ اپنے اخباروں میں اچھالتے ہیں، پاکستان کے مسلمان اخبار، اور اس طرح ان کی تصویریں روزانہ شائع کرتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ ان کو کوئی ہوش ہی نہیں کہ کتنا زندگی میں تضاد پیدا ہو چکا ہے۔ اور یہ بت روزانہ اخبار بھی ان کو مہیا کرتے ہیں وہ پھر کاٹ کاٹ کے بچے اپنے ڈرائنگ روم میں سجاتے، اپنی دیواریں ان سے کالی کرتے ہیں۔ تو ایک طرف یہ رجس ہے جو ٹیلی ویژن کے ذریعے گھروں میں داخل ہو گیا ہے۔ اور ایک طرف وہ لوگ ہیں جن کا وہ قبلہ بن چکا ہے ان کی طبیعتوں پر گراں ہے یہ بات کہ ہم نے اپنا رخ بدل لیا ہے۔ کبھی کبھی وہ دونوں طرف قدم رکھ لیا کرتے تھے۔ اگر گند دیکھ لیا کبھی وہ اس طرف بھی نگاہ ڈال لیا کرتے تھے کہ دیکھیں یہاں کیا آ رہا ہے۔ کس حد تک ہم میں بور ہونے کی طاقت ہے۔ تو دم گھٹ کر جس طرح انسان غوطے مار لیا کرتا ہے ایسے گھروں میں یہ بھی ہوتا تھا کہ وہ دم گھٹ کر ٹیلی ویژن، ایم ٹی اے کو دیکھ کر کچھ نہ کچھ اپنے گند کو صاف کرنے کا انتظام کر لیا کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ تو پھر اس نظام پر راضی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اس جھوٹ پر اس گند پر راضی ہوں اللہ اس کو بڑھا دیا کرتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فاما الذین فی قلوبھم مرض فزاد ھم رجساً الیٰ رجسھم" وہ لوگ جن کے دل بیمار ہو گئے ہوں خدا کی یہ تقدیر ہے کہ ان کے رجس پر اور رجس کا اضافہ کرتا ہے ان کے دل کے خبث ان کے دل کی گندگی، ان کی دنیا پرستی پھر کم نہیں ہوا کرتی وہ بڑھتی رہتی ہے۔ اور یہی وہ صورت حال ہے جو نہایت بھیانک طریق پر پاکستان کے امیر خاندانوں کو مکمل اپنے پنجے میں جکڑے ہوئے ہے، شکنجے میں آئے ہوئے لوگ ہیں۔ پاکستان اتنی خوفناک تہذیبی خودکشی کر چکا ہے کہ ان کے پاس اس کا کوئی بس نہیں، کوئی اس کا توڑ نہیں۔ اس لئے توڑ نہیں کہ اگر ایسی قوم جس کا ذوق بد ہو چکا ہو جو کھلے عام گندگی کرے اور دعوتیں دے اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو کہ آؤ فلاں رات ہم ساری رات ٹیلی ویژن پر ہندوستانی فلمیں دیکھیں گے آ جاؤ اور شامل ہو جاؤ اس قوم کا باقی کیا رہے گا۔

ایک طرف مولویت ہے جو بپھر رہی ہے اور زور مار رہی ہے۔ مولویت کا سارا زور اس بات پر ہے کہ صرف اس ایک ٹیلی ویژن کو بند کر دیا جائے جو خدا اور خدا کے رسول کی طرف بلائے۔ ایک طرف یہ اعلان ہو رہے ہیں کہ اتنی چینل ۱۳۶ چینلز گندگی کی طرف بلا رہی ہیں اور اس ایک چینل کے ذکر سے بھی اس مولوی کا جس نے یہ مضمون لکھا ہے طبیعت گھبراتی ہے۔ جو ایک ہے جو صرف اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلا رہی ہے اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں، کہتے ہیں جب تک اس کو نہ مٹا دیں گے ہمیں چین نہیں آئے گا۔ پاکستان ہوتا کون ہے خدا اور اس کے رسول کا ذکر سننے والا۔ وہ غرق ہو جائیں بدبختیوں میں ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ دن رات ہندو ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی پرستش کریں اور واقعۃً پرستش ہے، تصویریں لگا کر دیکھنا ان میں مگن ہونا، اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا اور پرستش کس کو کہتے ہیں۔ پرستش کا نام ہے عبادت اور عبادت کا لفظ غلامی سے تعلق رکھتا ہے۔ تم جس کو اپنا معبود بناؤ گے اس کی غلامی کرو گے اس کے انداز سیکھو گے ویسی شکلیں بناؤ گے۔ پس جب یہ شروع ہو جائے تو اس کا نام عبادت ہی ہے کوئی اس میں مبالغہ آمیزی کا کوئی سوال نہیں۔ اور یہ عبادت جو وہاں ہو رہی ہے جھوٹ کی عبادت ہے کیوں کہ ایکٹنگ اور جھوٹ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس قرآن کریم کی اس آیت کا اطلاق ایسی وضاحت کے ساتھ پاکستان کے معاشرے کی خرابیوں کے ہر جزو پر اطلاق پا رہا ہے۔ میرے تصور میں بھی نہیں تھا جب تک یہ آیت نظر کے سامنے نہ آئی اس وقت میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ اتنا واضح نقشہ اس بیماری کا کھینچا گیا ہے جس کے تعلق میں مجھے قرآن کریم کی کسی آیت کی تلاش تھی تاکہ اس کے حوالے سے میں خطبہ دے سکوں۔

اب آپ دیکھیں کہ یہ حالت اگر احمدی گھروں میں بھی داخل ہو جائے اور چاہے ہزار میں سے ایک میں ہو گئی ہو، ہو چکی ہے بعض جگہوں پہ، تو ہماری اگلی نسلوں کا کیا بنے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ دن بدن توجہ ایم ٹی اے کی طرف بڑھ رہی ہے اور جہاں جہاں یہ آواز پہنچی ہے جہاں جہاں یہ تصویر پہنچی ہے اس نے دلوں کی پاکیزگی کا سامان شروع کر دیا ہے۔ سب سے بڑی خوشی کی خبر یہ ہے کہ ہمارے بچے تو اس شدت کے ساتھ اس سے وابستہ ہو چکے ہیں کہ جیسے انہیں ADICTION ہو گئی ہو۔ اور ہر جگہ سے یہی اطلاع ملتی ہے۔ بعض جگہ بڑوں کو بچے مجبور کرتے ہیں کہ ہم نے اور کچھ نہیں دیکھنا ہمیں یہ دکھاؤ۔ یہ اللہ کی شان ہے اس نے اپنے فضل سے اس ٹیلی ویژن کی محبت دلوں پر نازل فرما دی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آپ بتائیں کہ ہم جماعت کی تربیت کے لئے کیا کر سکتے تھے۔ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اتنے بڑے ملک میں بلکہ اتنے وسیع علاقوں میں جس میں ہندوستان بھی شامل ہے، بنگلہ دیش بھی شامل ہے اور دیگر مشرقی ممالک شامل ہیں جن سب پر یہ ہندوستان سے پیدا ہونے والی ٹیلی ویژن کی گندگی کا اثر پڑ چکا ہے اور بڑھتا جا رہا ہے، اتنا بڑھتا جا رہا ہے کہ ملائشیا میں جن کو اردو نہیں بھی آتی وہ بھی یہ گندی فلمیں دیکھتے ہیں، انڈونیشیا میں جن کو اردو نہیں بھی آتی وہ بھی یہ گندی فلمیں دیکھتے ہیں، وہاں ان کو سنبھالنے کے لئے کر کیا سکتے تھے۔ کیسے ممکن تھا کہ ہم گھروں میں داخل ہو کر ان کے بچوں، ان کی بچیوں پر اثر انداز ہوتے اور ان کو اس غلاظت سے بچانے کی کوئی کوشش کر سکتے۔ اول تو ایسے لوگ پھر نمازوں سے بھی تعلق توڑ بیٹھتے ہیں۔ کبھی جمعے پر جو رابطے ان کے ہو جایا کرتے تھے اس کی بھی توفیق نہیں ملتی اور رفتہ رفتہ دین سے سرک کر اتنی دور چلے جاتے ہیں کہ پھر ان تک آواز پہنچنا ہی ممکن نہیں رہتا۔ کیسے ان تک آواز پہنچائیں کہ واپس آ جاؤ۔

پس ایم ٹی اے ایک بہت ہی بڑا احسان ہے، اتنا احسان ہے کہ ناممکن ہے کہ ہم اس کا شکر ادا کر سکیں اللہ تعالیٰ کے حضور۔ سارے عالم میں جو جماعت نے ہم نے تربیت کی ذمہ داری ڈالی اور وہ بڑھ رہی ہے، تبلیغ کے تقاضوں کے بڑھنے کے ساتھ یہ ضرورت اور زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہے ہم کیسے ادا کر سکتے تھے۔ ناممکن تھا۔ اور لاکھوں بنا کر ان کو پھر اندھیروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا یہ کونسی حکمت کی بات تھی۔ اب اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں یہ استطاعت ہے کہ یہ نظام مسلسل چوبیس گھنٹے تمام دنیائے احمدیت میں ہر جگہ اللہ اور اس کے رسول کی باتیں پہنچائے گا اور دنیا میں کوئی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جو اس نور سے خالی ہو۔ پس جس قدر بھی خدا کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

پاکستان کی جماعتوں کو خصوصیت سے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جائزے لیں کہ کہاں کہاں یہ گندگی ہے اور ان کو سمجھا کر منتیں کر کے ان کو بچانے کی کوشش کریں۔ بعض معین گھروں کے متعلق مجھے علم ہوا ہے کہ رات دو تین بجے تک جاگنا ان کا دستور بن چکا ہے کیونکہ وہ ایک فلم کے بعد دوسری گندی فلم نہ دیکھنے کی زحمت برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اس گند کے بعد اگلا کیا گند ہے، اس کے بعد پھر اور کیا گند آئے گا، یہاں تک کہ بدن ٹوٹ جاتا ہے تو اس وقت ان کو نیند آتی ہے جب کہ خدا کے بندوں کے جاگنے کا وقت ہوتا ہے۔ تہجد کا سوال ہی کوئی نہیں، صبح کی نماز بھی ضرور جاتی ہے اور ایسے لوگوں کو رفتہ رفتہ

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

ذوق عبادت رہتا ہی کوئی نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جہاں رجس ہو جائے وہاں پھر ضرور بت قبضہ کیا کرتے ہیں۔ ناممکن ہے کہ توحید وہاں بیٹھی رہے۔ جس کی تم بے حرمتی کرو گے وہ پھر تمہارے پاس نہیں رہے گی۔ پس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ایم۔ٹی۔اے کی طرف ان کو واپس لایا جائے اور اب اللہ کا فضل ایسا ہے کہ اس کا رخ اتنا بدل گیا ہے ان گندے پروگراموں سے کہ ان کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ ہر روز بار بار اس کا رخ تبدیل کریں۔

پس یہ اللہ کا احسان ہے اور جوں جوں وقت گزرے گا انشاء اللہ ہمارے پروگرام اور بہتر بھی ہوں گے اور اور متنوع بھی ہوتے چلے جائیں گے۔ ابھی ابتدائی دقتیں بہت زیادہ ہیں۔ بڑی بڑی مشینیں ہیں جن کا سمجھنا ہی بہت پرپیچ کام ہے اور اس کے لئے والنٹیرز کا دن رات اس پر نگران رہنا اور بروقت صحیح کل کو دبانا اور غلط کل کو روک دینا، یہ بھی حیرت ہوتی ہے دیکھ کر ان نوجوانوں کو جب میں سٹوڈیو میں دیکھتا ہوں کہ کس طرح ان کی انگلیاں ٹھیک چلی جاتی ہیں تو لگتا ہے ایک بڑا جھنجھٹ ہے جیسے کوئی پائلٹ بہت ہی جدید قسم کا ہوائی جہاز اڑا رہا ہو پائلٹ اس کو جس طرح بڑے وسیع علم کی ضرورت ہے ورنہ اس کا ہاتھ صحیح KNOB کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ نظام بھی بہت پیچیدہ نظام ہے۔ اس کا توازن قائم رکھنا اس کی اور بہت سی ایسی ضروریات ہیں جن کو گنا نہیں جاسکتا عام مجلس میں کیونکہ وہ ٹیکنیکل تفاصیل ہیں کہ ان کو سمجھے بغیر، ان پر عبور حاصل کئے بغیر ہم اس نظام کو پوری طرح برمحل استعمال نہیں کرسکتے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جوں جوں وقت آگے بڑھے گا ہمارے والنٹیرز اور تیار ہوتے چلے جائیں گے اور خدا کے فضل سے عارضی روکیں جو تھیں وہ دور ہو جائیں گی۔

ہر قسم کا خبث، ہر قسم کی گندگی، ہر قسم کی غلاظت جو ہے وہ شرک پر لازماً منتج ہوگی اور اوثان اٹھ کھڑے ہونگے

اب آخری پہلو، آخری امر جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دلچسپی کا انسانی فطرت سے ایک گہرا رابطہ ہے کہ محض یہ کہہ کر کہ گندگی سے بچو آپ ان کے رخ پاکیزگی کی طرف پھیر نہیں سکتے۔ تحویل قبلہ کے وقت جو رخ بدلے ہیں وہ اللہ اور رسول کی محبت کی وجہ سے بدلے ہیں ورنہ پرانی رسموں کو انسان اچانک چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ محبت اتنی قوی تھی کہ جیسے طاقتور مقناطیس کم طاقت ور مقناطیس سے اس سوئی کا مونہہ چھین لیتا ہے جو کسی کم طاقت ور مقناطیس کی طرف مڑی ہوئی ہو۔ اس بیماری کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کے دلوں میں دنیا کی گندگی کا مقناطیس زیادہ طاقتور ہے اور وہ لوگ جو پاک ہیں ان کے دل میں تو ہمیشہ ہی ایک ہی مقناطیس ہے دوسرا ہے ہی کوئی نہیں۔ ان کا قبلہ تو ہمیشہ درست رہے گا۔ جو بیچ کے لوگ ہیں ان کے لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنے مقناطیس کی طاقت کو اس طرح بڑھائیں کہ کچھ ان کی دلچسپیاں بیچ میں شامل ہو جائیں۔ کچھ تو ایسے سامان ہوں کہ جس کے نتیجے میں وہ دیکھیں تو پھر نظریں ٹکی رہ جائیں اور رفتہ رفتہ ان کے ذوق درست ہونے لگیں اور رفتہ رفتہ ان کو ہمارے پروگراموں سے محبت ہونے لگے۔

اس سلسلے میں میں نے دنیا بھر کی جماعتوں سے اپیل کی تھی کہ صرف تقریروں کے پروگرام ہمیں نہیں چاہئیں، دلچسپ پروگرام بناکے بھیجیں۔ مختلف ملکوں کی مختلف ایسی جو جغرافیائی یا نباتاتی یا تمدنی یا معدنیاتی یا زندگی سے تعلق رکھنے والی ایسی خصوصیات ہیں جن میں فی ذاتہ انسان کو دلچسپی ہوتی ہے ان کو اس طرح پیش کرنا کہ ایک انسان خواہ اس کو نیکی سے محبت ہو بھی یا نہ ہو وہ اس چیز کو دیکھے تو انسان کی عالمی توجہ کی دلچسپی ہوتی ہے ان باتوں میں، اس ذریعے سے وہ اس کے ساتھ وابستہ ہو جائے، اس کے ساتھ اس کا دل لگ جائے، یہ ہمارا فرض ہے۔ بیچ بیچ میں جو خالص نیکی کے پروگرام آئیں گے ان سے بھی، پھر ان کی محبت بڑھنی شروع ہو جائے گی کیونکہ ذوق پیدا ہو جائے گا۔ پہلے ذوق کو درست کرنا پھر اس کو بڑھانا، اس کی تربیت کرنا یہ بہت ہی وسیع کام ہے جو محض مشینوں سے نہیں ہوسکتا، محض چوبیس گھنٹے کے ٹیلی ویژن سے نہیں ہوسکتا اس کے لئے ذہن اور فدائی دماغوں کی ضرورت ہے۔ وہ تجربے کریں اور ہر ملک میں باقاعدہ نگرانی میں ایسے پروگرام بنیں جو کثرت کے ساتھ اپنے ملک کے ایسے حالات کو نمایاں طور پر پیش کر سکیں جس میں غیروں کو دلچسپی ہو، صرف احمدیوں کو نہیں، انسان کو بحیثیت انسان دلچسپی ہو۔

اب افریقہ ہے، ہم سمجھتے ہیں افریقہ ایک اندھیری جگہ ہے حالانکہ افریقہ کے اندر بڑے نور ہیں۔ بہت ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے عظیم خوبیاں ہیں اس ملک میں رہنے والوں کی، ان کے علاقوں کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے، ان کے حالات، پھر ان کی سابقہ رسم و رواج کا بیان کرنا، پھر کس طرح ان پر عیسائیت نے قبضے کئے، کس طرح اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو ان کو اس چنگل اور پھر شرک کے چنگل سے نجات دینے کی توفیق بخشی اور اس تعلق میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اعجاز ظاہر ہوتے رہے ہیں ان کا بیان ایک ایسا بیان ہے جو دہریہ کے لئے بھی بالآخر دلچسپی کا موجب بن جاتا ہے۔ کئی مجھے ایسے خط ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو بالکل دہریہ اور بے تعلق تھا اس نے جماعت احمدیہ کے ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام دیکھے تو محض اس وجہ سے اس کو دلچسپی پیدا ہوئی کہ اس کو نظر آیا کہ خدا ان کے ساتھ ہے اور اس کی زندگی کی کایا پلٹ گئی۔ جو دہریہ تھا وہ نہ صرف باخدا ہوا بلکہ اس نے پہچان لیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں خدا ملے گا۔ پس باخدا لوگوں کے تجارب بھی تو دنیا کے سامنے پیش کرنے ہیں اور ہر ملک سے پیش ہونے چاہئیں۔ ہر جگہ خدا کے فضل ایسے نازل ہو رہے ہیں جہاں یہ تجارب بڑی قوت کے ساتھ لوگوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیونکہ سچ ہیں۔

پس سچائی کی طاقت ہے جو توحید کی تائید کے لئے آپ کے کام آئے گی۔ جھوٹ اور مکر کی طاقت ہے جو مشرکین کے کام آ رہی ہے۔ تو یہ ٹکر ہے اور اس چیلنج کو ہم نے قبول کیا ہے اور کریں گے اور توحید کی خدمت کے تمام تقاضے پورے کریں گے۔ ہم ان بزدلوں میں سے نہیں ہیں جو یہ دیکھ کر کہ دشمن بڑا طاقت والا ہے، پیٹھ دکھاسکیں۔ ہم توحید کے لئے سینہ سپر ہو کر آخری دم تک کوشش کرنے والے لوگ ہیں۔ کبھی دنیا ہمیں پیٹھ دکھاتے ہوئے نہیں دیکھے گی۔ پس اس کے وہ طریق اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں سکھائے ہیں قرآن کریم میں۔ اور اسی آیت کے اندر یہ مضمون ہے کہ تم اگر سچائی سے چمٹ جاؤ گے تو یہ توحید کا نشان ہے اور یہ شرک کو اجازت نہیں دے گا کہ تمہارے اندر داخل ہو جائے۔ اب یہ سچائی کا مضمون بھی بہت پھیلا پڑا ہے وہ لوگ جو گندگی اختیار کرنے والے ہیں آپ ان کے معاشرے میں جاکر دیکھیں، ان کی باتیں سنیں اکثر جھوٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کے بچے ان کے بڑے بات بات پہ جھوٹ بولتے ہیں اور اس سے لطف اٹھاتے ہیں۔ ان کی مجالس میں اکثر جھوٹ کی بکواس کو مذاق سمجھا جاتا ہے اور کوئی عار ہی نہیں رہتی جھوٹ سے۔ تو وہ جو کلام کا جھوٹ ہے وہ ان کی زندگی کا جھوٹ بن جاتا ہے۔ وہ زہر ان کی رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے۔ وہ منحوس تصویریں ابھرتی ہیں جو دنیا کے ایسے ہیروز کی، ایسے اداکاروں کی پرستش کرنے لگتی ہیں جن کو دنیائے اداکاری میں بھی کوئی مقام حاصل نہیں ہے۔ جن کے سکرپٹ لکھنے والے بےادب لوگ یعنی ادب سے عاری اور بےادب۔ وہ شعریت کے نام پر شعریت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ ایسا بھونڈا مذاق ہے کہ کوئی شریف انسان جس میں ذرا بھی ذوق کی قدر ہو وہ تھوڑی دیر بھی یہ پروگرام دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن مذاق بگاڑ دیئے گئے ہیں۔

تو ایک بات یاد رکھیں کہ ہم نے اپنے معاشرے اور اپنی تہذیب کو اور تمام دنیا کی جماعتوں کو جھوٹ سے پاک کرنا ہے اور جھوٹ سے پاک کرنے کی مہم جاری ہونی چاہئے۔ اور اگر طبیعت میں سچائی پیدا ہو جائے تو ساری دوسری بدیوں کا ازالہ کر دیتی ہے۔ تو ایک طریق تو یہ ہے کہ اس رجس سے ان کو چھڑائیں جو لازماً جھوٹ پر منتج ہوگا اور بت پرستی کے ذریعے داخل ہوگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور" ایسے رجس سے پناہ مانگو، دور ہٹو جو ضرور بتوں تک پہنچا دے گا۔ اور یاد رکھو "قول الزور" سب سے خطرناک بت جھوٹی بات ہے، جھوٹ کا قول ہے، جھوٹ کی عبادت ہے۔ تو بعض دفعہ ایک سرے سے مہم چلائی جاتی ہے، بعض دفعہ دوسرے سرے سے چلائی جاتی ہے۔ اب وقت ہے کہ ہر سمت سے مہم چلائی جائے۔ منتیں کرکے جس طرح بھی ہو، سمجھا کر ان لوگوں کو اس گندگی سے نکالنے کی کوشش کریں اور ان کو سمجھائیں کہ ان لغویات سے مونہہ موڑو اور اپنا قبلہ سیدھا کرو۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک عظیم الشان زندگی بخش نظام جاری فرما دیا ہے۔ اس میں اگرچہ ویسے گندے پروگرام تو نہیں جو ہر انسان کو اس کی نفسانی لذات کی وجہ سے فوراً ویسے ہی کھینچ لیں مگر ایسے پاکیزہ پروگرام ہیں جو ذوق کو بلند کریں گے اور ایسا لطف دیں گے جو باقی رہنے والا ہے۔ اس کے بعد کوئی سر دردی اور کوئی نفس کی ملامت نہیں ہوتی ورنہ یہ لوگ جس گندگی سے لطف اٹھاتے ہیں ساری رات کے بعد وہ سارے دن کی سر دردی بنا رہتا ہے۔ اچھے کاموں سے محروم، صحیح مطالعہ سے محروم، اپنی زندگی کے اعلیٰ مقاصد سے دور ہٹتے ہوئے اور لطف اٹھاتے ہوئے ایسی بے چینی دل میں محسوس کرتے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ ساری گندگی ہم اپنے اندر داخل کرلیں اس سے چمٹ جائیں اور وہ چیزیں جو دور سے اچھی دکھائی دیتی ہیں ہمارے قریب آ جائیں تو حسرتیں پیدا ہوتی ہیں جن کو پورا کر ہی نہیں سکتے۔ وہ ایکٹر اور ایکٹرسیں جو ان کی زندگی کا مرکز بن گئے ہیں انکی تعداد اگر ان کے حوالی و حواشی مواشی سارے اکٹھے کر لو تو زیادہ سے زیادہ بیس تیس ہزار ہوگی، ایک لاکھ بھی بنا لو تو ان کے پہلے دعوے دار تو ہندوستان کے ایک ارب باشندے ہیں یا ایک ارب کے لگ بھگ۔ وہ ایک لاکھ ایک ارب میں کیسے تقسیم ہوں گے اور کتنے بچیں گے کہ پاکستان کے دس بارہ کروڑ کے ہاتھ آئیں۔ اور ہو کیسے سکتا ہے کہ ان سے وہ اپنی نفسانی لذت، بھوک کی تسکین کر سکیں۔ اسی کا نام سراب ہے۔ جس کو قرآن کریم میں دوسری جگہ یوں بیان فرمایا کہ بےوقوف اندھے دن کی روشنی میں اندھیروں کی پیروی کر رہے ہیں، ایسی چیزوں کی پیروی کر رہے ہیں جو ہاتھ آ ہی نہیں سکتیں۔ پیاس کو بڑھاتی ہیں مگر پیاس کو بجھانے کی ان میں صلاحیت ہی نہیں ہے۔ صلاحیت اس لئے نہیں کہ وہ تھوڑے لوگ ہیں اور ہر انسان کی پہنچ سے بہت

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

دور ہیں۔ اور اگر دس بارہ کی سچ میں ہوں بھی تو ان کے لئے ناممکن ہے کہ دس بارہ کی تسکین بھی پوری کر سکیں، اپنی نہیں ہوتی ان کی۔ خودکشیاں کر لیتے ہیں اپنی عمروں کے بعد کیونکہ جتنے پرستار ہیں وہ بھی جھوٹے نکلتے ہیں۔

اور ان کے جو CONFESSIONS ہیں وہ آپ پڑھیں جو انگلستان اور یورپ کے ایکٹرز سے تعلق رکھنے والے ہیں مستند مل جاتے ہیں۔ بڑی بڑی ایسی معبودائیں، جو جھوٹی معبودائیں تھیں، ان کا انجام یہ ہوا کہ خودکشی کر کے مر گئیں۔ بڑے بڑے ایکٹر خودکشی کر کے مر گئے کہ تم ہمیں دور سے دیکھ کر پرستش کر رہے تھے اندر دیکھو تو سہی کہ آگ کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ پس ان بتوں کی پرستش کر کے تمہیں ملے گا کیا۔ ساری رات عبادت کرو گے، سارا دن ان کی بدمزگی میں مبتلا رہو گے، دل میں امنگیں بھڑک اٹھیں گی اس کو بھی حاصل کرلو اس کو بھی حاصل کر لو۔ نہ یہ حاصل ہوگا نہ وہ حاصل ہوگا۔ صرف تصویرون کی پرستش کر سکتے ہو، اس کو سینے سے لگا سکتے ہو، اس کو چمٹ سکتے ہو، اسے پیار کر سکتے ہو، اسے خوبصورت فریموں میں جکڑ سکتے ہو، اس سے زیادہ تمہارے کچھ ہاتھ نہیں آ سکتا۔ مگر کیا تصویر بھی کبھی دل بہلا سکتی ہے۔ متحرک تصویر بھی نہیں بہلا سکتی، کھڑی تصویر بھی نہیں بہلا سکتی۔ ہاں تصویر سے وابستہ مضامین بعض دفعہ تسکین بخشتے ہیں۔ مگر ان تصویروں سے وابستہ تو کوئی مضمون بھی ایسا نہیں جو دل کی تسکین کا موجب بن سکے۔ صرف آگ بھڑکانے والے مضامین ہیں اور ہر شخص جانتا ہے، جس کو یہ تجربہ ہوگا وہ جانتا ہوگا کہ میں جھوٹ کی پرستش کر رہا ہوں۔ ایک بھڑکی لگی رہتی ہے جو بجھتی نہیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ جتنا آگے بڑھتے ہیں پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ سمندر کے پانی پی کر پیاس بجھانے والے جاہل سوائے اس کے کہ ہلاکتوں کی طرف بڑھ رہے ہوں اور ان کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ دن بدن توحید ایم۔ٹی۔اے کی طرف بڑھ رہی ہے اور جہاں جہاں یہ آواز پہنچی ہے، جہاں جہاں یہ تصویر پہنچی ہے اس نے دلوں کی پاکیزگی کا سامان شروع کردیا ہے۔

تو معاشرے کو نگران ہو جانا چاہئے۔ احمدی نظام کو ہر جگہ مستعد ہو جانا چاہئے۔ جہاں جہاں یہ بیماریاں داخل ہو رہی ہیں ان کا دائرہ کر لیں کیونکہ وہ فحشاء کی بیماریاں ہیں جو پھیلنے والی ہیں۔ ایسی بیماریاں ہیں جو آگے لگیں گی اور پھر سارے معاشرے کو بےکار کر دیں گی۔ اس لئے ان کے گرد گھیرے ڈال لیں تاکہ ان کا گند آگے دوسرے پاک گھروں میں منتقل ہی نہ ہوسکے۔ بائیکاٹ اس طرح نہ سہی مگر جو جانے والے ہیں ان کو سمجھائیں تو سہی۔ جب بھی وہ ایسا گند دیکھیں اٹھ کر آ جائیں وہاں سے کہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم نے یہ کرنا ہے تو ہمارا آنا جانا تمہارے گھر میں منقطع ہو جائے گا۔ جو بھی ذریعے اختیار کریں نیچے سے اوپر کی طرف سفر کریں یعنی رجس کو پاک کریں۔ آخری مقام یعنی جھوٹ کے قلع قمع کرنے کے ذریعے سے سفر اختیار کریں اور معاشرے سے جھوٹ کی بیخ کنی کے پروگرام بنائیں۔ کسی بچے کا جھوٹ برداشت نہ کریں چاہے وہ مذاق میں ہو۔ یہ وہ ایک صورت ہے جس کے نتیجے میں یہ جو بہت بڑی اور بھیانک جنگ ہمارے سامنے ہے، معاشرتی خباثتوں سے اپنے خاندانوں کو اور اگلی نسلوں کو پاک اور محفوظ رکھنا، یہ نصیب ہوگی تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے کا فیض بھی عام ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور جب ذوق درست ہوں گے تو پھر اس مضمون میں بھی لوگوں کو دلچسپی ہوگی جو ایم۔ٹی۔اے کا مضمون ہے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی باتیں اور معلومات جو حق پر مبنی ہیں اور مصنوعی نہیں ہیں، جو سر تا پا سچ ہیں۔

ایسا ایک نظام ٹیلی ویژن کا جس میں اداکاری کا کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے یہاں تک کہ جب ایک عرب عورت نے ایک خبر پڑھنے والے کو اس طرح دیکھا کہ اس نے ایک پاؤں موٹر کے اوپر رکھا ہوا تھا ایک باہر تھا تو مجھے احتجاج کا خط لکھا۔ ابھی وہ احمدی نہیں ہوئی تھیں اب خدا کے فضل سے مخلص احمدی بن چکی ہیں۔ اس نے کہا مجھے تو آپ کے پروگرام سے محبت اس لئے تھی کہ محض سچ ہے اس میں کوئی بھی اداکاری نہیں۔ جب آپ کھانا کھا رہے ہوتے ہیں جب بیٹھے ہوئے۔ بچوں میں باتیں کرتے ہیں مجال ہے جو کوئی مصنوعی بات بھی آپ کے چہرے مہرے، آپ کی زبان پر اور ان بچوں کے چہرے مہرے اور زبان پر ہو جو آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوتے ہیں۔ کہتی ہیں میں تو FASCINATE ہو جاتی ہوں ان باتوں سے، کہ شکر ہے خدا کا کہ ایک ٹیلی ویژن تو ایسا ہے جو سچ پر مبنی ہے۔ کہتی ہیں جب میں نے اس خبریں پڑھنے والے کو دیکھا جو مصنوعی اداکاروں کی نقل کر رہا ہے اور اپنی طرف سے خبروں کا معیار بڑھا رہا ہے تو اسی وقت میرا دل بےقرار ہوگیا، میں نے کہا ابھی آپ کو لکھتی ہوں کہ خبروں کا معیار بڑھا نہیں رہا، گرا رہا ہے۔ آپ کی خبروں کا معیار تو سچائی سے اونچا ہوتا ہے۔ آپ کے ٹیلی ویژن کا تو لطف ہی یہ ہے کہ اس میں کوئی اداکاری کا دخل نہیں۔ پس جوں جوں آپ سچ کی خدمت کریں گے، سچ کا ذوق بڑھائیں گے ایم۔ٹی۔اے کو اللہ تعالیٰ نئی وسعتیں عطا فرمائے گا، نئے افق عطا فرمائے گا اور جوں جوں ایم۔ٹی۔اے کے ساتھ لوگوں کا تعلق بڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسلام کی قدروں کے دائرے میں آ جائیں گے اور پھر ان کو باہر نکلنے کا وہم بھی پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ وہ دائرہ ہے جو دن بدن ان کو بڑی قوت کے ساتھ خدائے واحد اور محمدؐ رسول اللہ کی طرف کھینچ لے گا۔ اللہ کرے کہ ہمیں ان تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا ہو۔

بقیہ : (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

حضور ایدہ اللہ نے مکرم حلمی الشافعی صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں بات کرتا تھا تو وہ سنتے وقت بھی خود ان کیفیات سے گزرتے تھے اور پھر ترجمہ کرتے وقت ان کیفیات کو بیان کرتے تھے اور مضمون سے وفا کرتے تھے۔ پھر جب انسان کی زبان اعلیٰ درجہ کی ہو تو وہ لفظوں کے بھی قریب رہتا ہے۔ اگر محاوروں کو لفظی طور پر دوسری زبان میں ترجمہ کریں گے تو مشکل ہوگی اور ہو سکتا ہے بالکل غلط مفہوم آپ پیدا کر دیں سوائے اس کے کہ اس دوسری زبان میں جس میں آپ ترجمہ کر رہے ہیں اس مضمون کو بیان کرنے والے محاورہ کو استعمال کیا جائے مثلاً "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا"۔ ایک محاورہ ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ کریں گے تو ایک تماشا بن جائے گا لیکن انگریزی میں مثلاً اگر آپ Out of the frying pan into the fire کہیں گے تو یہ اس مضمون کو ادا کر دے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ترجمہ میں ہماری وفا کسی زبان کے لفظوں سے نہیں بلکہ اس کے معانی اور اس کے جذبات اور اس کے اندر جو طاقت ہے اس کے ساتھ ہونی چاہئے کہ مضمون میں ذرا بھی فرق نہ پڑے۔ اگر زبان کی خاطر آپ نے مضمون کو بدل دیا تو آپ ترجمہ کے اہل ہی نہیں رہتے۔

حضور ایدہ اللہ نے ٹی وی پر پیش کئے جانے والے پروگراموں کے ترجمہ کی ڈبنگ کے کام کے سلسلہ میں بھی تفصیل سے سمجھا کر مختلف امور کی وضاحت فرمائی اور زبانیں سکھانے کے پروگرام کے متعلق بھی بتایا کہ اردو کلاس کے ترجمہ کے وقت کن امور کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور مزید اسی طریق پر براہ راست جرمن زبان سکھانے کے پروگرام تیار کرنے کے متعلق بھی ضروری ہدایات سے نوازا۔

حضور نے فرمایا کہ میرے ذہن میں جو نقشہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم ساری دنیا میں زبانوں کا ایک ایسا انسٹی ٹیوٹ قائم کر دیں جس کی کوئی مثال نہ ہو۔ دنیا میں ہر جگہ بڑی بڑی جماعتیں تمام زبانوں کی کلاسز مسلسل ریکارڈ کریں تاکہ وہاں ہر زبان کے سیکھنے کی سہولت مہیا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ میرے ذہن میں یہ پروگرام ہے کہ بالآخر ہمارا یہ زبانوں کا انسٹی ٹیوٹ سو زبانوں تک پھیل جائے۔ حضور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ اپنے ساتھ ٹیم کے ممبران کو بڑھاتے رہیں۔ [دنیا کے مختلف ممالک میں تراجم اور ڈبنگ کا کام کرنے والے افراد اور ٹیموں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی اس میٹنگ میں بیان فرمودہ ہدایات کو گہرے غور اور توجہ سے سنیں اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اس میٹنگ کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی]۔ ——— ☆☆ ———

۲۳ مئی ۱۹۹۶ء کو بھی صبح ۹ بجے تا ۱.۳۰ بجے خاندانوں نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ شام ساڑھے چار بجے حضور ایدہ اللہ مسجد نور سے مقام اجتماع بادکروئزناخ کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں پہنچتے ہی ۵.۴۳ پر ۷ سے ۱۵ سال تک کی عمر تک کے بچوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب میں ان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس دو گھنٹے تک جاری رہی۔ بچوں نے اپنے معصومانہ انداز میں لیکن بہت شستہ اور سلجھے ہوئے سوالات کئے جن کے حضور ایدہ اللہ نے آسان زبان میں سمجھا کر جوابات دئے۔ چند سوالات یہ تھے:

☆ کیا شیطان کو جن بھی کہہ سکتے ہیں؟، ☆ کیا آنحضرتؐ سے پہلے انبیاء کے بھی خلفاء ہوتے تھے؟، ☆ اللہ تعالیٰ کیسے وجود میں آیا؟، ☆ کیا قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر موجود ہے کہ دوسرے سیاروں پر بھی مخلوقات آباد ہیں؟، ☆ دوسرے سیاروں پر آبادی کیوں نہیں؟، ☆ میں نے سنا ہے کہ جب آنحضرتؐ چھوٹے تھے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیلتے تھے تو ایک دفعہ ایک فرشتہ آیا۔ اس نے آپ کا سینہ چیر کر دل نکال کر اس کی جگہ ایک نورانی دل لگا دیا تھا۔ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے؟، ☆ حضرت عیسیٰؑ کو یہود نے صلیب پر کیوں چڑھایا تھا؟، ☆ عورتیں اذان کیوں نہیں دے سکتیں؟، ☆ ہم سالگرہ کیوں نہیں مناتے؟، ☆ ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں؟، ☆ حادثہ کی صورت میں خون کی ضرورت پڑتی ہے۔ غیر مسلم جو سور کھاتے ہیں ان کے جسم کا خون سور کھانے سے بھی بنتا ہے تو کیا ان کا خون لیا جا سکتا ہے؟، ☆ انگلستان میں گائے کا گوشت کھانا منع ہے تو اس کا دودھ پینا کیوں جائز ہے؟، ☆ عیسائی کرسمس کیوں مناتے ہیں اور ہم کیوں نہیں منا سکتے؟، ☆ ہم احمدی مرد زیور کیوں نہیں پہن سکتے؟، ☆ ہم میوزک سن سکتے ہیں یا نہیں؟، ☆ ہم کارٹون کیوں نہیں دیکھ سکتے؟، ☆ مرد یا لڑکے لمبے بال کیوں نہیں رکھ سکتے؟، ☆ عید کی نماز میں اللہ اکبر کہنے کے بعد ہاتھ کیوں چھوڑ دیتے ہیں؟، ☆ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی بےہوش ہو جائے یا گر جائے یا کوئی اور خطرہ ہو تو کیا نماز توڑ کر اس شخص کی مدد کرنی چاہئے یا نماز جاری رکھنی چاہئے؟، ☆ فلمیں اور ڈرامے دیکھنا ہم احمدیوں کے لئے مناسب ہے یا نہیں؟، ☆ اللہ نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے ہندو عیسائی وغیرہ تو یہ سب لوگ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟، ☆ شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے تو اسے جب دوزخ میں ڈالا جائے گا تو کیا دوزخ کی آگ اس پر اثر کرے گی؟، ☆ کیا انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے؟، ☆ صرف فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کیوں کہتے ہیں؟، ☆ فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں اونچی آواز سے قرآن کی قراءت کی جاتی ہے جبکہ دوسری نمازوں میں نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟، ☆ کیا صرف کلمہ پڑھنے سے ہی انسان مسلمان ہو جاتا ہے؟، ☆ سورہ فاتحہ کے بعد نماز میں دوسری سورت کی تلاوت کرنے سے پہلے بسم اللہ اونچی آواز میں کیوں نہیں پڑھتے؟، ☆ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کیوں فرض کیں؟، ☆ ڈسکو کلب میں ڈانس کرنا کیوں منع ہے؟، ☆ قادیان کس نے بنایا؟، ☆ خدا نے اتنے مذاہب بنائے ہیں جب ایک ہی مذہب نے جنت میں جانا ہے تو باقی سب مذاہب بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ وغیرہ۔

نمونہ کے طور پر اوپر بیان کردہ سوالات سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ مجلس سوال و جواب کس قدر دلچسپ اور مفید اور معلوماتی ہوگی۔ احباب کو چاہئے کہ جب یہ پروگرام ٹی وی پر دکھایا جائے تو اسے خود بھی غور سے سنیں اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ بٹھا کر ضرور یہ اہم اور دلچسپ مجلس سوال و جواب دیکھیں اور اس سے بھرپور استفادہ کریں۔

(رپورٹ : ابولبیب)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

اندھیرا اجالا

(سارہ رحمان - لندن)

"میرا سسرال تو اتنا اچھا ہے کہ میں اس پر جتنا بھی خدا کا شکر کروں کم ہے۔ مجھے تو خدا نے سسرال کیا دیا دنیا میں جنت نظیر گھر دیا ہے"۔ وہ اپنے سسرال کی تعریف میں بولتی چلی جا رہی تھی۔ "مجھے خدا نے قدر دان خاوند دیا۔ پیار کرنے والی ساس امی اور سسر ابا اور نثار ہونے والی نند بہنیں اور دیور بھائی دیئے۔ میں نے تو صرف گھر بدلا ہے بلکہ امی کے ہاں تو پھر بھی کبھی نہ کبھی بہن بھائیوں سے اونچ نیچ ہو جاتی تھی۔ یہاں تو سب ہی مجھ سے بہت محبت، شفقت اور عزت کا سلوک کرتے ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ لوگ کیوں سسرال کو برا کہتے ہیں۔ یہ تو بڑے پیارے اور محترم رشتے ہیں"۔

سعیدہ اپنے نام کی طرح بہت ہی خوش نصیب اور سعادت مند لڑکی تھی۔ اس کے اردگرد بیٹھی اس کی دوست بڑی توجہ اور حیرانگی سے اس کی باتیں سن رہی تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ سعیدہ جھوٹ نہیں بول رہی اور نہ ہی اپنے سسرال کی خوشامد کر رہی ہے۔ سبھی کو معلوم تھا کہ وہ نیک خصلت، صداقت شعار لڑکی ہے۔ میں بھی دور بیٹھی اس کی یہ باتیں سن رہی تھی۔ سسرال کی تعریف کرتے ہوئے اس کی زبان محبت اور خلوص کی شیرینی سے لبریز تھی۔ اور شکر کے جذبات اس کے چہرہ سے نمایاں تھے۔ اس کی یہ باتیں سن کر میں نے دور بیٹھے ہی کہا "سعیدہ بیٹی! یقیناً آپ میں بھی تو اپنے سسرال کا پیار حاصل کرنے والی صفات ہونگی۔ انہیں مت چھوڑنا"۔ میری بات نے اس کے بیان کا تسلسل توڑ دیا ورنہ نہ معلوم وہ کب تک اسی طرح اپنے سسرال کی خوبیاں گنوانے میں رطب اللسان رہتی۔

سعیدہ خاموش ہوئی تو وہیں بیٹھی ہوئی ایک اور خاتون بولیں۔ "ہر گھر کی داستان علیحدہ ہوتی ہے"۔ اس نے آہ بھرتے ہوئے کہا "میری کہانی تو آنسوؤں کی مالا ہے۔ آنکھ کھلنے سے قبل میری ماں خدا کو پیاری ہو گئی۔ بچپن میں ماں کے پیار سے محروم رہی۔ چونکہ گھر میں سوتیلی ماں تھی وہ بات بات پر مارتی اور ڈانٹ ڈپٹ کرتی رہتی تھی۔ ۱۵،۱۶ سال کی عمر میں میری شادی کر دی گئی۔ سوچا تھا کہ شاید خاوند کی ماں سے ممتا کا پیار ملے گا۔ بڑی امنگیں لئے جب سسرال گئی تو سب خواہشات پر ایسی اوس پڑی کہ ڈوب ہی گئی۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ منگنی اور شادی کے درمیان والے چھ ماہ میں واری صدقے جانے والی ساس اتنی بدل جائے گی اور اتنی سختی کرے گی کہ میں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جاؤں گی۔ بات بات پر طعن و تشنیع تو ان کی عادت ہے۔ بھلا میں نے خدا سے کہا تھا کہ میری پیدائش ماں کی موت کا بہانہ بن جائے۔ میں تو ساری عمر کسی کو ماں کہنے اور پیار بھرا "جی بیٹی" کا جواب سننے کے لئے ترستی رہی۔ بھلا یہ کہنے والی بات ہے کہ دنیا میں آتے ہی تم نے اپنی ماں کو لیا اب اس گھر میں آکر مجھے ہڑپ کرنا ہے۔ کیا زندگی ایک بے بس و مظلوم بہو کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ ہر کام، ہر بات میں نقص نکالنا اور نقطہ چینی کرنا اور زبان کے ایسے چرکے لگانا کہ بس دم گھٹنے لگتا ہے۔ ہمیں دونوں کو اکٹھے بیٹھے دیکھ لیں تو قیامت آ جاتی ہے۔ بے شرم اور کیا کیا نام ملتے ہیں۔ میاں اندر سے جلتے رہتے ہیں مگر میں کیا کروں وہ میری ماں ہیں، کہہ کر کئی کئی دن مجھ سے کٹے سے رہتے ہیں۔ رات کو دیر سے آنا تو معمول بن گیا ہے۔ اوپر سے طعنے ملتے ہیں کہ شادی کو دو سال ہو گئے ابھی تک بے اولاد ہو ......"۔ اس کی آواز میں ایک دکھ تھا اور اس کے چہرے پر گہرے کرب کے آثار۔

وہ اپنی دکھ بھری داستان سنائے جا رہی تھی لیکن میں کچھ اور ہی خیالوں میں کھو چکی تھی۔ رات اور دن کی طرح دکھ اور سکھ اور خوشی و غمی بھی انسان کی زندگی کا حصہ ہیں۔ لیکن کتنے ہی اندھیرے ہیں جنہیں اگر انسان چاہے تو خدا کے فضل کے ساتھ اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے، اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اور اس کی نورانی تعلیمات و ہدایات پر عمل کرتے ہوئے روشنی میں بدل سکتا ہے۔

ایک طرف سعیدہ کی مثال تھی اور میں سوچ رہی تھی کہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ خاندان جن میں، باہمی اتفاق اور محبت اور ایک دوسرے کے دکھ درد کا احساس پایا جاتا ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ کئی گھرانوں کی زندگیاں بہت سی تلخیوں سے معمور ہیں۔

میں نے سوچا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی تھی کہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ لیکن کتنی ساسیں ہیں جو آنحضرتؐ کے اس فرمان کے مطابق اپنی بہوؤں سے ویسا ہی محبت و پیار کا سلوک کرتی ہیں جیسا وہ اپنی بیٹیوں کے لئے پسند کرتی ہیں۔ اور کتنی بہوویں ہیں جو ساس کو ویسا ہی محبت اور عزت کا مقام دیتی ہیں جیسا وہ اپنی والدہ کے لئے پسند کرتی ہیں۔ گھر کا ہر فرد خواہ وہ ساس ہو یا بہو ہو۔ خاوند ہو یا بیوی یا کوئی اور رشتہ دار باہمی تعلقات میں صرف اس ایک نصیحت کو ہی اپنا لائحہ عمل بنا لے تو ہمارے معاشرہ سے کتنی ہی زہر آلود تلخیاں دیکھتے ہی دیکھتے ہمیشہ کے لئے نابود ہو جائیں۔ اور ہمارا ماحول کتنا پیارا، کتنا سکون بخش اور خوشیوں سے معمور ہو جائے ـــــ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

بقیہ: مختصرات

☆ آج کل دنیا میں انتہاپسندی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس کا مسلمانوں پر کیا اثر ہے اور انہیں کیا کرنا چاہئے؟

☆ اگر کسی جگہ قربانی کے جانوروں کی قلت ہو تو کیا یہ صورت ہے کہ بادشاہ وقت سب کی نمائندگی میں چند جانوروں کی اجتماعی قربانی کر دے؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں لکھا ہے کہ "شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول سے عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی"۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب تک کے الفاظ میں یہ اشارہ ہے کہ کیا انسان کسی وقت شہد کی مانند کوئی چیز بنانے پر قادر ہو سکے گا؟

☆ قرآن مجید میں ذکر ہے کہ یہ بے مثال کتاب ہے، کوئی اس کی مثال لانے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔ کیا بعض لوگوں نے اس کی مثال بنانے کی کوشش کی ہے اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

☆ عربوں سے جب تبلیغی بات چیت ہوتی ہے تو آخر تان اس پر ٹوٹتی ہے کہ ہم عرب ہیں ہم عربی تو لوگوں سے بہتر جانتے ہیں تم ہمیں عربی کیسے سمجھا سکتے ہو۔ اس پر بات ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

☆ آج کل دنیا میں جرائم ہر طرف بہت بڑھ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک پہلو یہ بھی نظر آتا ہے کہ ان جرائم کی تشہیر اخبارات اور میڈیا میں بہت کی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جرائم کی اشاعت وغیرہ کے بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟

☆ حضرت سلیمانؑ وغیرہ کے بارہ میں قرآن مجید میں آتا ہے کہ انہیں پرندوں کی زبانیں سکھائی گئی تھیں۔ کیا یہ بات حضرت سلیمانؑ سے مخصوص تھی یا دوسرے لوگ بھی پرندوں کی زبان سیکھ سکتے ہیں؟

☆ کیا جانوروں سے بھی ان کے کاموں کا حساب کتاب ہوگا؟

☆ عرب ممالک میں تبلیغ احمدیت کے لئے ہمیں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

☆ بعض اوقات دعا اور عبادت کی طرف بہت رجحان ہوتا ہے اور کبھی ایسے اوقات آ جاتے ہیں کہ اس پہلو سے بہت کمزوری ہو جاتی ہے حتیٰ کہ توجہ قائم رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اچھے اوقات کو جاری رکھنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

☆ خطبہ جمعہ نماز کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے کوئی آدمی خطبہ میں شامل نہ ہو سکے تو پھر اسے ظہر کی نماز پوری پڑھنی چاہئے یا جمعہ کی دو رکعات کی ادائیگی ہی کافی ہوگی؟

☆ امت محمدیہ کے ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جانے والی حدیث میں ۷۳ کا لفظ محض کثرت تعداد کے اظہار کے لئے ہے یا اس کا کچھ اور مفہوم بھی ہے؟

☆ بچوں کو نماز کی پابندی کے سلسلہ میں تادیب اور تنبیہ کرنے کا ذکر ملتا ہے کیا اس کے علاوہ بھی کسی معاملہ میں تنبیہ کرنے کی اجازت ہے؟

☆ اگر کسی ملک میں کوئی ایسی انتہاپسند حکومت برسر اقتدار آ جائے جس کے مسلمانوں کے خلاف عزائم واضح ہوں تو کیا مسلمانوں کو ایسی صورت حال کے خلاف کچھ اقدامات کرنے چاہئیں؟

☆ حضور نے فرمایا ہے کہ خوابوں کا نظام ایسا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان ایک رابطہ پیدا ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا انسان مجاہدہ، محنت اور ریاضت کے ذریعہ اس نظام پر کنٹرول حاصل کر سکتا ہے؟

☆ مکہ کا لفظ (Mecca) انگریزی میں مرجع عام و خاص کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ انگلستان میں جوا خانوں کو بھی یہ نام دیا جاتا ہے۔ کیا مسلمانوں کو اس پر احتجاج کرنا چاہئے؟

☆ روس میں بدلے ہوئے حالات میں اب یاجوج ماجوج کی Identity کا کیسے پتہ لگ سکتا ہے؟

☆ غیر قوموں کی نقالی کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس نقالی سے کیا مراد ہے؟ (ع - م - ر)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ ہر وہ قول جو عمل کی تائید سے خالی ہو وہ تربیت میں بھی ناکام رہتا ہے اور تبلیغ میں بھی ناکام رہتا ہے۔ تبلیغ کی کامیابی کا راز بھی جہاں ایسے عمل میں ہے جو خوبصورت قول کی تائید کرنے والا ہے وہاں تربیت کی کامیابی کا راز بھی اس نیک عمل میں ہے جو خوبصورت قول کی تائید کرنے والا ہو۔

حضور نے فرمایا کہ خدا کی طرف بلانے والے کے لئے اگر وہ خود خدا کی صفات سے عاری ہے کامیابی سے تبلیغ کرنے کا کوئی بھی امکان نہیں ہے۔ وہ شخص جو خدا سے نیکیاں پاتا ہے اسے ایک جنون سا لگ جاتا ہے کہ اتنی حسین ذات ہے کہ میں نے جو کچھ پایا اس سے پایا ہے میں لوگوں کو بھی اس کے متعلق بتاؤں۔ حضور نے فرمایا کہ انبیاء نے خدا کی صفات کو اپنایا۔ ان صفات میں ایک طاقت ہے اور ان میں صلاحیت ہے کہ دوسروں پر غالب آسکیں۔ وہ لوگ جو حقیقت میں کچھ خدائی صفات کو اپنا کر دلکش بن جاتے ہیں ان کی باتوں میں لوگ زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ دے کر عمل صالح کی طرف متوجہ کرنا اور کرتے چلے جانا یہ وہ مضمون ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔ دعوت الی اللہ عمل صالح کا احساس اور شعور بیدار کرتی ہے۔

حضور نے دنیا بھر میں کثرت سے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی تربیت کے سلسلہ میں قرآن کریم یہ بیان فرماتا ہے کہ ان میں سے لوگ وفود کی صورت میں آئیں۔ تمہارے پاس ٹھہر کر تربیت حاصل کریں اور پھر واپس اپنی قوم میں جا کر وہ پختہ باتیں سکھائیں جن کی تائید ان کا عمل کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال اس طریق پر عمل کرنے کی جو ہدایت دی تھی جنہوں نے اس پر عمل کیا وہاں حیرت انگیز نتائج سامنے آئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ چونکہ اب یہ بھی ممکن نہیں رہا کہ ہر ملک کے مرکز میں تمام ایسے لوگوں یا قوموں کے نمائندوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا جاسکے جنہوں نے پھر واپس جا کر قرآن کے سکھائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی قوم کی تربیت کرنی ہے اب ہم نے یہ حل نکالا ہے کہ ہر علاقے میں ایک مرکز بنایا جائے جہاں ہمہ وقت تربیت کے دور چلتے جائیں۔ حضور نے گھانا کا خصوصیت سے ذکر فرمایا کہ انہوں نے بڑی سعادتمندی سے اس طریق پر عمل کیا ہے۔ حضور نے امید ظاہر کی کہ افراد اور جماعتیں ان تمام ہدایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تبلیغ و تربیت کے کام کریں گے۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت | میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۷۷)

ہومیو دوائیں بنانے کے طریقے
سلیشیا کی علامات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۴ اپریل ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۲۴ اپریل ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس کے ابتداء میں ہومیو ادویہ کے بنانے کے طریق سے متعلق تفصیل سے طریق کار اور ضروری ہدایات بیان فرمائیں اور بتایا کہ یہاں مرکزی طور پر نمونہ کے چند ڈبے تیار کئے جائیں گے جن میں بنیادی ضرورت کی ادویہ ہونگی اور ساتھ اس دوا کو بڑھانے سے متعلق ادایات ہونگی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بہت وسیع کام ہے مثلاً گولیاں بناکر ان کو مہیا کرنے کا انتظام کرنا پھر ان کو یہ مشورہ دینا کہ کونسا الکوحل آپ استعمال کریں اور کیا کیا احتیاطیں اس کی ضروری ہیں۔ دوا کو پوٹنٹائز کرنے کے لئے شیشے کی شیشیاں ہونی چاہئیں نہ کہ پلاسٹک کی۔ اور پھر ان کو دھوپ نہ لگے۔ دھوپ کی Radiation سے دوا کچھ خراب ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کو بغیر دھوپ کے رکھا جائے تو پھر، مثلاً کینٹ ہیں وہ کہتے ہیں کہ سو سال بھی خراب نہیں ہوتی۔ میں نے استعمال کرکے دیکھی ہیں دوائیں۔ پرانی گولیاں پڑی تھیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی۔ انہوں نے نہ جانے کس زمانے میں خریدی ہوئی تھیں۔ اور وہ بالکل ٹھیک ٹھاک کام کرتی تھیں۔ تو دوا خراب نہیں ہوتی۔

ایک خاتون نے پوچھا کہ خوشبو وغیرہ کا اس پر کیا اثر ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا اگر خوشبو سے دوائیاں ختم ہو جاتیں تو مجھ پر کبھی ہومیو پیتھک دوا اثر نہ کرتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بے حد خوشبو کا شوق تھا اور ہومیو پیتھک دوائیوں کا بھی تھا۔ تو ہر وقت خوشبو پھیلی رہتی تھی دفتر میں۔ اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ لیکن یہ احتیاط ضروری ہے کہ فوری طور پر خوشبو کا سپرے نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا بھی کوئی نہ کوئی اثر ہوتا ہوگا۔ لیکن چونکہ وہ پوٹنٹائز نہیں ہوتا اس لئے بہت معمولی ہوگا۔ بہرحال احتیاط یہ بہتر ہے کہ کھانے سے ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ پہلے یا دو گھنٹے، گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد خالی پیٹ اگر ہو، نہار مونہہ، زیادہ اچھا اثر دکھاتی ہے اور مونہہ صاف ہو عام طریقے پہ۔ مونہہ کے اندر جو کچھ پڑا ہوتا ہے وہ اس قدر زیادہ ہے کہ ہومیو پیتھک دوائی سے کروڑوں گنا زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس کے بعد بھی اثر دکھاتی ہے تو وہم کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن اس وقت کھانا مونہہ میں نہ ہو۔ خوشبو کا کچھ فوری طور پر اثر ہے، یہ بات ٹھیک ہے۔ بند شیشیاں رکھنی چاہئیں۔ خوشبو جو فضا میں موجود ہے وہ دوا پر آہستہ آہستہ اثر ڈال سکتی ہے۔ اس کو جذب کرکے کچھ اور اثرات پیدا کر سکتی ہے۔

شیشیاں دھونے کے بارہ میں فرمایا دھو کے خطرہ تو رہتا ہے میں تو اس کو اس طرح استعمال کیا کرتا تھا کہ دھو کے اچھی طرح خشک کیا کپڑے سے اس کے بعد دھوپ میں رکھ دیں۔ چونکہ دھوپ دواؤں کے اثر کو مٹا دیتی ہے اس کے بعد وہ ٹھیک ہوتی تھیں یعنی میرا خیال ہے کہ ٹھیک ہوتی تھیں۔ کوئی خاص اس کی قابل ذکر بات میرے سامنے نہیں آئی کہ اس نے کام نہ کیا ہو۔ لیکن خالی دھو لیا اور بند کردیا۔ اس میں تو بہت اثر باقی رہ جاتا ہے۔

ایک خاتون کے سوال پر حضور انور نے فرمایا وکس VICKS بہت مضر ہے۔ اس میں یہ کیمفر (کافور) ڈالتے ہیں اور کیمفر بہت سی ہومیو پیتھک دواؤں کا اینٹی ڈوٹ ہے۔ اور کئی دفعہ میرا تجربہ ہوا ہے کہ بچوں کو دوا دی تو دو تین دن تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مائیں پھر لاتی رہیں بچوں کو، تو پتہ چلا کہ وکس لگا دیا کرتی تھیں ساتھ۔ یا پیاز لٹکا دیتی تھیں سامنے۔ اس میں جو بھی تیز بدبوئیں ہیں وہ اینٹی ڈوٹ والا اثر رکھتی ہیں۔ وہ بہرحال استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ نزلہ وغیرہ میں کیمفر کا فائدہ کوئی بھی نہیں ہے۔

سلیشیا
(SILICEA)

حضور نے فرمایا میں نے کہا تھا کہ اب تک ایڈز کے چھ ایسے کیسز ہیں جن کے بارے میں مجھے یقینی علم ہے کہ سو فیصدی ان میں مریضوں کو اللہ کے فضل سے شفا ہوگئی ہے۔ لیکن اور کئی قسم کی بیماریاں، اس کی قسمیں ہو سکتی ہیں، ایڈز کی، مختلف علاقوں کے اوپر مختلف اثرات ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جب تک ہم وسیع پیمانے پر ساری دنیا میں تجربہ نہ کر لیں اس وقت تک ہمارا یہ اعلان کرنا جائز نہیں ہے کہ ایڈز کی بیماری میں سلیشیا دریافت ہو گئی ہے۔

جب تک وسیع پیمانے پر مختلف ممالک میں مختلف حالات میں ایڈز کی مختلف سٹیجز پر اس کے تجربے نہ کریں اس وقت تک ہم کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ اس سلسلے میں افریقن ممالک کے رابطے کے ساتھ بعض جگہ ریسرچ شروع کی ہے۔ ایک جگہ باقاعدہ ہمارے احمدی ایلوپیتھک ڈاکٹرز نے جن کے انسٹی ٹیوٹس ہیں، ایڈز کے سپیشلسٹ ان سے رابطہ رکھ کر علاج کی رپورٹ ابھی تک دے دی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جتنے کیسز کو دی گئی تھی اس میں سے دو کے متعلق میڈیکل سرٹیفکیٹ مل گیا ہے کہ اس میں کوئی نشان بھی باقی نہیں رہا۔ اور باقی جو مریض تھے ان کی حالت بہتری کی طرف مائل ہے لیکن ٹیکنیکلی میڈیکلی یہ ڈیکلیئر کرنا کہ ان کی ایڈز ختم ہوگئی ہے یا بالکل بےاثر ہو گئی ہے۔ یہ ابھی جلدی ہے۔ اور یہ جو چھ کیسز ہیں ان میں ابھی تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ محض دوا تھی یا دعا بھی ساتھ کی گئی اس کا بھی اپنا ایک اثر تھا اور اس کا کتنا حصہ ہے۔

حضور نے فرمایا سلیشیا کی علامات پر بہت لمبا عرصہ محنت کرنی پڑی ہے تب اس کی سمجھ آئی ہے۔ سلیشیا کی سب دواؤں سے آہستہ پروونگ ہوئی ہے کیونکہ یہ گہرے اثرات رکھتی ہے جسم میں ایسی تبدیلیاں پیدا کرتی ہے جو وقت لیتی ہیں اس لئے سلیشیا کی جو پروونگ ہے اس سے ایک بات پتہ چلی کہ بہت گہرا اثر رکھنے والی بہت لانگ ایکٹنگ دوائی ہے۔ سیلیکون جو بہت عام جزو ہے ہماری زمین کا اس سے بنائی گئی ہے۔

جسم کے اندر کوئی بھی بیرونی مادہ آ جائے تو اس کو سلیشیا برداشت نہیں کر سکتی۔ کسی قسم کا مادہ ہو، بیرونی ہو، اس لئے انفیکشن کی اگر دوا ہے تو اس لئے ہے کہ جراثیم کام کر رہے ہیں اور ان کے خلاف یہ ردعمل دکھاتی ہے۔ مگر یہ بحث ہے کہ کیا ہر جرثومہ کے خلاف ہر صورت میں ہر پوٹینسی کام کرے گی یا فرق پڑے گا۔ اگر آپ یہ سمجھ لیں کہ ہمیں فارمولا پتہ چل گیا جس مریض کو بھی انفیکشن ہو اسے سلیشیا دیا چھٹی ہوئی تو یہ غلط فہمی ہے۔ بعض جگہ اس کا ردعمل اکیلا ہی کافی ہوتا ہی نہیں۔ ورنہ تو ساری بیماریوں کا یہ ایک ہی علاج بن جائے۔ اب ٹائیفائیڈ کا مریض ہے اس کو اکثر اوقات سلیشیا کوڑی کا بھی اثر نہیں کرے گی۔ بعض کیسز میں سلفر اور پائیروجینم اثر دکھاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سلیشیا جسم میں دفاع کا ایک احساس پیدا کرتی ہے اور یہی اس کا کام ہے کہ جسم کو یہ پیغام دے کہ کوئی غیر جسمی مادے، جاندار ہوں یا بےجان ہوں تمہارے اندر داخل ہیں اور فلاں جگہ موجود ہیں۔ اس کے نتیجے میں جسم ردعمل کرکے اس کا علاج خود کرتا ہے۔ لیکن سلیشیا میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ معین کرے کہ کس قسم کا حملہ ہے اور کس نوعیت کی انٹی باڈی اس پر کام آ سکتی ہے۔ اس لئے عمومی بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔

سلیشیا عموماً انفیکشن میں جیسا کہ پھوڑے پھنسیاں پیپ کا مادہ کہیں پیدا ہو رہا ہو۔ کیل داخل ہو جائے، کوئی اور چیز کھا جائے مچھلی کا کانٹا پھنس جائے گلے میں، گولی لگی ہو کسی کو اور کہیں بیٹھ گئی ہو۔ اس قسم کی چیزوں میں سلیشیا بہترین کام کرتی ہے۔ لیکن اس کے دو طرح کے اثرات ہیں۔ اگر چھوٹی طاقت میں دی جائے تو کچھ عرصہ لمبا کام کرکے آہستہ آہستہ اس جگہ معروف دوا کو (خون کا جو دباؤ ہے) اس کو استعمال کرکے نسبتاً بہت جلدی پیپ بنائے گی۔ آہستہ اثر کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پھوڑے کو بالکل اس طرح ٹھیک کرے گی جس طرح بغیر دوائی کے ٹھیک ہوتا ہے۔ مطلب یہ نہیں کہ آج دوائی دی اور کل پھوڑا پھوٹ گیا۔ بیماری کا اپنا ایک کورس ہے جو اس نے مکمل کرنا ہے۔ بعض دواؤں کی مدد سے وہ تیزی سے مکمل ہوتا ہے بعض دواؤں کے عمل سے نسبتاً کم اور اگر نہ دوائی دیں گے تو پھر وہ اپنا پورا کورس لے گی۔ تو پھوڑے پھنسیاں جو عام طور پر چند دن میں ہفتہ دس دن میں خود ہی پک کر تیار ہو جاتے ہیں۔ ان میں سلیشیا کی چھوٹی طاقت ان کو پکانے میں ممد ہے اور بڑی جلدی پکائے گی۔

مچھلی کا کانٹا پھنس جائے، پیٹ میں کوئی چیز چلی جائے تو سلیشیا نکال لیتی ہے۔ پرانی LODGE کی ہوئی چیز ہو مثلاً گولی ہے اندر داخل ہوگئی ہے تو جہاں بھی ہے اس کو سیدھا باہر نکالتی ہے۔ یہ اس کی عجیب خاصیت ہے۔

ڈاکٹر مبشر احمد نے خود یہ تجربہ بتایا کہ کسی مریض کی انتڑیوں میں سوئی پھنسی ہوئی تھی اور اس کا اپریشن کرنا انہوں نے مناسب نہیں سمجھا لیکن سلیشیا کا اثر سنا ہوا تھا، سلیشیا دی۔ کہتے ہیں کہ پیٹ سے سیدھا باہر کی طرف لائن لگائی ہے اس نے اور کچھ عرصہ کے بعد سوئی کا سرا باہر آگیا اور کہاں کہاں کیوں زخم پیدا نہیں کیا، کیوں پھاڑا نہیں، کچھ پتہ نہیں۔ لیکن نکل آئی سوئی۔ سیدھی باہر نکل آئی۔ بارہا تجربہ کیا ہے۔ شیشے کا ٹکڑا ٹیڑھا پھنسا ہوا ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آپریشن نہیں ہوسکتا۔ یہ اس کو بڑے سلیقے کے ساتھ باہر کر دیتی ہے۔

حضور نے فرمایا بہت شاذ کیسز ایسے ہیں جہاں سلیشیا میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایک مریض تھا یورپ میں ایک دفعہ اس میں گہری ٹوبر کولر کی علامتیں پائی جاتی تھیں اور بعض گلینڈز کے پیچھے، گلینڈز کے نیچے وہ مادے تھے۔ ان کو جب میں سلیشیا دیتا رہا ہوں تو ان کی لازماً ڈرین کرنی پڑی ہے۔ کیونکہ وہ نیچے تھی اوپر دوسرے گلینڈز تھے۔ اور اس کے لئے وہاں خطرناک تھا۔ آپریشن کرتے وہ بھی خطرناک تھا۔ بہت احتیاط سے ان میں ڈرین کی ہے۔ لیکن وہ جو پکتا نہیں تھا وہ سلیشیا سے پک گیا۔ کیونکہ ٹوبر کولر مادے جو ہیں یہ بہت وقت لیتے ہیں۔ سالہا سال وہاں بیٹھے رہتے ہیں۔ تو ان کو احتیاط سے پکا دیا۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے ان کا کوئی بد اثر باقی نہیں رہا۔ سلیشیا ایسے موقع پر احتیاط سے استعمال کرنی چاہئے۔ جہاں خون کی بڑی شریانوں کے ساتھ کوئی بیرونی چیز یا کوئی ایسا خطرناک مادہ باہر کا پڑا ہوا ہو جس کو اگر سلیشیا دیں گے تو وہ تھوڑی سی ٹیوب بناتی ہے زیادہ نہیں۔ ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ اگر بڑی شریان کے پاس ہو بالکل پاس ہو، تو ایکسرے کرکے چیک کر لینا چاہئے۔ تو خطرہ ہے کہ وہ شریان بھی نرم ہو کر پھٹ جائے ان کا تجربہ ہے میرے علم میں تو آج تک ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

ٹوبر کولر یعنی سل کے مریضوں کے لئے ڈاکٹر کینٹ نے خصوصیت سے وارننگ دی ہے کہ وہاں اونچی طاقت میں نہ دیں اب اونچی طاقت کے دو اثرات ہیں۔ ایک اثر تو یہ ہے کہ یہ دوا مادے کو سکیڑ دیتی ہے، خشک کر دیتی ہے اور کوئی چیز بنتی ہی نہیں۔ اونچی طاقت میں سلیشیا دیں تو وہ سکڑ جائے گا۔ سرخی کے ساتھ ساتھ جلد کے اوپر جھریاں سی پڑنے لگ جاتی ہیں۔ اور وہ سکڑ کے اندر ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ یہ ٹیوب بناتی ہے۔ یہ فرق سمجھنا چاہئے کہ جب آپ کو پتہ نہ ہو کہ کہاں ہے۔ رسک لینا ہے یا نہیں لینا۔ یہ فیصلہ نظام خود کرتا ہے۔ سلیشیا براہ راست یہ فیصلہ نہیں کرتی۔ کیونکہ جہاں سل کے مادے ہوں وہ سکڑ کر بند ہو ہی نہیں سکتے وہاں سلیشیا CM ضرور نکلنے کا ہی آرڈر دے گی۔ اور چونکہ آرڈر سخت ہوتا ہے اور بہت طاقتور آرڈر ہوتا ہے۔ اس لئے ان مادوں کے گرد جتنی پیپ بننی چاہئے جتنی محنت جسم کو وہاں کرنی پڑے گی اس کے نتیجے میں خطرہ ہوتا ہے کہ جسم کا وہ حصہ متاثر ہو جائے کوئی آرٹری پھٹ جائے، لنگز کے اندر بلیڈنگ شروع ہو جائے۔ یہ ہے جو منع کیا ہے ڈاکٹر کینٹ نے۔

عام تجربہ یہی ہے کہ پھوڑے وغیرہ میں بیرونی چیزیں داخل ہو گئی ہیں۔ ان میں اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔

سلیشیا کا بعض چیزوں کے ساتھ تضاد ہے۔ ان کے ساتھ اکٹھی نہیں دی جاسکتی۔ ان میں مرکری کی ہر فارم ہر شکل سلیشیا سے ایک قسم کا تصادم رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ کبھی نہیں دینی چاہئے۔ نہ مرکری سلیشیا سے پہلے دی جائے نہ سلیشیا سے بعد دی جائے۔ اور اگر دینی ہو تو بیچ میں ہیپر سلف ضرور داخل کی جائے۔ ہیپر سلف میں سلیشیا کی بہت علامتیں پائی جاتی ہیں اور یہ دونوں کے ساتھ موافقت رکھتی ہے مرکسال کے ساتھ بھی اور سلیشیا سے بھی۔ اس لئے دونوں کے درمیان ایک پل بنانے کا کام دیتی ہے۔ مرکری سے سلیشیا میں منتقل ہونا ہو یا سلیشیا سے مرکری میں

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے

پردے کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا حد سے زیادہ ضروری ہے

عورت کا وقار اور عورت کی عزت اسلام کے پردے کی تعلیم سے وابستہ ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۹۵ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ)

(پانچویں قسط)

پس قرآن کریم کے حوالے سے میں بعض آیتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ" کہ زیادہ تر اپنے گھروں میں رہا کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کام کی غرض سے باہر نہ نکلو۔ باہر نہ نکلنے کا مضمون ایک اور جگہ ایک سزا کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے یہاں ہرگز وہ مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ بے ضرورت باہر نکلنے کا شیوہ اختیار نہ کرو یہ اچھا نہیں ہے۔ گھر میں بہت سے تمہارے کام پڑے ہوتے ہیں۔ گھروں کو صاف ستھرا پاکیزہ بناؤ، کشش کا موجب بناؤ، تمہارے بچے بھی گھر آ کر تسکین حاصل کریں، تمہارے بڑے بھی تو اپنے وقت کو اس طرح بکھیر کر ضائع نہ کرو بلکہ کار آمد مقاصد میں استعمال کرو، یہ مراد ہے۔

"ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ" اور جاہلیت کے انداز کے سنگھار پٹار اختیار نہ کرو۔ کیونکہ وہ جاہلیت کے جو سنگھار تھے وہ غیروں کو دعوت دینے والے ہوا کرتے تھے اپنوں کی نظر کی تسکین کے لئے نہیں ہوا کرتے تھے۔ اور اس کے بدلے کیا کرو؟ "واقمن الصلوٰۃ و آتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ" تمہاری تسکین اس بات میں ہے کہ نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو، غریبوں کی ہمدردی میں خرچ کرو، اللہ کی خاطر مذہبی مقاصد پر خرچ کرو۔ "واطعن اللہ ورسولہ" اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

اب اس تعلق میں اچانک نماز کے قائم کرنے کا جو بیان فرمایا ہے دراصل وہ عورتیں جن کو باہر پھرنے کی عادتیں پڑ جائیں نہ ان کی نمازوں کے کوئی اوقات باقی رہتے ہیں، نہ وہ اپنے بچوں کی نمازوں کی نگرانی کر سکتی ہیں، نہ ان کو نیک نصیحت کر سکتی ہیں۔ آپ دیکھ لیں بے شک، ان عورتوں کی مثالیں آپ کے سامنے ہونگی، آپ کے دائیں بائیں ہونگی جن کا شیوہ ہی یہ ہو کہ گھر سے نکلیں اور باہر سیر سپاٹا کریں یا شاپنگ کریں۔ شاپنگ اچھی چیز ہے کوئی حرج نہیں۔ مگر شاپنگ روزمرہ کی ضرورت نہ رہے بلکہ ایک زندگی کا مقصد بن جائے یہ وہ چیزیں ہیں جس سے باہر نکلنے کی عادتیں پڑتی ہیں اور جو احمدی ہیں ان بے چاریوں کی تو حد دوڑ جو ہے وہ شاپنگ تک ہی ہوتی ہے۔ جو غیر احمدی ہیں وہ پھر کلبوں میں جانے لگتی ہیں اور جو غیر احمدیوں کے اثر کے نیچے ہیں وہ اس قسم کے شیوے اختیار کر لیتی ہیں۔ بیرونی زندگی ہے۔ بہانہ یہ ہے کہ فلاں سوسائٹی کے ہم ممبر ہیں، فلاں سوسائٹی میں حصہ لے رہی ہیں مگر گھر کے لئے وقت ہی نہیں رہتا۔ نتیجۃً وہ گھر ویران سا ہو جاتا ہے، اس میں گھر والے دوسرے افراد کو دلچسپی نہیں رہتی اور ایک بڑا مقصد گھر کے ساتھ عورت کا تعلق باندھنے میں قیام نماز ہے۔ آئندہ نسلوں کو اگر احمدی خواتین نمازوں پر قائم کر دیں تو ایک بہت بڑا احسان ہے اور قیام جنت کا سب سے اول ذریعہ یہی ہے۔ لیکن وہ عورتیں جو زیادہ تر گھروں سے باہر دوڑتی پھرتی ہیں ان کو گھروں میں نماز قائم کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی۔

یہ میرا تجربہ ہے اور میں وسیع نظر رکھنے کے بعد آپ کو یہ بات بتا رہا ہوں، نام لئے بغیر کہ ایسی عورتیں جب خود نمازیں پڑھتی ہیں تو اکثر ٹکریں مارنے والی نمازیں ہوتی ہیں کیوں ان کو دو مصروفیتوں کے درمیان وقت ہی پورا نہیں ملتا اور جلدی سے گلے سے اتاری کہ اچھا جی اب نماز پڑھ لی اب باہر چلیں۔ اور اپنے بچوں کو پانچ وقتہ نماز کی عادت ڈالنا تبھی ممکن ہے اگر گھر میں عورت گھر کی ملکہ بن کے رہے۔ ان کے تمام معاملات اس کے کنٹرول میں ہوں، اس کی نظر کے سامنے سب چیزیں چل رہی ہوں، اپنے بچوں کو صبح بھی نماز پہ اٹھائے، رات کو بھی نماز کی توجہ دلائے اور پھر صبح خود نماز پر اٹھنے کی عادت ہو، یہ گھریلو زندگی کے طبعی پھل ہیں جن کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔

بیرونی زندگی اگر ضرورت سے زیادہ بڑھ جائے تو راتیں دیر تک ضائع ہو جاتی ہیں۔ رات گئے تک انسان ایسی مصروفیتوں میں پڑا رہتا ہے کہ اکثر ایسی عورتوں کو صبح نماز پہ اٹھنے کی توفیق ہی نہیں ملتی، ہمت ہی ان میں نہیں رہتی۔ اور وہ ساری عورتیں پھر صبح اگر بے کار ہوں تو ان کا دن صبح ساڑھے دس، گیارہ بجے شروع ہوتا ہے۔ اٹھ کر ناشتہ کرتی ہیں اور پھر تھوڑا سا جو وقت باقی رہتا ہے اس میں اگر کھانا انہوں نے خود پکانا ہو تو پکایا اور لگا کر پھر آپ باہر چلی گئیں۔ پھر شام کی مصروفیت، پھر رات کی مصروفیت، ایک چکر ہے، بدچکر جس میں مبتلا ہو کر ان کو تسکین نہیں ملتی۔ اس لئے زندگی بظاہر ایک دلچسپ اور دیدہ زیب ہے لیکن آپ اس کا تجزیہ کر کے دیکھیں ہر وقت کی بے چینی ہے، ہر وقت کی مصیبت ہے۔

اسلام تسکین پیدا کرنا چاہتا ہے، قرار بخشنا چاہتا ہے، تحریک کر کے آپ کو بے وجہ متموج نہیں کرنا چاہتا کہ ہر وقت ایک ہنگامہ برپا ہو اور اس کا ماحصل کیا ہو، سارے دن کے آخر پر اپنا حساب کتاب کرنے بیٹھیں تو جیسی بے چینی لے کر دن شروع کیا تھا وہی بے چینی آخر پر اسی طرح رہی۔ باہر بہت نکلنا، بہت زیادہ مجالس میں اس طرح بیٹھنا عورت کے لئے اور بھی مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ ہر عورت ایک اقتصادی معیار پر نہیں ہوتی نسبتاً زیادہ امیر عورتیں ہیں وہ زیادہ قیمتی سنگھار پٹار کرتی ہیں، وہ زیادہ قیمتی کپڑے پہنتی ہیں ان کے فیشن اور قسم کے ہوتے ہیں اور ان کی دولت کے قصے بھی مجلسوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔ تو ایسی عورتیں بے چاریاں ہر وقت بے چین ہوتی چلی جاتی ہیں اور بھی زیادہ بے چین ہوتی چلی جاتی ہیں کہ فلاں کے پاس گئے دیکھا اس کا کتنا اچھا جوڑا تھا، دیکھا اس نے کہاں سے سنگھار لیا تھا، یہ اس نے امریکہ سے منگوایا تھا، یہ جرمنی سے حاصل کیا تھا اور وہ جو سلائی کی ہے یہ تو کراچی میں جو سب سے مہنگی سلائی والی دکان ہے وہاں سے لی ہوئی ہے۔ مشغلہ ہی یہ ہے، باتیں ہی یہ ہو جاتی ہیں، نماز کے ذکر کا موقع کب ملے گا۔ ذکر الٰہی ان باتوں میں سجتا ہی نہیں ہے، پھبتا ہی نہیں ہے۔ اور قرآن کریم نماز کے قیام اور ذکر الٰہی کا ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جہاں یہ پیدا ہو جائے وہاں وہ عورتیں اگر سمجھتی ہوں کہ وہ لذتوں سے محروم ہیں تو بالکل دھوکہ ہے۔ جو تسکین جو وقار ان عورتوں کے چہروں پر ظاہر ہوتے ہیں وہ چیز ہی اور ہے۔

بچپن میں ہم نے کثرت سے قادیان میں ایسی چلتی پھرتی جنتیں دیکھی ہیں۔ ان کا مقام، ان کا مرتبہ ہی الگ ہے۔ وہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو اونیٰ اور ذلیل اور حقیر سمجھتی ہیں، ان میں محرومی کا کبھی بھی احساس پیدا نہیں ہوا۔ ہاں جو لوگ ان سے ملنے آتے ہیں ان کو تسکین ملتی ہے۔ جو قریب بیٹھتے تھے ان کو ایک روحانی لذت عطا ہوتی تھی۔ پس اسی دنیا میں رہتے ہوئے وہ اس دنیا کی وجود بن جاتی ہیں۔ یہ وہ عورتیں ہیں جنہوں نے جنت دوبارہ پیدا کرنی ہے اور جو دوبارہ جنت پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ ان کی اولادیں بھی نیکیوں پر قدم مارتی ہیں، ان کے مزاج بھی ہمیشہ اللہ کی طرف مائل رہتے ہیں اور نیک باتوں سے لذت پاتے ہیں۔ پس بظاہر چھوٹی سی باتیں ہیں کوئی گناہ بھی نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو باہر نکلتی ہیں وہ گناہوں کی خاطر نکلتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بڑی بڑی نیک بیبیاں ہیں اپنے آپ کو سنبھالتی ہیں۔ نکلتی ہیں تو شوق کی خاطر۔ مگر مومن کا وقت ضائع ضرور ہو جاتا ہے ایسی باتوں میں اور ان کے ذہنی رجحانات کو یہ باتیں متعین کرتی ہیں اور ان رجحانات کا اثر آئندہ نسلوں پر اور گھر کے ماحول پر ضرور پڑتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ یہ ماحول ذکر الٰہی کے لئے ایسا اجنبی ماحول بن جاتا ہے کہ وہاں وہ پودا لگ نہیں سکتا اور اسی پودے کا نام تو دراصل شجرہ طیبہ ہے۔ وہی تو پودا ہے جس نے جنت بنانی ہے۔

پس گھر میں اگر اللہ کے ذکر کی باتیں ہوں، خدا کی محبت اور پیار سے آپ کی زندگیاں تسکین پانے والی ہوں اور پھر جو عورت کی طبعی ضروریات ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے اس میں بھی دلچسپی ہو، وہ بے رونق اور بدزیب دکھائی نہ دیں، سلیقے والیاں ہوں لیکن معتدل مزاج کی، متناسب زندگی اختیار کرنے والی تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہرگز ان کا شاپنگ کرنا بھی گناہ نہیں بن سکتا، ہرگز ان کا دوسری دلچسپیوں میں حصہ لینا بھی گناہ نہیں بن سکتا۔ مگر اگر اتنی دلچسپی لی جائے کہ دین سے نظریں غافل ہو جائیں اور دنیا کی طرف مائل ہو جائیں بلکہ چپکنے لگیں دنیا سے، تو یہ وہ خطرناک منزل ہے جس کے بعد پھر واپسی کی توقع بہت کم رہ جاتی ہے۔ بظاہر یہ عورتیں پاکباز بھی دکھائی دیں تو آئندہ کے لئے پاک بیج چھوڑ کر نہیں جاتیں بلکہ معاشرہ دن بدن گرتا چلا جاتا ہے اور اس میں شجرہ خبیثہ کے پنپنے کے لئے زیادہ سازگار ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ یہ ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے نمازوں کو قائم کرو تمہارا اولین فرض ہے۔ زکوٰۃ دو اور زکوٰۃ دینا اپنی ذات میں ایک لذت رکھتا ہے۔ آپ میں سے وہ خواتین اور بہت سی ہونگی، میں امید رکھتا ہوں، جن کو غریبوں سے ہمدردی ہے غریبوں پر کچھ نہ کچھ خرچ کرنا ان کا ایک دائمی مزاج بن چکا ہوتا ہے۔ وہ جانتی ہیں کہ جو کسی غریب کی ضرورت پورا کرنے میں لذت ہے وہ کسی سے تحفہ پانے میں لذت نہیں ہوتی۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔ کہاں وہ لذت کہ کسی بھوکے کو آپ کھانا کھلانے کا موجب بنیں، کسی غریب عورت کو جو تن ڈھانپنا چاہتی ہے مگر تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے نہیں اس کو مخفی ہاتھوں سے کپڑے پہنائیں اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ کی پیار کی نظر یہاں پر پڑ رہی ہوگی۔ کہاں یہ لذت اور کہاں کسی سے ایک اچھا قیمتی زیور تحفے میں حاصل کر لینا۔ وہ آیا اور گیا بات ختم ہو گئی، شکریہ ادا ہو گئے۔ مگر جو عطا کی لذت ہے وہ ایک دائمی لذت ہے۔ وہ ایسی لذت ہے جو آپ کے کردار پر گہرے اثر مترتب کر جاتی ہے۔ آپ کو پہلے سے بہتر بناتی چلی جاتی ہے، آپ کی عزت اپنی نظروں میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور خدا کی نظر میں بھی آپ کی عزت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پس لذتیں مختلف قسم کی ہیں۔ ایکسائٹمنٹ (Excitement) میں بھی لذت ہے، تسکین میں بھی لذت ہے، کچھ مانگنے اور لینے میں بھی لذت ہے، کچھ عطا کرنے میں بھی لذت ہے۔ اللہ نے جو اسلام کا مزاج بنایا ہے اس کا تعلق عطا کی لذتوں سے ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" (آل عمران:۱۱۱)۔ اے امت محمدیہ آج تک جتنی بھی امتیں نکالی گئی ہیں تم ان میں سے بہتر ہو۔ کیوں بہتر ہو؟ "اخرجت للناس" کیونکہ تم بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کی گئی ہو، تم سے خیر دوسروں کی طرف چلتا

"جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے

(مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

ہے، جاری ہوتا ہے، تمہارا فیض غیروں کو عطا ہوتا ہے، تمہارا ہاتھ ان کے سامنے فیض پانے کے لئے نہیں پھیلا یا ہوا وہ تم سے فیض پاتے ہیں۔ یہ بنیادی وجہ ہے کہ تم بہترین ہو اور امر واقعہ یہ ہے کہ جن کا فیض دوسروں کو پہنچے، جو سکون ان کو نصیب ہوتا ہے، جو چین وہ پاتے ہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں اور دوسری جگہ دکھائی نہیں دیتی۔ اپنے ہاتھ سے اپنی ضرورتیں کم کر کے، اپنی ضرورتیں کاٹ کر، اپنے بچوں کی ضرورتیں کم کر کے اور کاٹ کر غریبوں کی خاطر خرچ کرنا یہ بھی ایک نشہ رکھتا ہے اور یہ وہ نشہ ہے جس کا کوئی Han-g Over نہیں ہے، کوئی بعد میں ضمیر کے چرکے نہیں ہیں بلکہ ایسی لذت ہے جو دائمی آپ کے وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔ پس قرآن کریم نے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر فرمایا کہ تمہیں لذتیں چاہئیں تو دیکھو لذتوں کے بہت سے سامان ہم نے مہیا کر دیئے ہیں۔ تم بنی نوع انسان کی ہمدردی میں خرچ کرو، نیک کاموں میں خرچ کرو پھر دیکھو کہ تمہیں کیسا سکون نصیب ہوتا ہے۔

تو اسلام عورت کو محروم کرنے کے لئے نہیں بلکہ عورت کی حفاظت کے لئے، اس کی عظمتوں کے قیام کے لئے، اس کو ایسی تسکین بخشنے کے لئے آیا ہے کہ جس کے نتیجے میں وہ غیروں کی تسکین پورا کرنے میں کھلونا نہ بنے بلکہ دنیا کو ایک دائمی تسکین دینے کا موجب بن جائے جو گناہ سے پاک ہے، جو ایک ہمیشہ کی زندگی اپنے اندر رکھتی ہے، ایک ایسی تسکین جو نسلاً بعد نسل ورثے میں ملتی چلی جاتی ہے۔ یہ وہ پردے کی روح ہے جس کی آپ نے حفاظت فرمانی ہے۔

میں نے بتایا تھا نا قرآن کریم کا تو بہت ہی گہرا اور وسیع مضمون ہے ایک ہی آیت کے مختلف پہلوؤں میں انسان ڈوب کر دیکھے تو وہ مضمون گھنٹوں بیان ہو سکتا ہے مگر وقت کی رعایت سے جواب صرف چند منٹ رہ گیا ہے میں چند احادیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نیک اور پاک نصیحت کا آپ پر گہرا اثر پڑے اور اس کے نتیجے میں جو میں کہہ رہا ہوں اسے قبول کرنے میں آپ کو مدد ملے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دنیا تو سامان زیست ہے، ایک متاع ہے لیکن سب سے بڑی متاع جو انسان کو عطا ہوئی ہے وہ نیک عورت ہے جس سے بڑھ کر کوئی دنیا کی متاع نہیں (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب افضل النساء)۔

اب یہ حقیقت ہے جن مردوں کے نصیب میں نیک بیبیاں آجائیں ان کے گھر جنت بن جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی چیز ان کی زندگی میں لذت پیدا نہیں کر سکتی، ان کی زندگی کو اطمینان نہیں بخش سکتی، ان کی بے قراریاں دور نہیں کر سکتی، ان کی بے اطمینانیوں کا حل نہیں ہے جیسا ایک پاک بی بی جو وفادار ہو، نیک ہو، نیک مزاج ہو، اور نیک کاموں میں اپنے خاوند کی مددگار اور تعاون کرنے والی ہو۔ ایسی عورتوں کی ضروری نہیں شکل اچھی ہو۔ اچھی شکل والی اگر عادتیں بد ہوں تو بعض دفعہ تھوڑی دیر میں ان کی شکلیں بہت ہی بری لگنے لگ جاتی ہیں۔ جتنی اچھی صورت ہو بدعادتیں ان کو بھی بدزیب دکھانے لگتی ہیں۔ وہ منہ کو آتی ہیں کہ یہ کیا، شکلیں دیکھو اور عادات دیکھو۔ لیکن اگر بدصورت عورت ہو وہ سمجھتی ہے بعض دفعہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن نہیں دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک حسن کی صلاحیت بخشی ہے۔ بدصورت عورت بھی ہو اور نیک ہو، فطرۃً نیک مزاج ہو تو لازماً اس کا اثر اپنے خاوند پر بالآخر ضرور غالب آتا ہے۔ جو قدر اس کی دل میں پیدا ہوتی ہے اور باقی رہتی ہے ویسی دوسری حسین عورت کی ہو ہی نہیں سکتی۔ حسن تو چند دن میں اپنی لذت کھو دیتا ہے اس سے آشنائی اس کی لذت کو بوسیدہ کر دیتی ہے۔ مگر نیکیوں سے آشنائی لذتوں کو دوام بخشنے والی ہے۔ کبھی کوئی انسان کسی نیکی سے بور نہیں ہوتے دیکھا، نہ ہو سکتا ہے۔ ایک نیک مزاج آدمی ہو آپ کے ساتھ چل رہا ہو اس کی نیکی کا حسن جب بھی جلوہ گر ہوگا آپ کو غیر معمولی کشش سے اپنی طرف کھینچے گا۔ اس کی قدر و منزلت آپ کے دل میں بڑھتی چلی جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ جب نیکیوں کا ذکر فرماتا ہے تو بوریت کے مضمون کے طور پر نہیں بلکہ لذت کے ایک نہایت ہی اعلیٰ اور ستھرے ہوئے ایک روحانی منظر کشی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اگر لذتیں ڈھونڈنی ہیں تو اس ملاء اعلیٰ میں لذتیں ہیں جو نیکیوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کا خلاصہ یوں بیان فرمایا کہ دنیا میں تو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی متاع پیدا کی ہے۔ یہ ہے ہی متاع، عارضی فائدوں کی دنیا ہے مگر سب سے اچھی متاع نیک عورت ہے۔ اس سے بہتر زندگی کی کوئی متاع نہیں ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عورت سے جو تعلق تھا آپ کی ذات میں اس کو نماز کے ساتھ باندھا ہے، حیرت انگیز بات ہے۔ فرماتے ہیں دنیا کا دل اس میں ہوگا، اس میں ہوگا، اس میں ہوگا، میرا دل تو یا نماز میں اٹکا رہتا ہے یا عورت میں ہے یا خوشبو میں ہے۔ اور نماز اور خوشبو کے ساتھ عورت کے مضمون کو باندھ کر یہ بتا دیا کہ اس تعلق میں کوئی نفسانیت نہیں ہے کیونکہ نہ خوشبو میں نفسانیت ہے نہ عبادت میں نفسانیت ہے۔ عبادت کی جو اعلیٰ قدریں ہیں وہ ایک نیک بیوی کی رفاقت سے انسان کو نصیب ہوتی ہیں اور یہ جو جنت ہے یہ آئندہ نسلوں میں جاری و ساری ہو جاتی ہے، آئندہ جنتوں کے قیام کے لئے ضروری ہو جاتی ہے۔

اس پہلو سے آپ پردے کی روح کو سمجھ کر اپنے اوپر پابندی سمجھ کر اختیار نہ کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ آپ کو عظیم نصیحتیں کی جارہی ہیں۔ مردوں کی غلامی سے آزاد کیا جارہا ہے۔ بے پردگی کی تعلیم دینے والے مرد ہرگز آپ کی خاطر یہ نہیں کر رہے، اپنے نفس کا کھلونا بنانے کی خاطر یہ کر رہے ہیں۔ اس لئے دنیا کی سب سے زیادہ مہنگی انڈسٹری کاسمیٹکس (Cosmetics) کی انڈسٹری ہے جہاں ارب ہا ارب ڈالر وہ کھینچ کر لے جاتے ہیں اور مرد چاہتے ہیں کہ عورت کو ننگا کریں اور دکھائیں اور وہ محتاج ہوں Artificial ذرائع سے مصنوعی حسن کی تعمیر کی اور محتاج ہوتی چلی جائیں اور اس طرح دنیا کی دولتیں چند ایسے ہاتھوں میں سمٹتی چلی جائیں جن کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عورت کو ایک بے عزت کھلونے کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ قرآن آپ کی عزت قائم کرنا چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ کی عزت کا قیام چاہتے ہیں۔ ہرگز آپ کو بے وجہ پابند نہیں فرمانا چاہتے اور آپؐ کی تو ادا ادا سے یہ بات پھوٹتی تھی۔ دیکھیں کون نبی ہے جس نے یہ کہا ہو کہ تمہاری جنتیں تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہیں۔ نکال کے تو دکھائیں۔ تمام دنیا پر نظر ڈال کے دیکھ لیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا دنیا کا کوئی نبی نہیں ہے جس نے عورت کو ایسا عزت کا مقام بخشا ہو۔ تمام اسلامی تعلیم، تمام مذاہب کی تعلیم دراصل اسی مقصد کے لئے ہے کہ انسان کو جنت عطا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں تمہاری ماؤں کے قدموں تلے جنتیں ہیں۔ کتنا بڑا وسیع مضمون ہے۔ اس مضمون کا اس سے بھی تعلق ہے جو میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اگر مائیں جنت بنانے والی ہونگی تو ان کے قدموں سے ان کی اولادیں جنتیں لوٹیں گی اور وہ جنتیں وراثتاً آگے چلتی چلی جائیں گی۔ لیکن اگر مائیں ایسی نہ ہوں تو انہی قدموں کے نیچے جہنم بھی ہو سکتی ہے۔ پس جس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عورت کا مقام اور مرتبہ پیش کر رہے ہیں اس تعلق کو سمجھیں، اس مضمون کے حوالے سے اس حدیث کا معنی سمجھنے کی کوشش کریں۔

فرماتے ہیں تمہاری جنتیں تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہیں۔ ایک فرماں بردار اولاد کا تصور بھی اسی سے پیدا ہوتا ہے، اسی سے پھوٹتا ہے۔ ایسی نیک ماں کا تصور جس کے قدموں میں جتنا اولاد آئے اتنا ہی وہ جنت کے قریب ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ مضمون بھی اس میں موجود ہے۔ پھر یہ کہ عورت کو کتنا بلند مقام حاصل ہے یعنی مردوں، باپوں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں دکھائی۔ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت دکھائی ہے۔ پھر ماؤں کی ٹھنڈی چھاؤں کا ذکر بھی موجود ہو گیا۔ کیسے ماں کی ٹھنڈی چھاؤں خواہ وہ بوڑھی بھی ہو جائے ہمیشہ اولاد پر تسکین کے سائے ڈالتی ہے۔ ایک بوڑھی ماں کا غم بھی بوڑھی اولاد کو بعض دفعہ بے چین کر دیتا ہے۔ خود بڑی عمر کو پہنچ چکی ہیں لیکن ماں کی کمی پوری نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماؤں کے قدموں تلے جنت کا ایک یہ معنی بھی ہے۔ جیسی ماں کی ٹھنڈی چھاؤں ہے جیسی اس کی تسکین ہے ویسی کسی اور رشتے کو نصیب نہیں۔ تو عورت کے مقام کو دیکھیں کہاں سے اٹھا کر کہاں تک محمدؐ رسول اللہ نے پہنچا دیا۔ کیسے ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عورت کی حق تلفی کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے تو قدم قدم پر عورت کے حقوق کی حفاظت فرمائی۔ ایسی حفاظت فرمائی کہ دنیا میں کبھی کوئی انسان، کوئی مرد ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے عورت کے حقوق کی خاطر ایسی جدوجہد فرمائی ہو۔ ادنیٰ باریک باتوں کا خیال رکھا۔ ایک دفعہ ایک اونٹ کو ذرا تیزی سے بھگایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "قواریرا قواریرا" اس پہ عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں، وہ تو شیشے ہیں ان کا خیال رکھنا۔ اس باریک نظر سے آپ نے عورت کا خیال رکھا ہے کہ وہ گھر جو اسلام بظاہر عورت کے سپرد کرتا ہے اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب مردوں سے بڑھ کر اپنی بیویوں کے مددگار ہوتے تھے بلکہ بعض دفعہ ان سے بڑھ کر گھر کے کام کر لیا کرتے تھے۔ پس یہ وہ دونوں کا باہم نیکیوں پر تعاون ہے جو دنیا کو جنت عطا کرے گا۔ یہ مضمون تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت وسیع ہے بکثرت حوالے میرے پاس ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح بھی شامل ہیں مگر اب چونکہ وقت ہو چکا ہے نماز کا وقت قریب ہے اس لئے اب میں اجازت چاہتا ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ان چھوٹی چھوٹی رسمی بحثوں میں اپنے وقت ضائع نہیں کریں گی کہ فلاں کا پردہ اچھا ہے یا میرا پردہ اچھا ہے۔ فلاں ضروری یا غیر ضروری ہے۔ اگر روح اسلام کو آپ سینے سے چمٹائے رکھیں، اگر آپ کے دل اسلام کی روح کے ساتھ دھڑکتے ہوں تو ظاہری پردہ خواہ اس نوعیت کا ہو یا اس نوعیت کا ہو یقیناً آپ مقام محمود پر ہیں۔ یقیناً وہ آپ ہی ہیں جن سے انشاء اللہ پردے کی روح ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رکھیں اگر احمدی خواتین نے یہ جھنڈے ہاتھ سے چھوڑ دیئے تو آج دنیا میں کوئی نہیں جو ان جھنڈوں کو اٹھائے۔ پھر اسلام کا یہ علم گر جائے گا اور ہمیشہ کے لئے گر جائے گا۔ آپ کو خدا نے پیدا کیا ہے کہ ان جھنڈوں کو بلند رکھیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو، آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

بقیہ:۔ ہومیو پیتھی کلاس

منتقل ہونا ہو تو بیچ میں ہیپر سلف ڈال دیں۔ بعض دفعہ سلیشیا سے ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی توقع سے باہر ہوتا ہے مثلاً ایک آدمی کے دانت کے اندر جڑوں میں پرانی انفیکشن موجود ہے۔ اس نے سلیشیا کھالی کسی اور بیماری کے لئے اور اچانک جبڑے ہل گئے اور وہاں دانت ہلنے لگ گئے تو وہ سلیشیا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں میں نے ایک مریض کو دیا۔ اس کو بہت تکلیف تھی اس کو میں نے کہا ہیپر سلف کھالو۔ یہ سلیشیا کا اینٹی ڈوٹ بھی ہے اور مددگار بھی ہے تو ہیپر سلف سے فوراً دردوں کو آرام آگیا۔ لیکن INDICATION ہو گئی کہ وہاں کوئی ایسی بیماری موجود ہے مثلاً ہڈی میں انفیکشن وغیرہ جس کو سلیشیا نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے کہ اس کو باہر نکالنا چاہئے۔ پھر انسان حسب ضرورت مریض کی ہمت کے مطابق اس کو دوا دے سکتا ہے۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

"اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے"۔ (مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت چودھری غلام حسین صاحب ۲۱ جنوری ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک میں صوبہ بھر میں دوم آئے اور وظیفہ پر مشن کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ زمانہ طالبعلمی میں منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ اور انکے ایک ساتھی کے مجبور کرنے پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف کتاب لکھی جس سے حضورؑ کو بہت تکلیف پہنچی اور آپؑ نے اسے "الٰہی بخش کے تیر" سے یاد فرمایا۔ اسکے بعد منشی صاحب اور انکا ساتھی طاعون سے ہلاک ہوگئے اور چودھری صاحب کو شدید ہیضہ ہوگیا۔ خدا تعالیٰ نے شفا دی اور حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں آپکو قبول احمدیت کی سعادت عطا کی۔ آپ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے مرید تھے۔ ایک روز بڑے جوش سے مولوی صاحب سے کہنے لگے "دل چاہتا ہے کہ روز روز کا قصہ پاک ہو، اگر آپ اجازت دیں تو قادیان جاؤں اور موقع پاکر مرزا کو قتل کر آؤں . . . ." اس پر جواب ملا "میاں! ہم اس کی بھی کوشش کر چکے ہیں مگر کامیابی نہیں ہوئی"۔ بس اسی جواب پر چودھری صاحب کا دل احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہوگیا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مسجد احمدیہ لاہور میں ایک روز حلقہ احباب میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک چودھری غلام حسین صاحب جو پہلے میرے واقف نہ تھے تشریف لائے۔ میں نے ایک شخص کو بھیج کر دودھ منگواکر پلایا تو فرمانے لگے کہ کل میں نے حضرت شیخ سعدیؒ کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ آج جب میرا ادھر سے گزر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ بالکل شیخ سعدیؒ کی شکل میں ہیں اور اب آپ نے دودھ بھی پلایا ہے۔

حضرت چودھری صاحب ڈیرہ غازیخان میں ملازم تھے جسکی قریبی بستی رنداں کو دریائے سندھ نے کٹاؤ لگانا شروع کردیا چنانچہ احمدی دوستوں نے گھبراکر آپکی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو آپ فوراً انکے ساتھ بستی میں تشریف لائے اور دریائے سندھ کے کنارے سجدہ میں چلے گئے جو اتنا لمبا ہوگیا کہ وہاں موجود حاضرین فکرمند ہوگئے چنانچہ ملک رسول بخش صاحب انکے دل کی دھڑکن سننے کے لئے زمین پر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے سر اٹھایا تو اسی وقت دریا کا رخ بستی سے دور ہونا شروع ہوگیا اور آج بھی بستی کو دریا برد ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۳۲ء میں آپ قادیان میں رہائش پذیر ہوئے اور ۴۷ء میں جھنگ آگئے جہاں ۲۴ جنوری ۵۰ء کو وفات پائی۔ آپکا مختصر ذکر خیر آپکے بھتیجے محترم عبدالحمید چودھری صاحب (برادر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) کے قلم سے "الفضل" ربوہ ۱۵ اپریل کی زینت ہے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ میں حضرت میاں نور محمد صاحب کھوکھرؓ کے قبول احمدیت کا ذکر ہے کہ دعا کے نتیجہ میں آپکے دل میں حضرت اقدسؑ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ ایک احمدی دوست کے ساتھ ملتان سے قادیان گئے جہاں چند روز مسجد مبارک میں نمازیں ادا کیں اور ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء کو حضورؑ کی خدمت میں بیعت قبول فرمانے کی درخواست کی۔ حضورؑ نے بیعت قبول فرمائی اور ملتان میں مخالفت کا معلوم فرمانے کے بعد فرمایا "جہاں ہماری مخالفت میں زیادہ شور اٹھا ہے وہاں ہی زیادہ جماعت تیار ہوئی ہے۔ جہاں مخالفت کم ہے وہاں ہماری جماعت بھی کم ہے۔"

حضرت میاں نور محمد صاحبؓ نہایت منکسرالمزاج اور تہجد گزار تھے۔ حضورؑ کا ذکر کرتے تو اکثر چشم پرآب ہو جاتے۔ ۲۸ اکتوبر ۴۹ء کو وفات ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپکا مختصر ذکر تاریخ احمدیت سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ترجمان رسالہ "النداء" کی سہ ماہی اول کی اشاعت میں ٹورانٹو سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "پاکیزہ" کی جماعت احمدیہ سے متعلق کذب و بہتان پر مبنی خبروں کی اشاعت کے جواب میں محترم ناصر احمد صاحب وینس کا تجزیہ شائع ہوا ہے جو قبل ازیں "پاکیزہ" کو بھی برائے اشاعت بھجوایا گیا تھا لیکن انہوں نے اسے شائع نہیں کیا گیا۔

★★اسی شمارے کے انگریزی حصہ میں "ایوان طاہر" کا تعارف محترم عارف احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ اس شاندار ایوان کی ضرورت مختلف تقاریب کے موقع پر مسجد بیت الاسلام کے ناکافی ہونے کے باعث محسوس کی گئی۔ مسجد کے احاطہ میں مغربی جانب تعمیر کئے جانے والے اس ایوان میں دو بڑے بڑے سپورٹس ہال بنائے جائیں گے اور ۳۰۰ کاروں کی پارکنگ کی سہولت موجود ہوگی۔

— ★ ★ ★ —

جرمنی سے جرمن میں شائع ہونے والے "یوگینڈ جورنال" کے سرما ۹۶-۹۵ء کے شمارہ میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات و ارشادات کے علاوہ، سال بھر کے نمازوں کے اوقات اور کئی عمدہ مضامین شائع ہوئے ہیں۔

★★آئندہ صدی میں سائنسی تحقیق کے موضوع پر محترم نوید حمید صاحب کے مضمون میں اعلیٰ ٹیکنالوجی کے حوالہ سے مستقبل میں ممکنہ کئی ترقیات پر روشنی ڈالی گئی ہے مثلاً مقناطیس کی قوت سے پہیوں کے بغیر چلائی جانے والی ٹرین کی رفتار (ایک سرنگ میں) جہاں ہوا کی مزاحمت نہ ہو دو ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہوسکتی ہے۔

★★محترمہ عطیہ نور ہیوبش صاحبہ نے ۲۰۰۲ء میں لاگو ہونے والے جرمن املا کے اصلاح شدہ نئے قواعد کا پرانے مروجہ قواعد سے موازنہ کیا ہے۔

★★جرمن بھائی ملگے طاہر احمد صاحب کے مضمون میں اس غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے کہ اسلام ایک عرب مذہب ہے + اسی طرح سؤر کے گوشت کے استعمال کے بدنتائج پر محترم یوہانس مبشر صاحب کے مضمون کے علاوہ اسلام اور سائنس کے موضوع پر محترم عبدالرفیق اور عظیم بٹ صاحبان کا مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ نیز رسالہ اور شامل اشاعت مضامین کا مختصر تعارف بھی چند صفحات میں اردو میں شائع کیا گیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

۹ اپریل ۹۶ء کو ربوہ کے قریب ایک شدید حادثہ کے نتیجہ میں بس میں سوار کئی مسافر ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ اس موقع پر ربوہ کے خدام نے قابل قدر نمونہ پیش کیا۔ فضل عمر ہسپتال میں بھی زخمیوں کا علاج اور قیمتی ٹسٹ مفت کئے گئے۔ مریضوں اور لواحقین کو کھانا دارالضیافت نے فراہم کیا۔ ۵۱ خدام نے اپنا خون زخمیوں کے لئے پیش کیا۔ شدید زخمی افراد کئی روز ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ روزنامہ "الفضل" ۱۷ اپریل میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق امدادی کام کی نگرانی مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب نے کی۔

— ★ ★ ★ —

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

قبل از پیدائش بچیاں اپنی عمر کے بچوں سے زیادہ ہوشیار اور پختہ ہوتی ہیں

سڈنی یونیورسٹی اور عورتوں کے رائل ہسپتال کی مشترکہ تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ پیدائش سے چھ ماہ قبل ہی سے بچوں اور بچیوں میں فرق نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بچیوں کا شور اور آواز کے مقابلہ میں رد عمل بچوں سے زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ پھر بچیوں کے منہ کی حرکات اپنی عمر کے بچے کے بالمقابل دگنی ہوتی ہیں۔ پروفیسر ہیپر (HEPPER) نے مذاق میں کہا کہ مجھے ڈر ہے عورتیں یہ سن کر میرے پیچھے نہ پڑ جائیں کہ مردوں کے مقابلہ میں دگنا مونہہ ہلانا تو عورتوں کے خمیر میں داخل ہے۔ پروفیسر صاحب نے مردوں اور عورتوں دونوں کو مطمئن کرتے ہوئے کہا کہ مختلف صنفوں کا حیاتیاتی فرق کسی ایک صنف کو گھاٹے میں نہیں رکھتا بلکہ محض مرد اور عورت ہونے کا طبعی نتیجہ ہے۔

وہ انسان جسکے خون سے ایڈز کی بیماری کا ٹیکہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے

دنیا میں چند انسان ایسے بھی ہیں جن کو ایڈز کی بیماری نہیں لگ سکتی۔ ان کے خون میں ایک ایسا کیمیکل قدرت کی طرف سے ودیعت کیا گیا ہے جس میں ایڈز کے وائرس زندہ نہیں رہ سکتے۔ ان میں سے ایک شخص سٹیو کراہن ہے جو نیویارک کا رہنے والا ہے۔ اس کی عمر ۴۹ سال ہے اور کسی اخبار کا ایڈیٹر ہے۔ اس طرح کے ۲۳ آدمی اب تک دریافت کئے جاچکے ہیں۔

ڈاکٹر پیکسٹن (DR. PAXTON) نے سٹیو کا خون لیا اور اس میں سے خون کے سفید ذرات جنہیں CD4 کہا جاتا ہے حاصل کئے۔ یہی وہ ذرات ہوتے ہیں جو HIV یا ایڈز کے وائرس کا نشانہ بنتے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے ان ذرات کو کلچر کیا یعنی لیبارٹری میں ان کی کروڑوں گنا افزائش کی۔ بعد میں HIV کے وائرس کے ذریعہ ان کو بیمار کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن یہ کوشش کامیاب نہ ہوسکی۔ اب یہ پتہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ اس خون میں وہ کونسا ایسا جزو ہے جو اسے وائرس سے محفوظ رکھتا ہے۔ سٹیو کی بیوی جو ایڈز کی مریضہ تھی مرچکی ہے لیکن سٹیو اس بیماری سے بچا رہا ہے۔

اگر کوشش کامیاب ہوگئی تو سٹیو کے خون سے ایڈز کا ٹیکہ تیار کیا جائے گا۔ سٹیو نے ڈاکٹر سے یہ سن کر کہا کہ واہ یہ تو بہت ہی شاندار بات ہے۔

منگولیا کے بےچارے کتے

منگولیا ایک سرد ملک ہے اور اس بار تو وہاں بہت سردی پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے کتوں کو پشم جیسے بال دیئے ہیں لیکن بعض دفعہ کسی چیز کی خوبی بھی اسے گرفتار بلا کر دیتی ہے جیسے کہتے ہیں اے روشنی طبع برمن تو بلا شدی۔ چنانچہ وہاں کے کتے بھی اپنی اسی پشم والی کھال کی وجہ سے اپنی جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں اور منگولیا کے دارالخلافہ اولن باطور کی سڑکوں سے آوارہ کتوں کے ریوڑ ختم ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کی کھالیں پہن کر اب انسان بازاروں میں چل پھر رہے ہیں۔ کتوں کی کھال سے بنے ہوئے کوٹ اب وہاں کا فیشن بن چکے ہیں اور کتے چونکہ مفت ملتے ہیں جس ادارہ (MOENGON ERDENCE COMPANY) نے یہ کام شروع کیا ہے وہ کہتے ہیں یہ بہت منافع بخش کاروبار ہے اور یہ کوٹ بہت گرم ہوتے ہیں، روسی بھی انہیں بڑے شوق سے خریدتے ہیں۔ ایک کوٹ کی قیمت ۱۴۶ ڈالر کے قریب ہے اور وہ بننے سے پہلے ہی بک جاتے ہیں۔ یہ پشم اتنی گرم ہے کہ کتے منفی تیس درجہ سنٹی گریڈ کی سردی برداشت کرلیتے ہیں۔

فیکٹری کے باہر گند کے جس ڈھیر پر کتے پھر رہے ہوتے ہیں جب وہاں وہ کسی شخص کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہیں تو چپکے سے کھسک جاتے ہیں۔ شاید انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کی کھالیں انسانوں پر اوڑھی ہوئی پہچان لی ہیں۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

24/06/1996 - 03/07/1996

Monday 24th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 3(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - 20.6.96 (R)
02.00	Around the Globe- Doc. on Space Shuttle
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 165 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No 22 (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib Lesson No 3(R)
07.00	A Letter From London
08.00	Siraiky Programme - F/S - 11.8.95
09.00	Liqaa Ma'al Arab- 20.6.96 (R)
10.00	Urdu Programme - Speech on 'Seerat-un-Nabi kay hawalay say nojawano ko nasaih' by Sultan Mahmood Anwar
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 165 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib Lesson No 3(R)
13.00	Indonesian Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 40 (N)
15.00	MTA Sports - Races and Games
15.30	Hijri Shamsi Calendar
16.00	Liqaa Ma'al Arab - No 47 (New)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 12
19.00	German Programme - 1) Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV in Mannheim 2) Cooking Program
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 166 (New)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- Lesson No 40 (R)
23..00	Learning French
23:30	Various Programme

Tuesday 25th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 12 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - No 47 (R)
02.00	MTA Sports - Races and Games (R)
02.30	Hijri Shamsi Calendar
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 166(R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- Lesson No 40 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 12(R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.00	Pushto Programme - F/S 17.6.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab - No 47 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 166 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner- Tarteel-ul-Quran Lesson No 12 (R)
13.00	From The Archives - F/S -on Tarbiyyat 10.2.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 41(N)
15.00	Medical Matters : Nutrition and Looking After Your Child
15:30	Conversation with Ataul Wahid
16.00	Liqaa Ma'al Arab - No 48 (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 9
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 4 (N)
19.00	German Programme - Kinderquiz
19.41	German Programme - Lajna Discussion
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 167 (New)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 41 (R)
23.00	Learning Chinese Lesson No 18
23.30	Hikayat-e-Shereen No 7 (N)

Wednesday 26th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib -Lesson No 4(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab -No 48 (R)
02.00	Medical Matters - Nutrition and Looking After your Child (R)
02.30	Conversation with Ataul - Wahid (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 167 (R)
04.00	Learning Chinese - Lesson No.18 (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen No 7 (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 41 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 4
07.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
07.30	Various Programme
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No 48 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 167 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib -Lesson No 4(R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 32 (N)
15.00	MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 49 (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 13
19.00	German Programme - 1) Quiz Programme 2) Visit of Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 168(New)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah -
22.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 32
23.00	Learning Arabic Lesson No. 5
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Thursday 27th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 13 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No 49 (R)
02.00	MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hai (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 168 (R)
04.00	Learning Arabic Lesson no 5 (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 32 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 13 (R)
07.00	MTA Lifestyle - Al Maidah (R)
08.00	Sindhi Programme - Friday/Sermon 8.7.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No 49 (R)
10.00	Urdu Programme - on Seerat Hadhrat Masih Maud (as) i) Ishq-i-Rasool ii) Shafqat Ala Khalq Allah
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 168 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 13 (R)
13.00	Chinese Programme: Book Reading with Love to Chinese Brothers
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 33 (N)
15.00	Quiz Prog - on Seerat-un-Nabi(saw) (Eng)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - No 50 (New)
17.00	Bosnian Programme - Question & Answer Session With Hadhrat Khalifatul Masih IV
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 5
19.00	German Programme 1) Sports Program 2) Children Program (Zoo)
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 169 (R)
21.00	M.T.A. Entertainment - Moshaira with Obaidullah Aleem Sahib
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 33 (N)
23.00	Learning Norwegian Lesson No 22
23.30	Various Programme

Friday 28th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 5
01.00	Liqaa Ma'al Arab No 50 (R)
02.00	Quiz Programme - On Seerat-un-Nabi(s.a..w) (In English)
03.00	Learning Languages with Huzur Lesson No 169 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No 22 (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -Lesson No 33 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 5
07.00	M.T.A Entertainment - Moshaira with Obaidullah Aleem Sahib
08.00	Pushto Programme - Friday Sermon 13.5.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab - No 50 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 169 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 5 (R)
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.6.96 - Canada
14.30	Various Programme
15.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 26.4.96
16.00	Liqaa Ma'al Arab - Rec 25.6.96 (New)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 14
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen 2)Willkommen in Deutschland
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 170 (N)
21.00	Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.6.96 - Canada
22.30	Learning French
23.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 26.4.96(R)

Saturday 29th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 14 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - 25.6.96 (R)
02.00	MTA Variety -
02.30	Various Programme
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 170 (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- 26.4.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 14 (R)
07.00	Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
07.30	Various Programme
08.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -
09.00	Liqaa Ma'al Arab - 25.6.96(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 170 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 14 (R)
13.00	Question Time : with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema in Bad Kreuzrech (Urdu) 25.5.96
14.00	Children's Class - with Imam Rashed Sahib(R)
15.00	Meet Our Friends - Pauline Browes - Ex Minister of State for Immigration Canada
16.00	Liqaa Ma'al Arab 26.6.96 (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 6 (N)
19.00	German Programme 1) Kinder Programm 2) Rede v. Herrn Hadayatullah Hubsch
20.00	Learning Languages With Huxur Lesson No 171 (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Class - with Imam Rashed Sahib (R)
23.00	Learning Chinese Lesson No 18
23.30	Hikayat-e-Shereen No 8 (N)

Sunday 30th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 6(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No 26.6.96(R)
02.00	Meet Our Friends - Pauline Browes - Ex Minister of State for Immigration Canada
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 171 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No 18 (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen No 8 (R)
05.00	Children's Class with Imam Rashed Sahib (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 6 (R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07:30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
08.00	Sindhi Programme -Friday/Sermon 15.7.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab - 26.6.96 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 171 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 6 (R)
13.00	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Bosnians and Albanians - 25.5.96 - Bad Kreuznech (Germany)
14.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends 27.6.96
15.00	Around The Globe: Documentary i) Bait-ul-Hamd ii) Waqfeen Nau ki Masjid Aqsa ki Sair (Rabwah)
16.00	Liqaa Ma'al Arab- 27.6.96 (New)
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 15
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum diskutiern
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 172 (New)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Concluding Speech J/S UK 1989
23.30	Learning Norwegian Lesson No 23

Monday 1st July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Tarteel-ul-Quran No 15(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab 27.6.96 (R)
02.00	Around The Globe - Documentary: Bait-ul-Hamd ii) Waqfe Nau Ki Masjid Aqsa Ki Sair (Rabwah)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 172 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No 23 (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 15 (R)
07.00	A Letter From London
08.00	Siraiky Programme -F/S 18.8.95
09.00	Liqaa Ma'al Arab 27.6.96 (R)
10.00	Urdu Programme - Speech on Seerat-un-Nabi bayan Karnay kay 8 Tareeq by Mir Mahmood A.Nasir - Part I
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 172 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner- Tarteel-ul-Quran Lesson No 15 (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 42 (N)
15.00	M.T.A. Sports - Annual Sports Day - Ansar-ul-Ahmadiyya Rabwah 23.3.96
15.30	Hijri Shamsi Calendar
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 51 (New)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 7 (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Cooking Program
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 173 (New)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Various Program
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 42 (R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 2nd July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 7 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 51 (R)
02.00	M.T.A. Sports - Annual Sports Day - Ansar-ul-Ahmadiyya Rabwah 23.3.96
02.30	Hijri Shamsi Calendar
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 173 (R)
04.00	Learning French
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 42 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 7 (R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.00	Pushto Programme - F/S 24.6.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 51 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Lang. with Huzur Lesson 173 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 7(R)
13.00	From The Archives -F/S on Tarbiyyat 17.2.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 43 (N)
15.00	Medical Matters - Health of Mother and Child - Part 1
15.30	A Talk with a New Convert - Imdad Hussain
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 52 (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No 10
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 16 (N)
19.00	German Programme -1) Kinderquiz 2) Lajna Discussion
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 174 (New)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 43 (R)
23.00	Learning Chinese Lesson No 19
23.30	Hikayat-e-Shereen No 9 (N)

Wednesday 3rd July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 16 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 52 (R)
02.00	Medical Matters - Health of Mother and Child
02.30	A Talk with a New Convert - Imdad Hussain
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 174 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No 19 (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen No 9 (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 43 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 16 (R)
07.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
07.00	Various Programme
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 52 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 174 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 16 (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 34 (N)
15.00	M.T.A. Variety Dilbar MeraYehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 53 (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sb Lesson No 8 (N)
19.00	German Programme 1) Tic Tac 2) Visit of Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 175 (New)
21.00	M.T.A. Life Style -
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 30(R)
23.00	Learning Arabic Lesson No 6(R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/ Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax.
+ 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587

☎ (0) 181 870 8517

Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 3 Friday, June 21, 1996 No. 25

جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کا

اکیسواں جلسہ سالانہ

(رپورٹ. مظفر احمد خالد، نمائندہ الفضل گیمبیا)

[گیمبیا]: خداتعالیٰ نے حسب معمول امسال بھی اپنے خاص فضل و کرم سے جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا کو اپنا ۲۱ واں جلسہ سالانہ بمقام نصرت ہائی سکول گریٹ بانجل (Great Banjul) منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گیمبیا کے کثیر تعداد احباب کے علاوہ قریبی ممالک، سینیگال اور گنی بساؤ سے بھی احمدی احباب جماعت وفود کی صورت میں تشریف لائے۔ غیر از جماعت کے عام طبقہ کے علاوہ حکومتی سطح پر بھی معزز مہمانان کرام نے اس مبارک پروگرام میں شرکت کی۔ گنی بساؤ سے آمدہ وفد میں ایک احمدی ممبر پارلیمنٹ اور سینیگال کے وفد میں سات ممبران پارلیمنٹ، ایک کرنل اور ایک انجینئر بھی شامل تھے۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام پہلے دن ایک اجلاس، دوسرے دن تین اجلاسوں اور تیسرے دن نماز فجر و درس حدیث پر مشتمل تھا۔ جلسہ کا سارا پروگرام انگریزی زبان میں ہوا جس کا ترجمہ دو مقامی زبانوں Mandinka اور Wolof میں کیا جاتا رہا۔ پنڈال میں دوسری نمازوں کی با جماعت ادائیگی کے ساتھ نماز تہجد با جماعت کا اہتمام بھی رہا۔

جلسہ سالانہ سے تین ہفتے قبل تین اہم زبانوں عربی، انگریزی اور فرانسیسی میں جلسہ کے پوسٹرز پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے اور سارے ملک گیمبیا، گنی بساؤ اور سینیگال میں اہم مقامات پر احمدی خدام و انصار نے دورے کر کے چسپاں کئے۔ علاوہ ازیں انفرادی دعوتی کارڈز غیر از جماعت احباب کے گھروں تک جا کر تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ سے قبل اور دوران جلسہ ملکی اخبارات اور ریڈیو پر جلسہ کے انعقاد کی خبریں آتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی پیغام سامعین کو اردو انگریزی اور مقامی دونوں زبانوں میں پڑھ کر سنایا گیا۔ مختلف اجلاسات میں سلسلہ کے علماء و دیگر معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

☆☆

سینی گال اور گنی بساؤ کے ممبران پارلیمنٹ کی خدمت میں عشائیہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گیمبیا ۱۹۹۶ء کے موقعہ پر قریبی ممالک سینی گال اور گنی بساؤ سے آنے والے ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکاری و اعلیٰ سطح کے عہدیداران کی خدمت میں جماعت احمدیہ گیمبیا نے جلسہ کی دوسری شب مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۶ء کو ایک عشائیہ پیش کیا۔ یہ بہت ہی خوش کن بات ہے کہ جملہ مہمانان کرام میں سے اکثر دوران سال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ سوائے ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ کے جو تاحال عیسائیت سے ہی تعلق رکھتی ہیں مگر احمدیت کے کافی قریب آچکی ہیں۔

اس موقعہ پر مکرم منور احمد صاحب خورشید، امیر و مبلغ انچارج نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام کے تابع ایک خاندان کے افراد کی مانند اکٹھے ہوئے ہیں۔ جس طرح خاندان کے ہر فرد کو دوسرے سے متعارف ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح اس روحانی خاندان کے افراد کو بھی ایک دوسرے سے جان پہچان رکھنا ضروری ہے۔ اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ تمام مہمانان گرامی باری باری کھڑے ہو کر مختصر اًمگر جامع رنگ میں اپنا نام، عہدہ اور جائے مقام بتا کر دوسروں سے اپنا تعارف کروائیں۔ اس پر یہ تعارفی سلسلہ چل پڑا جو بہت ہی خوش کن مسرت کا پہلو اپنے اندر رکھتا تھا۔ نئے احمدیوں کے اور پرانے احمدیوں کے دل ایک دوسرے سے مل کر اور متعارف ہو کر خوشی سے جھوم رہے تھے اور عجیب راحت کا سماں تھا جس کا اظہار قلم سے ناممکن ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے آنے والے مہمانوں کو احمدیت میں شامل ہونے اور جلسہ سالانہ پر آنے اور شرکت کرنے کے بارے میں تاثرات پیش کرنے کی درخواست کی ۔ جس کے جواب میں Mr. Omar Joof, Mrs. Hawa Joob. - Mr. Jake اور Mr. Baba Kandey Jang ، ممبر آف پارلیمنٹ نے یکے بعد دیگرے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ اس جلسہ میں شمولیت سے انہیں باہمی محبت اور اخوت کے نمونے دیکھ کر ایمان کو مزید تقویت ملی ہے اور جذبہ مہمان نوازی اور جماعتی نظام کی اطاعت کی ایک انمول مثال دیکھنے میں آئی ہے جو کسی دوسری مجلس، قوم یا پروگرام میں کبھی مشاہدہ نہیں کی گئی۔

آخری تقریر میں Mr. Jake Jang نے دوسرے جذبات تہنیت کے علاوہ خصوصیت سے جلسہ سالانہ یو۔ کے۔ میں شمولیت کے دوران بعض ایمان افروز پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے جو اس موقعہ پر محبت و پیار اور شفقت کا سلوک فرمایا تھا اس کی یاد کبھی دل سے محو نہیں ہوتی۔ حضور انور کی شخصیت میں خدا تعالیٰ نے ایک عجیب روحانی کشش رکھی ہے جس سے دوسری دنیا محروم ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حاضرین کی خدمت میں دعا کی غرض سے اس تمنا کا اظہار کیا کہ خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب ہم سینی گال میں اسی طرح احمدیت کا جلسہ سالانہ منعقد کریں اور آپ لوگوں کو بطور مہمان دعوت دیں۔ جس طرح آپ ہماری مہمان نوازی کر رہے ہیں وہاں پر ہم میزبان ہوں اور آپ کی مہمان نوازی کا حق ادا کر رہے ہوں۔

مہمانان کرام کی تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے آخری خطاب میں مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کی اور فرمایا کہ ایک وقت وہ تھا کہ ابتدائی کافی کوشش کے بعد جب ایک Alkali (نمبردار) سینی گال میں پہلی مرتبہ احمدی ہوئے تو ہم سب کو بہت خوشی ہوئی تھی۔ دلوں کی عجیب کیفیت تھی جو چہروں پر اور گفتگو میں ہمہ وقت آشکار ہوتی رہتی تھی۔ اور آج اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیوں کے مطابق اتنے ممبران پارلیمنٹ احمدیت کی گود میں آکر اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ سینی گال میں اس قدر تیزی سے احمدیت کی ترقی اور پھیلاؤ کسی کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے "یوضع لہ القبول" کے مطابق آسمان سے چلنے والی قبولیت کی وہ ہوا ہے جس کے اشارات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان پر Dakar, Dakar کے الفاظ میں خدا تعالیٰ نے جاری فرمائے تھے۔ آج اسی پیش گوئی کے الفاظ پورے ہو رہے ہیں اور ممبران پارلیمنٹ ہمارے سامنے اس کا ایک زندہ ثبوت بیٹھے ہیں اور یہ ترقی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خلافت احمدیہ کا خدا تعالیٰ سے ایک زندہ اور مضبوط تعلق ہے۔ اس لئے احمدیت کی اور ہم سب کی روحانی زندگی اور ترقیات کا انحصار بھی خلافت سے وابستگی پر ہی ہے۔ اس کے بعد امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں شامل ہونے والے احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کی تصنیف پر ایک سو سال پورے ہونے کے سلسلہ میں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک تقریب

[نمائندہ الفضل]: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکہ آراء مضمون جو ۱۸۹۶ء میں لاہور کے جلسہ اعظم مذاہب میں پڑھا گیا اور الٰہی نشان کے طور پر سب مذاہب کے مقابلہ میں یہ مضمون بالا رہا۔ آج جبکہ اس انمول کتاب کی تصنیف پر ایک سو سال پورے ہو رہے ہیں، دنیا بھر میں جماعتیں اس کی افادیت کو عام کرنے اور وسیع تقسیم کی غرض سے مختلف پروگرام بنا رہی ہیں۔

اسی سلسلہ میں مورخہ ۲ جون ۱۹۹۶ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام کرائیڈن کے آرچ بشپ لین فرانس سکول میں وسیع پیمانہ پر سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران، میئر آف کرائیڈن اور علاقہ کے کونسلرز اور دیگر معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس سیمینار کا موضوع انسانی زندگی کا مقصد اور اس مقصد کے حصول کے ذرائع مقرر کیا گیا تھا۔ یہ موضوع جلسہ اعظم مذاہب میں پیش کردہ پانچ سوالوں میں سے ایک سوال تھا۔

اس تقریب میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اس کتاب میں ایک عظیم پیغام ہے جو بہت توجہ سے سننے کے لائق ہے۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد Mr. Malcom Wicks M.P., Mr. David Congdon M.P. Cllr. Spalding, Mayor of Croydon نے اپنے خطابات میں کہا کہ آج جبکہ برطانیہ مختلف رنگ و نسل کی آماجگاہ بن چکا ہے، باہمی ہمدردی، رواداری اور محبت کی فضا کو پیدا کرنے کے لئے اور معاشرہ کی برائیوں اور جرائم کو ختم کرنے کے لئے اس قسم کے اجتماعات کی اشد ضرورت ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ یہ ماٹو رکھتی ہے کہ "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" انہوں نے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا اور مبارک باد دی۔ اس کے بعد حسب ذیل مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق زندگی کے مقصد پر روشنی ڈالی۔

Rev. John Naughton (عیسائیت)

Mr. Percy Gourgey MBE (یہودیت)

Mr Charral Singh Dhanjal (سکھ ازم)

Mr. Nabi Nandana (ہندوازم).

آخر میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد فضل لندن نے اس موضوع پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معارف پیش فرمائے۔

تقریب کے اختتام پر جملہ غیر مسلم مہمانوں کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ایک ایک نسخہ تحفۃً دیا گیا جو سب نے بہت شوق و محبت سے وصول کیا۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد